

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232724

UNIVERSAL
LIBRARY

الله

میرزا محمد اللہیہ خیر الفقہاء فی الدین

بعون اللہ الملک الوہاب کتاب مطبوع طبایع اولی الاکابر

کشف الظلم بموسور اللعنه

از مالیتا واقف حقانی معتزل کاشف وقائق منقول منظر فخری کما حفظہ مولو محمد علی مراد آبادی

کتاب مطبوع مطبع العلمیہ مراد آبادی ہما محمد علی

الہی بخش لوح نویسی

ترجمہ رسالہ کشف الظلمہ فی ترجمہ نور اللعین

صفحہ	مضمون
۳	مقدمہ الکتاب اور یہ مقدمہ مشتمل ہے چھ فصلوں پر۔
۳	فصل اول - وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان میں۔
۴	فصل دوم فضیلت جمعہ کے بیان میں۔
۵	فصل سوم - نماز جمعہ کے بیان میں۔
۶	فصل چہارم - شرائط جمعہ کے بیان میں۔
۱۸	فصل پنجم - سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان میں۔
۱۸	فصل ششم - چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نسبت ظہر اور عصر کے بیان میں۔
۲۶	شروع رسالہ نور اللعین فی خصائص الجمعہ۔
۲۶	پہلی خصوصیت روز جمعہ اس امت کی عہد ہے۔
۲۷	دوسری خصوصیت روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے۔
۳۱	تیسری خصوصیت مکروہ جو خاص کرنا جمعہ کی وات کا قیام کے ساتھ۔
۳۱	چوتھی خصوصیت پیر بنام النضرین اور سونہل اتی علی الانسان کا نماز صبح میں جمعہ کے۔
۳۲	پانچویں خصوصیت نماز صبح جمعہ کی اللہ کے نزدیک سب نمازوں سے افضل ہے۔
۳۳	چھٹی خصوصیت نماز جمعہ اور اس کا خاص ہونا اور رکعت کے ساتھ۔
۳۳	ساتویں خصوصیت - نماز جمعہ ایک حج کی برابر ہے ثواب میں۔

صفحہ	مضمون
۳۳	آنکھوں کی خصوصیت قرار ت بالجہ نماز جمعہ میں اور ب نمازین دکنی ستر پہن۔
۳۳	نوں کی خصوصیت پڑھنا سوہ جمعہ اور منافقوں کا نماز جمعہ میں۔
"	دسویں کی خصوصیت خاص ہونا نماز جمعہ کا جماعت کے ساتھ۔
"	گیارہویں کی خصوصیت جالبیس آدمی کا ہونا۔
۳۴	بارہویں ستر میں ایک جگہ ہونا جمعہ کا۔
"	تیرہویں اذن سلطان کا۔
۳۵	چودھویں کی خصوصیت ارادہ جلاذیت گہرا ون لوگوں کا جو جمعہ کو ترک کر تو ہیں۔
۳۵	پندرہویں مہر ہونا تارک جمعہ کے دل پر۔
۳۷	سولہویں کی خصوصیت حکم ادا کرنے کفارہ کا جمعہ کے ترک کرنے والی کو۔
۳۷	سترہویں کی خصوصیت خطبہ ہے۔
۳۷	اٹھارہویں کی خصوصیت چپکا ہونا رہنا۔
۴۰	اونیسویں کی خصوصیت حرام ہونا نماز کا وقت بیٹھے امام کے منبر پر۔
۴۲	بیسویں کی خصوصیت منع ہونا گوشت مارنا خطبہ کے وقت۔
۴۴	اکیسویں کی خصوصیت نہ مکروہ ہونا نماز نفل کا دوپہر کے وقت جمعہ کے دن۔
۴۳	بائیسویں کی خصوصیت جمعہ کے دن دوزخ جہنم کا نہیں جانا۔
۴۳	تیسویں کی خصوصیت مستحب ہونا غسل کا جمعہ کے دن۔
۴۵	چوبیسویں کی خصوصیت جمعہ کے دن جلّاع کرنے میں دو اجر ہیں۔
۴۶	پچیسویں کی خصوصیت اونیسویں تک مستحب ہونا مسواک کرنا۔ اور خوشبو لگانا۔ اور تیل لگانا۔ اور ناخن۔ اور بال دور کرنا۔
۴۸	تیسویں کی خصوصیت مستحب ہونا پینا اچھے کپڑے پہنا کر۔

صفحہ	مضمون
۵۰	اکتیسویں خصوصیت عود سلکنا مسجد میں -
۵۰	تیسویں خصوصیت اول وقت جانا مسجد میں -
"	تینتیسویں خصوصیت سبب نہیں اہل سے پڑنا نماز جمعہ کا اگر جمعی کی شدت میں بخلاف اور دن کے -
۵۲	چونتیسویں خصوصیت دیکر انا قیام اور روکنے کہانے میں نماز جمعہ سے
۵۵	پنچتیسویں خصوصیت کثرت ثواب جانو لے جبکہ ہر قدم پر ایک سال کا ثواب
۵۶	چھتیسویں خصوصیت جبکہ دو اذانیں ہیں اور کسی نماز کے واسطے نہیں مگر نماز صبح کے واسطے -
۵۶	سینتیسویں خصوصیت مشغول ہونا عبادت کے ساتھ جہاں تک خطیب سے -
۵۷	ترتیسویں خصوصیت پڑنا سورہ کہف کا جبکہ دن -
۵۷	اونالیسویں خصوصیت پڑنا سورہ کہف کا جبکہ رات میں -
۵۸	چالیسویں خصوصیت پڑنا قل یا اعداء اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس اور الحمد کا بعد جبکہ -
۵۸	اکتالیسویں خصوصیت پڑنا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا نماز مغرب میں شب جبکہ -
۵۹	بیالیسویں خصوصیت پڑنا سورہ جمعہ اور نہ افقون کا نماز عشاء میں شب جبکہ -
۵۹	تینتالیسویں خصوصیت من حلقہ باندھ کر پڑنا پہلے نماز جمعہ سے -

صفحہ	مضمون
۵۹	چوالیسویں خصوصیت حرام ہونا سفر کا جمعہ کے دن نماز سے پہلے۔
۶۰	پنچالیسویں خصوصیت جمعہ کے دن کفارہ ہونا گناہوں کا۔
۶۱	چھیالیسویں خصوصیت امان عذاب قبر سے اسکو جو مرا جمعہ کے دن یارات میں۔
۶۱	سینتالیسویں خصوصیت امان فتنہ قبر سے اسکو جو مرا جمعہ کے دن یارات۔
۶۲	اڑتالیسویں خصوصیت ادب الینا عذاب کا اہل برنج سے جمعہ کے دن
۶۳	اونچیسویں خصوصیت جمع ہونا مرد و عورت کی روح کا جمعہ کے دن۔
۶۴	بچاسویں خصوصیت جمعہ کا دن سب دلوں کا مسرور ہے۔
۶۵	اکیاونویں خصوصیت جمعہ زیادتی کا دن ہے۔
۶۶	باونویں خصوصیت روز جمعہ مذکور ہے قرآن تین دن اور دن مغفرت کے۔
۶۷	ترہیونویں خصوصیت روز جمعہ شاہ اور مشہور ہے کلام اللہ میں اور بے شک اللہ نے اسکی قسم کھائی ہے۔
۶۸	چولونویں خصوصیت روز جمعہ پیچھے سے ملا ہے اسامت کو۔
۶۹	پچیسویں خصوصیت جمعہ مغفرت کا دن ہے۔
۷۰	چھپنویں خصوصیت جمعہ آناوگی کا دن ہے۔
۷۱	ستاونویں خصوصیت روز جمعہ میں ساعت اجابت کی ہے۔
۷۲	اٹھاونویں خصوصیت صدقہ کا ثواب روز جمعہ میں دونا ہوتا ہے اور دن ہے۔
۷۳	اونسٹھویں خصوصیت نیکی اور بری دونی ہوتی ہے جمعہ کے دن۔

صفحہ	مضمون
۸۶	ساکھوین خصوصیت پڑھنا سورہ حم و طہ کا مجموعہ کے دن اور رات
۸۶	اکسٹروین خصوصیت شبہ جمعین سورہ یس پڑھنا
۸۶	اکسٹروین خصوصیت پڑھنا سورہ آل عمران کا مجموعہ کے دن -
۸۷	تربیت پڑھنا سورہ ہود کا مجموعہ کے دن -
۸۷	چوتھوین خصوصیت پڑھنا سورہ یوسف اور سورہ آل عمران کا مجموعہ میں
۸۸	پنجمیوین خصوصیت درود و حبیب سفیر کا
۸۸	چھٹوین خصوصیت ہر کی رات میں چھ لمبا آج -
۸۸	سیر شہوین خصوصیت کثرت سے درود پڑھنا میں صلی اللہ علیہ وسلم پر
	مجموعہ کے دن اور رات میں
۹۰	اکسٹروین - اوٹروین - ستر وین خصوصیت
	بہار تیرس - اوٹروین پڑھنا - اوٹروین میں - اور غلام کا ادا کرنا
۹۱	اکسٹروین خصوصیت
۹۲	بہتروین - تہتر وین - چوتھروین خصوصیت
۹۳	پچھتر وین خصوصیت نماز حفظ قرآن کی شبہ جمعین -
۹۵	چیتروین خصوصیت زیارت کرنا ہر وقت کا مجموعہ کے دن اور رات میں -
۹۶	ستتر وین خصوصیت قرآن کو علم ہو جانے کا زندگی زیارت کرنا
۹۶	انجھتر وین خصوصیت پیش پڑھنا اعمال زندہ و کھڑو تیراؤنگے کتبہ والوں پر
	مجموعہ کے دن -
۹۷	اوناسیوین خصوصیت کتبہ میں پڑھنا مجموعہ کے دن سلامتی ہو سلامتی ہو
	دن نیک ہے -

صفحہ	مضمون
۹۷	اسیوں خصوصیت
۹۸	اکیا سیوں خصوصیت
۹۹	بیا سیوں - خصوصیت
۱۰۰	تیرا سیوں - چورا سیوں - پچاسیوں خصوصیت
۱۰۰	چھپا سیوں خصوصیت مکروہ ہونا پچھنے لگانا حمہ کے دن -
۱۰۱	تاسیوں خصوصیت شہادت حاصل ہونا اوکو جو مرے حمہ کے دن
۱۰۲	انخا سیوں خصوصیت
۱۰۳	نوا سیوں خصوصیت فوق عرفات کا حمہ کے دن فضیلت رکھتا ہے اور دن کے وقت پر پانچ دہرے -
۱۰۴	نویں خصوصیت -
۱۰۵	اکیا نویں خصوصیت حمہ کے دن دروازے ورنہ کے نہیں کھولتے
۱۰۵	بالون خصوصیت ستر ہے ستر شہا قہرین -
۱۰۶	تیرا نویں - چورا نویں خصوصیت -
۱۰۶	پچاسا نویں خصوصیت لٹاویں ہاویں سے -
۱۰۷	چھپا نویں خصوصیت انہیں مکروہ حمہ کے دن نماز اہد صبح اور شہر کے
۱۰۷	تاسا نویں - انخا نویں خصوصیت
۱۰۸	تاسا نویں اور سو کے پوری کرنیوالی خصوصیت
۱۰۹	پچھنے خصوصیت ہا سو کے
۱۰۹	خاتمہ الکتاب
۱۱۰	ادب الحجہ سالہ بدایۃ النہالہ امام غزالی ج -

قطعة تاریخ تصنیف لطیف مرد و وضع و باہر مولوی قمر الدین صاحب قمر شاگرد مصنف کتاب ہذا

<p>سیوطی محدث جو خاصان حق سے جمیعہ کے فضائل کو عربی زبان میں احادیث سے سارے مضمون پرچہ میں تو اب اس رسالہ کو فضل خدا سے محمد علی عالم یلمی نے رکھا نام کشف الظلم اسلئے ہے ہوئی سال تاریخ کی فکر مجھ کو</p>	<p>سلف کے زمانہ میں کامل ہوا ہے جمع اک رسالہ میں اس کے کیا ہے ہذا المصنف اس کو نامی کیا ہے کہ بے اس کے ہرگز نہ کچھ ہو سکا ہے یہ نفع عام اردو کیا ہے کہ تاریکی جہل کو وہ ضیا ہے تو ناقد نے خوش ہو یہ مجھ کو کہا ہے</p>
--	---

قمر کہہ سے تو باہر انبیا طاب
نہایت مدلل یہ نسخہ چھپا ہے

۹۷ ہ ۱۲

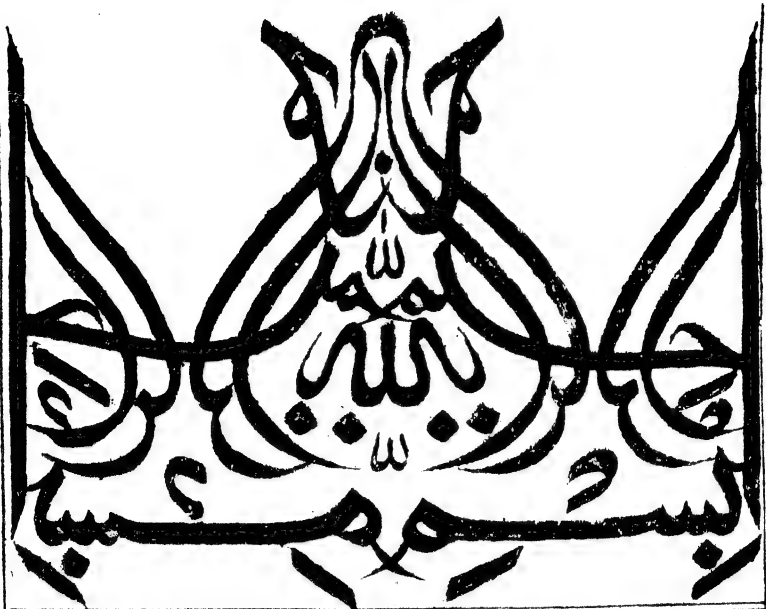
مُتَرَدِّدٌ إِلَى اللَّهِ لِفَقِيرٍ يَأْتِيهِ الدَّيْنُ

بِعَوْنِ اللَّهِ الْمَلِكِ الْوَكِيلِ بِسَطْلِبِ طَبْعِ أَوَّلِ الْأَلْبَابِ سَمِي بِهِ



اترأيت ايقاداً حقايق معقول كاشف دقايق متقول مستفيض من انوار اقطاب مولود محمد علي اركاناو

مطبع مطابع العالم دارالانوار بمكة محمد علي طبع



الحمد لله الذي جعل يوم الجمعة عيداً للمؤمنين وعتقاً للرقاب المسلمين
والصلوة والسلام على سيد المرسلين وخاتمة النبيين محمد وآله وصحبه
الطيبين الطاهرين أما بعد اضعف عباد الله الاحد محمد بن احمد بن حمد الخفني
المراد آبادي كان الله لهم في الآخرة والاوسى عرض كرتا ہے کہ دینو لایعین احباب نے فرمایا
کی کہ رسالہ نور اللعنه فی خصائص الجمعہ مولفہ امام حافظ جلال الدین بن عبد الرحمن بن
ابوبکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو زبان میں کیا جاوے تو اردو خوانوں کو بھی اوس سے
فائدہ ہو ورنہ عاجز کو نہ اس کام کی لیاقت نہ اس اہتمام کی طاقت تھی لیکن جب اونکا اصرار حد سے
گہرا اور راقم نے بھی اوس میں نفع عام دیکھا تو ماہ شعبان سنہ ۱۲۸۵ھ کو ستائیسویں حجۃ یہ ترجمہ
تمام کیا اور واقعی جب تمام ہو کہ مقبول خاص و عام ہو تقبل اللہ ذلک منی ومنہ وجعلہ خاصاً لوجہ الیکم
ان قریب مجیب رؤف رحیم وسمیۃ یکشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللعنه امین ناظرین باتکلیف سے
یکھئے کہ مترجم کی بے بضاعتی اور کم استعدادی پر لحاظ فرما کر سہو و خطا کو بذیل عفو و عطا چھوڑ
اور غدارندہ کریم رحیم سے یکھ و علم ہے کہ اہل اسلام کو اس سے فائدہ عام بخشے اور توفیق عمل عطا فرمائے

آمین بجز ترجمہ نفعیہ الامین - تنبیہ واضح ہو کہ اس تمام رسالہ میں خصوصیات مروجہ مذکور ہیں اور
 ان کے ضمن میں فرائض اور سنن اور مستحبات بھی مندرج ہیں لیکن استخراج مسائل اور امتیاز
 فرض سنت مستحب وغیرہ کا عوام کو بہت دشوار بلکہ نطفین غالب محل مطلب اور باعث غیبت اصل
 مدعا کا تھا علاوہ اس کے شیخ مولف رحمۃ اللہ علیہ شافعی انداز میں توادھون نے مسائل فقہیہ
 ہر مذہب شافعیہ لیرا دئے اور بچہ ظاہر ہے کہ مختلف مقامات پر استخراج مسائل اور بیان اختلاف
 خفیہ اور شافعیہ وغیرہ خالی از وقت اور انتشار طبع نازک ناظرین نہیں اور مقصود ترجمہ کو افہام عام
 سے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مقدمہ الکتاب میں شرائط اور ضروری مسائل جمعہ کے لکھی جاویں
 اور اختلافات ائمہ کی تصریح کر دیا وے تاکہ ناظرین کو بصیرت حاصل ہو اور آئندہ فہم معانی یقین
 اور کلفت نہ پڑے اور چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص بھی برعم خود بعض شرائط جمعہ کی اس زمانہ میں
 مفقود سمجھ کر اور جمعہ میں تہاون اور تکاسل کرتے ہیں بلکہ خود جمعہ کے وجوب ہی کے قائل نہیں تو
 وجود اور تحقق جمیع شرائط جمعہ کا کتب فقہ سے ثابت کیا گیا اور اس خصوص میں رسالہ تذکرۃ الجمعہ سے
 بہت مدولی اور آخر کتاب میں خاتمہ قایم کیا گیا اور میں باب آداب الجمعہ رسالہ ہدایۃ امام
 حجت الاسلام ابن حامد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ سے جو بعض خصوصیات جمعہ پر مجملہ مشتمل ہے معہ
 ترجمہ کے لکھا گیا رجاء من اللہ ان نعیم وجعلہم مقیمین بہا و اساعین الیہا بیدل جہد ہم وہو
 الموفق والمعین وبالاجابۃ جدر و تمین اللہ اننا احق حقاً و ارتقنا اتباعہ و اننا الباطل باللا و ارتقنا
 اجتنابہ مقدمہ الکتاب اور بچہ مقدمہ مشتمل ہے چھ فصلوں پر **فصل اول**
 وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان میں **فصل دوم** فرضیت جمعہ کے بیان میں **فصل سوم**
 نماز جمعہ کے بیان میں **فصل چہارم** شرائط جمعہ کے بیان میں **فصل پنجم**
 سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان میں **فصل ششم** بار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نسبت
 ظہر ادا کرنے کے بیان میں **فصل اول** وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان میں - ابوہریرہ رضی اللہ
 سے روایت ہے کہ جناب رسولکائنات علیہ افضل الصلوات والکلی التحیات صودجہ تسمیہ

جمیع کی دریافت کی گئی جواب دیا۔ لان فیہا طبع طینۃ ایک آدم و فیہا الصقۃ والبعثۃ فیہا
 البیضة و فی آخر ثلث ساعات منہا ساعة من دعا اللہ فیہا سبب لہ یعنی اس سبب سے کہ
 جمعہ کے دن خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی تیسرے باپ آدم کی اور اس میں نفخہ موت کا بھی لگے
 پہلا نفخہ جس سے سب اہل دنیا مر جاویں گے اور نفخہ زندہ ہونے کا جس سے سب جی اٹھیں گے
 اور اس میں ہو گا سخت پکڑنا یعنی وارو کیہ قیامت کی اور میں ساعت آخر میں اس دن کے ایک سات
 ہے جو کوئی اس میں کچھ دعا کرتا ہے اللہ سے قبول ہوتی ہے۔ کہا طیبی نے حامل جواب کا ہے
 کہ جمعہ اس واسطے نام ہوا کہ اس میں ایسے بڑے بڑے امور جمع ہیں اور مخفی نہ ہے کہ مٹی جیت کی گئی
 اور میں ان لوگوں میں موجود ہیں قطع نظر میت مجموعی سے اور بعضوں نے کہا کہ اسبب کثرت مصالح
 جو اس دن میں اللہ صاحب نے جمع کی ہیں اور ابن سیرین سے روایت ہو کہ اہل مدینہ نے اس کا نام
 جمعہ رکھا اور جمع ہوئی قبل قدم سمیت لزوم اخضر صلی اللہ علیہ وسلم کی اقبال نازل ہونے
 سورہ جمعہ کے اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ بعض نے نزدیک جمعہ اس واسطے نام ہوا کہ اجتماع
 آفرینش عالم اور تمام ہونا اسکا اس دن ہوا پیدائش عالم کی روک تھام و شروع اور جمعہ کے دن
 تمام ہوئی۔ اور ایسا ہی ذکر کیا ہے ابو حنیفہ ابن عباس سے۔ اور بعض کہتے ہیں اس سبب سے
 کہ پیدائش آدم عرم کی جمعہ کے دن جمع اور تمام ہوئی روایت کیا یہ قول احمد اور ابن خزیعہ نے حدیث
 مسلمان سے اور ابن ابی حاتم اور احمد نے ابو ہریرہ سے اور یہ قول صحیح ترین اقوال کا ہے۔ اور
 حدیث ابو ہریرہ جو اوپر مذکور ہوئی کہ تسمیہ سبب جمع ہونے پر ہے جمعہ کے دن جنین سے
 ایک بے پیدائش آدم کی ہے السبب ہو۔ اور بعض نے کہا اس واسطے کہ کعب بن لوی جمع کرتا تھا اس دن
 اپنی قوم کو اور انکو نصیحت کرتا تھا اور تعظیم حرم کا حکم اور نبی آخر الزمان کی خبر دیتا تھا۔ اور ابن خزم
 نے کہا کہ تسمیہ سبب جمع ہونے کو گوئی ہے اس میں نماز کے واسطے اور یہ نام اسلامی ہے
 جاہلیت میں اسکا عوبہ نام تھا۔ **فصل دوم** فرضیت جمعہ کے بیان میں شیخ منظر السکا
 میں ہے کہ تعین روز جمعہ کے اس امت کی اجتہاد ہوئی اور شاہ اسکا حدیث عبدالرزاق ہے

کہ یاسا صحیح ابن سیرین سے روایت کی۔ اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ
 جمعہ کیا انصار نے مدینہ میں قبل تشریف آوری جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل
 نزول قرآن شریف کے درباب جمعہ کے اور کہا انصار نے جیسا کہ یہود کے واسطے آئین ہے جس میں
 جمع ہوتے ہیں ہفتہ میں اور رضا کی کو بھی ایسا ہی کیا۔ دن ہی تو ہم بھی مقرر کرتے ہیں اگرچہ میں
 جمع ہوں اور خدا کا ذکر کریں اور نماز پڑھیں اور وظیفہ شکر اور عبادت کا سبب لائیں پس یوم عروبہ کو جو نام
 قدیم روزہ کا ہے اور واسطے مسقیم کیا اور اسعد بن زرارہ کے پاس آئے جو رسا انصار سے تھے
 اور قبل قدوم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں مشرف باسلام ہوئے تھے اور اسعد
 بن زرارہ نے ان کے ساتھ نماز جمعہ پڑھی اور اجتماع کیا بعد اسکے قرآن نازل ہوا کہ اذ انودی للصلاۃ
 من یوم الجمعة الایۃ تو یہ حدیث ولادت کرتی ہے اس پر کہ صحابہ نے روز جمعہ کو اپنے اہتمام دست چین
 اور اختیار کیا اتہو۔ اور اکثر اسپرین کہ فرضیت جمعہ کے مدینہ طیبہ میں اول قدوم برکت یوم انخسرت
 صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی اور آپ نے تین روز قبائین قیام فرمائے جمعہ کے دن قصد و قیل
 ہوئے مدینہ منورہ آیا اور اہلین نماز جمعہ اولیٰ۔ شیخ ابن حجر نے کہا کہ روز زمین کا انخسرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جمعہ کو کیا عظمت میں وحی سے جانا ہو لیکن اول کے قایم کرنے اور لوگوں کے جمع ہونے پر
 جمعہ کے لئے مکہ میں قادی ہوئے۔ چنانچہ نزدیک دار قطنی کے ایک حدیث اس باب میں ہی ابن مسعود
 آتی ہے اور صحابہ نے اہل مدینہ میں سے اوکو نہ سنا اور نہ پایا اور اوکو اپنے اہتمام سے پیدا کیا اور
 اجتماع کیا اور ذکر اور عبادت اور نماز کا انتہی نعمتاً **فصل سوم نماز جمعہ کے بیان میں**۔
 نماز جمعہ فرض عین ہے مستقل ظہر سے زیادہ ہو کہ اور اوکا بدل زمین اور مسکن اور مسکن کا نماز اور فرضیت
 اوکی نص قطعی سے ثابت ہے یا ایہا الذین امنوا اذ انودی للصلاۃ من یوم الجمعة فاسبعوا لی قالوا
 الایۃ۔ یعنی اس ایمان والو جب مذکور کیا جاسے واسطے نماز جمعہ کے دن تو وہ طرف ذکر خدا
 اور مرد و کثرت نماز جمعہ ہی یا خطبہ اور بعض مفسرین کے نزدیک خطبہ اور نماز و نماز میں اور حدیث
 بھی فرضیت ثابت ہے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جامع بین اور مصر جامع وہ جگہ ہے جہاں کوئی حاکم حکم جاری کرتا ہو اور قاضی ہو کہ حد و شرعی کو رائج رکھتا ہو اور یہ نزدیک امام ابو یوسف کی ہے اور ایک روایت اونسے کی ہے کہ مصر جامع وہ ہے جسکے بڑی سے بڑی مسجدین شہر کے رہنے والے جو نماز جمعہ کے مکلف ہوں نہ نمازین اور تفسیر اول کو اگرچہ نے اختیار کیا اور وہ ظاہر مذہب ہے اور تفسیر ثانی کو بھی نے اختیار کیا اور ارکان اربعین ہے اختلاف روایات فی مذہبنا فقہی ظاہر الروایۃ جو بلدہ بہا امام وقاضی علیح لاقامۃ اسحد و فی نسخ القدر بلدہ فیہا سلک واسواق ووال ینتصف المظلوم من الظالم عالم یرجع الیہ فی الاحداث وذا الخس وحلوا قول امیر المؤمنین علی رضہ لاجمعة ولا تشری فی الاثنی عشر جامع علی احد ذین الروایتین فان المصر الساجع لایکون الا ما ہذا شاذ علی التفسیر الاول المصر الذی الیہ کافر لاجتب فیہ اجمعة علی التفسیر الثانی لاجتب فی المصر الذی والیہ ظالم لانتصف المظلوم من الظالم ویرید ذین الروایتین ان الصحابة والتابعین لم یرکوا اجمعة فی زمان یزید الشیعی مع انہ لا شبہۃ فی ما کان من اشد الناس ظلماً بالاجماع لانه تمک حرمتہ بل البیت وبقی مصر علیہ ولم یر علیہ وقت الاکان ہو بعد انظلم من ابائہ ومار الصحابة والاخیار واما انتصاف المظلوم من الظالم فبید من مل البدن فی رواۃ الامام ابی یوسف المصر موضع یبلغ المقیمون فیہ حد الایسک اکبر ساجد ہم ایام فی الہدایۃ ہو اختیار السیجی ویراقی کثیر من المشایخ لما روافداہل الزمان والولاء فان شہر طاقامۃ اسحد و انتصاف المظلوم من الظالم یقی وجوب اجمعة مع انہ من تجار الاسلام و نحن نقول قد وقع التہادون فی اقامۃ الحدود و انتصاف المظلوم من الظالم فی امارة مئی مئی بعد وفات معاویۃ الانی زمان عمر بن عبد العزیز قدس سرہ و فی امارة بعض العباسیۃ ولم یرک اجمعة احد من الصحابة والتابعین ومن تعہم فندم انہا لیس انہ لیسین فان قابل الفتوی فی زمانا الروایۃ المختارۃ للعلجی - یعنی روایتین مختلفین مذہب خفی میں سو ظاہر روایت میں مصر جامع وہ جو حسین امام اور قاضی ہو کہ صلاحیت رکھتا ہو حد و شرعی کی قائم کرنے کی - اور فتح القدر میں ہے کہ مصر وہ جو حسین کو جوہ اور بازار ہوں اور حاکم ہو کہ انصاف پاک منظور ظالم سے اور عالم ہو کہ یکطرفہ احداث میں رجوع کیا جائے اور ماہنوں نے قول امیر المؤمنین

علی رہنم کو کہ جمیعہ اور تشریق اور منجی نہیں مگر مصر جامع میں انہیں دونوں روایت میں سے ایک پر
 حمل کیا ہے اس واسطے کہ مصر جامع وہی ہے جسکی یہ شان ہو اور بموجب تفسیر اول کے جس شہر کا کام
 کافر ہو اور بموجب تفسیر ثانی کے جس شہر کا حاکم ظالم ہو کہ مظلوم کے داد دے گی نہواؤں میں جمیعہ واجب
 نہ ہو گا اور یہ دونوں روایتیں رد ہوتی ہیں اسطرح کہ صحابہ اور تابعین نے زمانہ پریشانی میں جمعہ ترک کیا
 حال آنکہ وہ سب سے زیادہ ظلم کرنے میں سخت تھا بالاتفاق کیونکہ اس نے شہر حرمت اہل بیت
 کی کی۔ اور اسی فعل پر اصرار کرتا رہا اور کوئی وقت اوسپر ایسا ناکذرا حسین وہ درپے ظلم کے نہ تھا سراج
 سمجھتی بخون صحابہ اختیار سے۔ رہا امر وادری مظلوم کا سویہ تو اس سے بہت ہی دور تھا۔ اور
 امام ابو یوسف کی روایت میں مصر وہ ہے جسکے رہنے والے اس حد تک پہنچیں کہ بڑی مسجد میں
 شہر کی نہ سماؤں۔ ہدایہ میں ہے کہ اسکو بخنی نے اختیار کیا اور اس پر اکثر شیخ نے فتوے دیا جبکہ
 اوہنوں نے فساد اہل زمانہ اور حاکموں کا دیکھا اسواسطے کہ شرط اقامت حدود اور دوسری مظلوم کے
 جمیعہ کے وجوب کو کہوتی ہے باوجودیکہ جمیعہ شعرا اسلام سے ہے اور ہم کہتے ہیں اقامت حدود اور
 دوسری مظلوم میں بے شک سستی واقع ہوتی امارت نبی امیہ میں بعد وفات امیر معاویہ کے اونینر
 امارت میں بعض عباسیہ کے لیکن صحابہ اور تابعین میں سے کسینے جمیعہ ترک کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ
 اقامت حدود اور دوسری مظلوم کی شرط انہیں اس لابی فتوے ہمارے مذہب میں وہی روایت ہے
 جسکو بخنی نے اختیار کیا۔ مگر حرم اس شہر پر وضع ہوا کہ دوسری روایت امام ابو یوسف کی
 کہ مصر جات وہ ہے جسکی بڑی مسجد میں سب شہر کے لوگ نہ سماؤں جسکو بخنی نے اختیار کیا تو یہی اور
 مرجع اور مطابق عمل سلف صالح صحابہ اور تابعین کے ہے اور یہ تفسیر ہر جگہ شہر اور قصبہ پر در
 آتی ہے اور اسواسطے اکثر فقہاء حنفیہ نے تفسیر اول امام ابو یوسف سے جو صعیف اور خلاف عمل سلف
 کے تھی اور جسکو کرجی نے اختیار کیا تھا رجوع کر کے تفسیر ثانی کو مفتی یہ قرار دیا۔ اور در مختار میں ہے
 وشرط لصحتها سبعة اشياء الاول المصروہ بالاصبع اکبر مساجدہ المہلکات فین بہا وعلیہ فتوے اکثر
 الفقہاء محبتی نظموں التوان فی الاحکام یعنی اور شرط میں صحت جمیعہ کے واسطوں جہز میں پہلی شرط

مصر ہے اور مصر وہ جو جسکی شریعی مسجد میں مکلفین جمع کے نہ سوائے اور اسپر فتوے اکثر فقہاء کا
 سبب ظہور سستی کے احکام میں اور بحر رائق میں ہے وعلیہ فتوے اکثر فقہاء و قال ابو شجاع
 ہذا حسن مائیل فیہ و فی الو لو البجیۃ و ہو صحیح یعنی اسپر فتوے اکثر فقہاء کا ہے اھل کہا ابو شجاع نے
 کہ کچھ تفسیر صر کی سب تفسیروں نے بہتر ہے اور و لو البجیۃ میں ہے کہ یہ صحیح ہے اور شرح وقایہ
 میں ہے انما اختار ہذا و ان التفسیر الاول لظہور التوائی فی الاحکام لاسیما فی اقامۃ الحد و
 فی الامصار یعنی تفسیر ثانی کو اختیار کیا۔ اول کو سبب ظہور سستی کے احکام میں خصوصاً حد
 شرع کے قایم کرنے میں۔ اور صاحب رد المحتار نے شائع وقایہ کے اس قول پر کہ تفسیر
 ثانی سبب ظہور سستی کے اختیار کی گئی یہ اعتراض کیا ہے۔ و زیف صدر الشریعہ نے عمداً
 عن صاحب الوقایہ حیث اختار الحد المقدم لظہور التوائی فی الاحکام مزلف بان المراد القدرۃ علی
 اقامۃ الحد علی تصریح بہ فی التحفۃ عن ابی حنیفہ رحمہ اللہ کثیرۃ فیہا سلک و اسواق و سائق و فیہا
 وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحیثیتہ و علمہ و علم غیرہ و یرجع الناس الیہ فیما یقع من الجور
 و ہذا هو المصحح الا ان صاحب الہدایۃ ترک ذکر السلک و الراسخ لان الغالب ان الامر و القاضی
 الذی شائہ القدرۃ علی تنفیذ الاحکام و اقامۃ الحد و لا یكون الا فی بلد کہ لک قولہ یقدر علی تنفیذ
 بتقدیر و علی صدر الشریعہ کا علمتہ و فی شرح الشیخ اسمعیل عن الدہلوی لیس المراد تنفیذ جمیع الاحکام
 بالفعل انما الجمیعۃ اقیمت فی عہد المسلم الناس و ہو احتجاج وانہ لکان یتقد جمیع الاحکام علی المراد
 و اللہ اعلم بقدرۃ علی ذلک۔ خلاصہ اسکا کچھ ہے کہ مراد اقامت حد و شرعی سے یہ ہے کہ
 قدرت رکھتا ہو اسکے قایم کرنے پر اور انصاف مظلوم پر نہ یہ کہ جملہ احکام شرع بالفعل نافذ کرے
 جیسا کہ احتجاج کے عہد میں جو سب سے زیادہ ظالم تھا جمیع قایم کیا گیا حال آنکہ وہ سب شرع کے احکام
 نافذ کرتا تھا بلکہ مراد اللہ اعلم قانہ نہ ہو سہ احکام کے نافذ کرنے اور حد و اسکے قایم کرنے پر اور
 شرح سفر السوائت میں ہے و صحیح آیت کہ جمیع صحیح است اگرچہ سلطان جائز باشد و تنفیذ جمیع احکام
 بالفعل صورت نہ بند۔ دوسری جگہ جو یعنی ہر وجہ و بہرہ بقدر جمیع از دست نہ بیا و انجا ماہ

اعتذار و وقت کہ در تصحیح شرطی اقامت حدود و اجراء احکام در حد مصر معتبرست لکن
 نسبتہ و شعار اسلام بہ تقدیر و آباد کرد و خود را آخر زمان جہ جہا آن است - حاصل یکھ
 کہ صاحب ارکان اربعہ وغیرہ نے جہ اقامت حدود شرعی اور انتظام مظلوم بالفضل مراد لیکر مذہب بلخی
 کو اختیار کیا اور وہ یہ کہ مصر جامع وہ جسکے بڑی سی میں شہر کے رہنے والوں کی گنجائش نہ ہو قوی و صح
 نزہا کیونکہ صاحب رہنمائی کی توجہ یہ مذہب کرخی بھی کہ مصر جامع وہ ہے جہاں کوئی حاکم نہ کہ حکم شرعی
 جاری کر سکے اور قاضی ہو کہ حدود شرعی علیج کہہ سکے قوی و صحیح و مطابق عمل سلف نہا - اس کے کہ
 زمانہ سلف میں سب والیان شہر اقامت حدود شرعی اور انتظام مظلوم بہ قدرت رکھتے تھے اگرچہ بال
 اولیٰ سے جاری نہ ہوئے ہوں اور اس زمانہ میں بھی والیان ملک جہ اقامت حدود وغیرہ پر قادر ہیں لکن
 عرب و عجم میں موجود ہیں و مقصودت امام ابو یوسف کی دونوں روایتیں ہم مذہب کافی و صحیح مذہب
 بلخی عمل ہو سکتے ہیں کہ جہاں نماز جمعہ بدولت سلطان اور امر وئی کے ممکن ہو نہ ہو مذہب کافی اختیار کیا
 جاوے نہیں تو جمعہ میں نقصان و خلل واقع ہوگا کیونکہ سلطان اور امر سلطان شرط جمعہ کی ہے
 قدرے حنفیہ کو نزدیک اور جہاں حاجت سلطان اور امر سلطان کی نہیں مذہب بلخی پر عمل کیا جاوے
 اور شہر کے کنارہ کی یہ تفسیر ہو کہ جو مقامات شہر کے متصل ہوں اور شہر کے فائدہ کی واسطے مقرر ہوں
 گھوڑ دوزین اور لشکروں کے اترنی کی جگہ اور مقام تہ اندازی اور دروٹ کے قریب کرنے کے اور غار
 اجنازہ وغیرہ کی یہ سب شہر کا رہے - **مسئلہ** ہمہ یہ ہناج کے یہ سمین منامین خلیفہ کے
 واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات میں درست نہیں ہے
دوسری شرط او کی حنفیہ سلطان یا نائب سلطان کا حنفیہ کے نزدیک - اور نائب
 کے معنی محیط میں بھی کہے میں کہ امیر موہ یا قاضی اور دونوں ایک بات ہے کیونکہ امیر اور قاضی اور
 ایک ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ شرط نہیں بلکہ ذن سلطان مستحب ہے اور جامع مسلمانان شہر
 اور مجموعہ کے واسطے کافی ہے چنانچہ ارکان اربعہ میں سے - و منها السلطان اور امرہ باقامتہ الجمعہ
 عند الحنفیہ خاصۃ لا عند الشافعیہ فانہم یقولون اذا جمیع مسلمو بلدہ و قد مر انما وعلو السجۃ خلفہ

بابت الحجة والامور من قبل السلطان افضل ولم اطلع على دليل يفيد اشتراط امر السلطان واماني الهدية
 لانها اقام حجة نفسى ان تقع المنازعة في التقدم والتقديم لان كل انسان يطلب لنفسه رتبة فلا
 امر السلطان ليرفع هذه المنازعة فهذا راى لا يثبت به الاشتراط لاطلاق النصوص وسحب الحجة
 ثم هذه المنازعة تندفع باجماع المسلمين على تقديم واحد كما ان مرتبة السلطان يطلبها كل احد من
 الناس نفسى ان تقع المنازعة فلا يلحق نصب السلطان لكن تندفع هذه المنازعة باجماع المسلمين فكذا
 في الحجة نعم الصحابة اقاموا الحجة في زمان لم يكن فيه غير المؤمنين عثمان بن عفان ولا كان هو اما حقاً محضاً ولا ظاهراً
 انهم طلبوا الاذن في اقامته الحجة بل الظاهر عدم الاذن لان قوله لا استشير من اصحاب الشورى لم يخصوا
 ذلك فظهر ان اقامته الحجة غير مشروطة بغيره بالاذن بل على هذا الواقعة رجع المشايخ عن هذا الشرط
 فيما لا ريب الاستدلال بان واقعة اقامته انما لا يستلزم ان يفتي الناس على اجل يصلى بهم كما في العائنة
 لما قلنا من انه يربى - خلاصه اسما يحرم به - حضور سلطان يا اذن سلطان جو حنفية کے نزدیک شرط
 اقامت مسجد کے ہے اسکی کوئی دلیل ہماری علم میں نہیں ہے (حالانکہ حدیث ابن ماجہ و امام عادل
 اور جابر و دلیل واضح ہے) اور یہ خمسہ صاحب ہایہ کی کہ مقتدی اور امام بنی بن جہکڑا چڑھے تو
 اس کے واسطے اور سلطان ضرور ہے بھہ فقط اس کے ہے اس سے اشتراط اور سلطان کا نائب نہیں
 ہوتا اس واسطے کہ منع ہوتا اس نزاع کا کہ کچھ اور سلطان ہی پر منحصر نہیں ہے بلکہ اتفاق مسلمانوں سے
 بھی منع ہو سکتا ہے کہ کسی کو امام بنالین اور ایسا جہکڑا سوا نماز جمعہ کے اور امور میں بھی واقع
 ہو سکتا ہے چنانچہ رہبر سلطان کا ہر شخص جانتا ہے تو یہ جہکڑا اور سلطان سے رفع نہیں ہو سکتا کیونکہ
 یہاں سے سلطان ہی نہیں لیکن لوگوں کے اتفاق سے رفع ہو سکتا ہے ایسے ہی نماز جمعہ ہے
 علوان اس کے ساتھ حنفیہ حنفیہ محمد علی ہے زمانہ فقہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میں کہ وہ امام
 تھے اور یہ بھی امام حنفیہ تھا کہ ان کے لئے یعنی صاحب سے اذن طلب کیا ہو بلکہ ظاہر اذن کا نہ ہونا
 اور کہ یہ عقیدہ ہے اسکی حقیقت ہی نہ دی تھی تو اس سے معام ہوا کہ اقامت جمعین اذن سلطان
 شرط نہیں اور اسے وجہ سے شیخ حنفیہ نے اس شرط سے رعب کیا اور صورتیکہ اذن کا حاصل کرنا

و شوارہم اور یہ حکم اور فتوے دیا کہ اگر ایسا ہو تو مسلمان لوگ جمع ہو کر سیکو امام بنالین جو انکو جمع کرے
 اور دیگر روایات بھی ایسی موعید ہیں۔ چنانچہ جامع الزمزمین ہے۔ والسلطان ای الخلیفۃ ای الواسع
 الذی لیس فوقہ وال عادلا کان او جارا و قبل شیطر العدا کما فی قاضیخان والاطلاق مشعر ان الاسلام
 لیس بشرط و نہ اذا امن استیذ نہ والا فالسلطان لیس بشرط فلو اجتمعوا علی رجل و صلوا اجاب کما فی
 اکھالی وغیرہ۔ اور عالمگیری میں ہے فان لم یکن ثم واحد منهم واجتمع الناس علی رجل فصلی بہم ما
 کذا فی السراجیۃ۔ اور فتاویٰ قاضیخان میں ہے الامام اذا منع اہل مصر ان یجمعوا لم یجمع۔ ان
 حال۔ فاما اذا ہي متعنا او اضارنا بہم فلم ان یجمعوا علی رجل فصلی بہم الجمعۃ۔ اور مختار میں ہے
 و لیسب العامة الخطیب غیر معتبر مع وجود من ذکر امام مدہم فجو ضرورہ۔ اور کذا فی میں ہے
 و قال انفعی السلطان لیس بشرط لما روی عن عثمان رضہ صین کان محمدا صلے علی رضہ الجمعۃ
 بالناس و لم یروا نہ صلی باہم ان فلما اجتمعوا علی رجل فاجتمعوا علی رجل فاجتمعوا علی رجل فاجتمعوا علی رجل
 انما فعل لان الناس اجتمعوا علیہ و عند ذلک يجوز لان الناس اجتمعوا الی قائمہ الفرض فاعتبرہم
 خلاصہ ان سب روایتوں کا مجھے کہ وہ شوارہ ہونا حصول اذن کا نتیجہ وجوہ سے اول یہ کہ
 سلطان یا نائب سلطان سے سے موعید ہے جو جس سے اذن طلب کیا جاوے۔ دوسرے
 یہ کہ سلطان براہ غنا اور ضرر مسلمانانے اقامت مسجد کا ہو۔ تیسرے یہ کہ سلطان ایام فتنہ
 میں محصور یعنی قیہ ہو سو ان تینوں صورتوں میں مسلمانوں کو یہ اختیار ہے کہ بلا اذن سلطان کے جمعہ
 قاجم کریں اور جمعیت ادا سے جمعہ کے لئے یہ اجماع کافی اور معتبر ہو گا۔ علاوہ اس کے اذن طلب کے نا
 اس صورت میں مقصور ہو سکتا ہے جبکہ اس کے دستور ہوا اس زمانہ میں بلکہ اس سے پہلے زمانہ ہوا
 دستور طلب اذن کا بقلم موقوف ہے مسلمان اپنے اتفاق سے شہر اور قصبہات میں جمعہ قاجم کر سکتے
 ہیں سلاطین اور حکام وقت کو کچھ فحمت نہیں ہے پھر سلطان اور اذن سلطان کی کیا حاجت
 رہی۔ چنانچہ مولانا فیض الدین دہلوی قدس سرہ نے ایک استفتاء میں بعد تحقیق دارالحدیث کے
 جواب لکھا ہے۔ بانفاذ سخن و رجاء جمہر تحقیق است کہ واصل جمعہ کیا جائے باید و نہ بشرط

کر دہ اندیش بنابرین دستور اذن حاکم لازم آمد زیرا کہ در تعیین مکان و امام اہل جاہ و عزت
 منافقت میکنند و چون این دستور را مسلمانان از صد سال برہم زدند حاجت بابام و اذن اوست
 و سہ ماہ بنام عالمگیری تعمیم امام نمود کہ اگر مسلمانان شہر کی را در امور دینی مطاع بمقتور
 سازند و اقامت جمعہ کفایت ست و از روی تواریخ دریافت میشود کہ اہل ماوراء النہر و عراق و ہند
 و وقت جزگیزی نماز جمعہ بعد از این ترک نکردہ اند بنابرین در جا یکہ شرط دیگر متحقق باشد و نقصان
 اہل اسلام جمعہ باطل نگردد۔ واضح ہو کہ عبارت ارکان اربعہ اور استقامت یہ امر بھی ظاہر ہو کہ
 امام بنابرین اہل جاہ و ثروت امامت اور اقدار وغیرہ میں منافقت اور نزاع کرتے تھے تو بنابر
 مصلحت دفع اس فتنہ کے حق امامت جمعہ کا سلطان اور امیر سے بغض ہوا تھا اور مویا اسکا
 قول صاحب حجہ راقی اور ہدایہ اور کفایہ کلمہ ہے۔ حیث قال۔ انما کان شرطاً للصحة لا للاحقار
 یعنی عظیم قد تقع المنازعة في التقدم والتفريق قد تقع في غيرہ فلا بد منہ تسمیاً لا ملاماً۔
 بلکہ فی التقدم ای بنفسه التقدیم ای غیرہ وقد تقع المنازعة فی غیرہ من نحو اوارس سبق الی اجتماع
 من الاول فی اول الوقت و آخرہ ومن نصب الخطیب۔ لہذا اب جو یہ امور متنازع فیہا متعود
 ہوئے حاجت سلطان اور امیر کی اسلامی ہی فقط اجماع مسلمانوں کا اسکی تکمیل کے واسطے
 کافی ہے۔ اور میر ان علامہ شعاعی میں بعد بیان شرائط کے یہ لکھا ہے فقال بعض العارفین
 ان ہذا الشرط انما جعلہا الایمۃ تخفیضاً للناس وليس بشرط فی الصحة فلو صلی المسلمون فی غیرہ
 ومن غیر حاکم جائز لہم ذلک لان الله قد فرض علیہم الحجۃ وسکت عن بیان ما ذکرہ الایمۃ۔ یعنی
 یہ شرطیں اماموں نے تخفیف کے واسطے مقدار کی ہیں شرط صحت جمعہ کی نہیں ہیں کہ جمعہ دن
 ان شرائط کے صحیح ہو سو اگر مسلمان نماز جمعہ نہیں شہر اور قببات کے سوا اور جگہ ہی اور بدولت
 حاکم کے تو یہ نافذ ہو جائز ہے کیونکہ اللہ صاحب نے جمعہ اونہ ذمہ میں کیا اور سکوت کیا اور شرط نہیں
 جو اماموں نے نوکرین۔ اس حاصل تحریر اسبق سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ سلطان یا سلطان
 کے ہونے سے فرضیت جمعہ میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا ہے۔ مسئلہ لغا کہ علماء اسی میں

اور ایام فتنہ میں مجمع صحیح اور جابر ہے اور قاضی مسلمانوں کی رضامندی سے قاضی ہو سکتا ہے عالمگیری
 میں ہے بلا و علیہا ولایۃ کفار یجوز للسلین اقامۃ الجمعۃ ویصیر القاضی قاضیا بتراضی السلین بحسب
 علیہم ان یاتمو او ای مسلمانوں کی معراج الدرایۃ - اور در مختار میں سے ولومات الوالی اور مختصر
 لفتنۃ ولم یوجد احد ممن له حق اقامۃ الجمعۃ یضرب العامة لهم خطیبا المفزورۃ کما سائی مع انہ لا امیر
 ولا قاضی نہ اصلا وبہذا ظہر حمل من یقول لا یصح الجمعۃ فی ایام الفتنۃ مع انہا صح فی البلاد الی
 استولی علیہا الکفار تیسری شرط ادا کر ظہر کا وقت ہو تو اس کے ٹکھیاں ہوتی ہیں
 جمعہ باطل ہو جاوے گا۔ مسئلہ ہدایہ اور فاضل خان میں ہے اگر نماز جمعہ میں وقت ظہر کا ٹکھیاں
 تو ظہر کی طرف متوجہ ہو جاوے یعنی نماز ظہر قصا پر ہی۔ چوتھی شرط خطبہ ہونا ہے
 پہلے زوال کے بعد۔ علماء کا اتفاق ہے کہ خطبہ جمعہ کا فرض ہے ہوا امام ابو حنیفہ کے نزدیک
 کیا رکھ لیتے یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ بہت خطبہ کہنے سے فرض ادا ہو جاوے گا اور حنبلوں
 کے نزدیک ذکر طویل فرض ہے اور مقدار اسکی میں آیت میں کرخی کے نزدیک اور بعض کے نزدیک
 بقدر شہد یعنی عیدہ و رسول تک اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبہ فرض ہیں اور سنت امام عظیم
 کے یہاں بھی ہے کہ امام دو خطبہ طہارت کے ساتھ لہا ہو کر پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں
 کچھ بیٹھے اس قدر کہ ہر خطبہ اپنی جگہ پر قیام کرے اور یہ جلسہ بقدر سورہ اخلاص یا بقدر تین آیت کے ہو
 در مختار میں ہے کہ دونوں خطبہ خفیف ہوں اور طویل مفصل کی ایک سورہ سے زیادہ نہ ہوں کہ
 مکروہ ہے اور جہر و سرے خطبہ میں پہلے خطبہ سے کم ہو اور جابر سے کہ موسم میں خطبہ کو پڑھنا
 اور بیٹھ کر انہی طہارت کے خطبہ پڑھنا مکروہ ہے طویل مفصل سورہ حجرات سے الحمد للہ تا اللہ اعلم
 ہیں۔ شرح سفر السعادت میں ہے کہ عادت شریف آنحضرت علیہ وسلم کی یہ تھی کہ انہی
 خطبہ کوتاہ پڑھتے اور نماز تہنہ پڑھتے خطبہ کے دراز کرتے۔ سہوی مستشرقین نے یہ
 روایت اللہ عنہ سے روایت کی ہے کانت صلوۃ قعدۃ و خطبۃ قعدۃ - یعنی نماز ایک متوسط درجہ کی
 تھی اور خطبہ متوسط درجہ کا تھا۔ دوسری روایت عمارت ہے یقول ان طول صلوۃ الرجل

و تضر خطبہ منقہ من قہمہ فاطمہ الصلوٰۃ و اقصر و الخطبہ - یعنی آپ فرماتے تھے درازی نماز کی
اور کوتاہی خطبہ کی علامت ہے و انتم ہی اور فقہ کے سونم دار ذکر و نماز اور کوتاہ کر خطبہ - امام غفرلہ
جمع بین الحدیثین یون کی ہے کہ دوسری حدیث کے بھی معنی ہیں کہ خطبہ سے نماز و نماز و نہ ایسے دراز کر
نویز شافعی ہو اور یہی معنی متوسط ہو نماز کو میں جو پہلی حد کا حکم ہے اور وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ خطبہ میں جو تفسیر
توجہ ہوتی ہے اور نماز میں غائی کی طرف تو مقتضایہ و انشراح ہی ہے کہ جہاں میں توجہ ہو غائی کی
ہو وہ نماز ہو اور جہاں میں غائی کی طرف توجہ ہو وہ کوتاہ ہو مسئلہ شرح اورد اور عالمگیری میں ہے
کہ مناسب جمیع مجاہدین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہو یا پانچویں شرط جماعت ہے
اور وہ امام اعظم کے نزدیک سوا امام کے تین مردین آزاد ہوں یا غلام مقیم ہوں یا مسافر صحیح یا مریض
تمامی یا غائی یا غائی ہونے والے یا کوئی گئے مگر نیچے اور عورتین بکار نہیں سوا اگر سجدہ سو پہلے جماعت کے لوگ
ہوں یا جہاں میں یا تین سے کم رہ جائیں جمیع امام اور باقی ماندوں کا اہل ہو جائے گا و نہ ضرورت نماز ظہر
سے سے ہے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جمیع تمام کرے اور اگر تین مرد
جماعت میں باقی رہ جائیں یا بعد سجدہ امام کے باہر تین توان و دون صورتوں میں امام جمیع تمام کرے
الفاظی شرح الوقایہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک چالیس مرد آزاد و کلفت مقیم ہیں اس سے
کم میں اس کے نزدیک جمیع نہیں ہوتا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو شخص سوائے امام کے کافی ہیں
اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم میں جمع صحیح ہے مگر تین یا چار سے دست نہیں وجہ قول
امام شافعی اور امام احمد کے یہ ہے کہ اول جو جمع ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ
چالیس کے ساتھ تھا اور دیگر اہل مومن کے قول کی یہ وجہ ہے کہ کوئی دلیل صحیح واجب ہوئے عدد
معین کے نہیں ہے اور چالیس کے ساتھ جمیع پر ہوا آپ کا اس بنا پر تھا کہ اس وقت چالیس موجود تھے
اگر چالیس سے کم ہوتے تو یہی آپ اس کے ساتھ جمیع پر ہوتے واسطے قیام شعار جمیع کے اور اس واسطے
کہ حافظ ابن حجر وغیرہ نے کہ جمیع صحیح ہے ہر جماعت کے ساتھ جس سے شعار جمیع کا قیام ہو
الفاظی میزان اشعرا نی - چھٹی شرط ادا کی اذن عام ہے اور اس کے معنی ہیں کہ تمام

لوگوں کو مسجد میں جانے کا حکم ہو کہ ہر کوئی جانے پاوے یہاں تک کہ اگر ایک جماعت مسجد میں
جمع ہو اور دروازہ مسجد کا بند کر دے اور جمعہ ادا کرے تو اس کا جمعہ درست ہو گا اسطرح اگر
باوجود شاہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے گھر میں جمعہ پڑھنا چاہے سوا اگر دروازہ قلعہ یا اپنے گھر کا کھلا
رکھے اور اذن عام دے کہ جو چاہے آوے تو نماز ادا کی درست ہو جائیگی عوام لوگ آئیں یا نہ آئیں
اور اگر دروازہ قلعہ یا مکان کا بند کر دے یا دربان جھلاوے تاکسیکواندر آتے ندین تو جمعہ ادا نہ
درست نہ ہو گا لہذا فی المہیط اور جمعہ کے وجوب کی نو شرطیں ہیں پہلی مقیم ہونا کہ مسافر جمعہ
واجب نہیں دوسری مرد ہونا کہ عورت پر واجب نہیں تیسری تندرستی کہ بیمار
واجب نہیں۔ چوتھی آزاد ہونا کہ غلام پر جمعہ نہیں پانچویں آنکھوں کا سلامت ہونا کہ
اندھے پر واجب نہیں اگرچہ اسکو راہبر ملجائے امام اعظم کے نزدیک حضرت باقر کاوت
ہونا کہ لشکر سے اور اہل بیچ پر جمعہ نہیں۔ سائیں ہونا کہ اگر کوئی جمعہ واجب نہیں۔
آٹھویں عاقل ہونا کہ دیوانے پر جمعہ نہیں نویں مسلمان ہونا کہ یہ خود ظاہر ہے۔
مسئلہ قاضیخانین میں ہے شیخ فانی نے بہت بڑا جو چٹنے پہرنے سے عاجز ہے مثل
مرض کے ہے اوس پر جمعہ لازم نہیں۔ مسئلہ جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں اگر وہ بشراط مذکور
جمعہ ادا کریں تو یہ جمعہ فرض وقت یعنی ظہر کے بعد میں ادا ہو جاوے گا۔ مسئلہ مسافر اور غلام
اور مرض کو جائز ہے کہ جمعہ میں امام ہو جاویں اور جمعہ ان لوگوں سے بھی ہو جاتا ہے یعنی اگر
سب ایسے ہی ہوں ان کے سوا اور نہ ہو اور جمعہ پڑھیں تو جائز ہے مسئلہ غیر مہجور کو جمعہ کی نماز سے
پہلے شہر میں پڑھنا قطعاً حرام ہے لہذا فی البحر مسئلہ ہایہ وغیرہ میں ہے کہ نماز ظہر جمعہ
پہلے ادا ہو جاوے گی کمال بہت تعجیبی ہے اگر ظہر پڑھ کے بہ نیت نماز جمعہ گھر سے باہر نکلا دھالیکہ امام
نماز میں ہے تو ظہر کے باطل ہو گئے اگر جمعہ پڑھا تو خیر ورنہ ظہر پڑھنا ہے امام اعظم کے نزدیک
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت میں جمعہ کے پانے سے ظہر باطل نہیں۔ مسئلہ بعد چٹنے
نماز سب کے ظہر پڑھنا بالاتفاق جائز ہے مسئلہ عالمگیری اور مختار اور ہایہ اور بحرائق میں

کہ صاحب عذر و قیدی کو نماز جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جمعہ
 سے پہلے پڑھے یا پیچھے مسئلہ۔ سراجیین ہے کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ جماعت پڑھنا مکروہ
 ہے مطلقاً ہول یا مسافر مسئلہ قاضیخان اور شرح اورادین ہے کہ گائون اور جنگل
 کے رہنے والے جعفر جمعہ واجب نہیں اونکو چاہئے کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ جمعہ کے دن
 اذان و اقامت سے پڑھیں۔ مسئلہ۔ ورنہ تار اور سراجیین ہے کہ جب گائون کا رہنا ہو
 جمعہ کے دن شہر میں داخل ہو کر نیت قیام۔ و جمعہ کی ہے تو اس پر جمعہ لازم ہے اور اگر پھر نیت
 کہ اس میں شہر سے نکل جاوے گا جمعہ کے وقت سے پہلے یا پیچھے تو اس پر جمعہ نہیں پڑا اگر جمعہ
 یا ایلائے اجر پائے گا۔ مسئلہ جسے نماز جمعہ میں امام کو التحیات یا سجدہ سہوین یا یا اور نمازین داخل ہوا
 وہ نماز جمعہ تمام کر لے اپنے بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی پوری کر لے اور امام محمد کے نزدیک اگر
 دوسری رکعت کا کوئی نہیں پایا ہے تو چار رکعت ظہر کی اسی تحریر پر تمام کرے اور یہی اندہ السلام نفی
 اور امام مالک کا ہے مسئلہ قاضیخان اور محیط من ہے کہ مسافر جو جمعہ کے دن شہر میں داخل ہوں
 تو وہ بالحدہ علیہ نماز پڑھیں اور ایسے ہی شہر والے جتنا جمعہ فوت ہو جاوے الگ الگ پڑھیں۔
 مسئلہ قاضیخان میں ہے کہ اگر مسافر شہر میں آجا جمعہ کے دن اس امادہ پر کہ جمعہ کے دن نہ نکلے گا
 تو اس پر جمعہ لازم نہیں تا وقتیکہ نذرہ روز کے قیام کی نیت نہ کرے مسئلہ جب جمعہ کی پہلی اذان
 کہی جاوے مسمی جمعہ کے واسطے واجب ہے اور تبع اور شرار و جو چیز ملے ہو تو جمعہ نماز سے حرام
 ہے امام اعظم کے نزدیک بقول صح اور امام شافعی کے نزدیک دوسری اذان سے جو خطیب کے
 سامنے ہوتی ہے مسئلہ ورنہ تار اور سراجیین ہے کہ جب جمعہ کی اذان سنے اور کھانا کھانا ہو تو
 اسکو چھوڑے اگر خوف فوت جمعہ کا ہو مگر اور نمازوں میں کھانا پیوڑے جب تک خوف خروج وقت
 نماز کا نہ ہو۔ مسئلہ شرح وقایہ میں ہے کہ جب امام خطبہ کے واسطے اٹھے نماز اور کلام حرام ہے
 جب تک خطبہ تمام نہ ہو جاوے مگر نماز فجر جو فوت ہو گئی ہو اور وقت خطبہ کے یاد آوے تو اسکو قضا
 پڑھ لے۔ اور جب امام منبر پر بیٹھے تب دوسری بلاناخان امام کے آگے کہی جاوے اور لوگ

امام کی طرف توجہ ہو کر خطبہ نہیں اور جب خطبہ تمام ہوا قنات کہی جاوے اور امام آدمیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے مسئلہ جو شخص جمعہ کے سوا یہ نماز نہیں امامت کے لائق ہے وہ جمعہ میں بھی امامت کے لائق ہے۔ مسئلہ عالمگیری میں ہے کہ شدت سے برنامہ کافر ضیعت جمعہ کو ساقط کرنا ہے۔ **فصل خیم** سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان میں۔ امام ابو حنیفہ

اور امام محمد کے نزدیک نماز جمعہ سے پہلے اور پیچھے چار رکعت ایک سلام پڑھنا سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک بعد جمعہ کے دو رکعت اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھ رکعت ہر طرح کے اول چار رکعت سنت ایک سلام اور بعد اس کے دو رکعت پھر انہوں نے کہا یہ اختلاف من قبل اختلاف

مباح ہے۔ قطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے وینبغي ان یفصل بین الصلوۃ الی بعد الجمعة و منها ولو سجد کلام اتحول لان معاویہ اکثر علی من صلی سنتہ لجمعة فی مقدمہ او قال یاہ او الصلوت اکتمہ

فلا الصلوات صلوۃ حتی تخرج او تکلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بانک ان الاصل صلوۃ صلوۃ حتی تخرج او تکلم رواہ مسلم۔ یعنی نماز اور سنت کہ نفل کیا جاوے درمیان اس نماز کے جو بعد جمعہ کے

ہے اور درمیان نماز جمعہ کے کلام کے ساتھ یا جگہ بدلتے کے ساتھ کیونکہ معاویہ نے انکار کیا اور سیر جسے سنت جمعہ کی مقام نماز میں پڑھی اور کہا اس کو کہ جب تو نماز جمعہ کی پڑھے تو اس کو سنت ملاو سری

نماز کے ساتھ تا آنکہ تو پھر نماز جمعہ کے نماز سے یا بات کرے پس تخریج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلو حکم دیا ہے کہ ملاوین ہم ایک نماز کو دو سری نماز سے پہنچاں کہ ہم باہر ہو جاوین نکلتے یا بات

کرین۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ **فصل ششم** چار رکعت نماز بعد جمعہ بنیت ظہر اور کرینے کے بیان میں۔ واضح ہو کہ چار رکعت نماز جو بعد جمعہ کے بنیت ظہر پڑھتے ہیں ظاہر

اس کی دو وجہ معلوم ہوتی ہیں۔ وجہ اول روایت زبائر ہونے جمعہ کے ایک شہر میں کہی جگہ وجہ دوم واقع ہونا شک کا شرائط صحیحین۔ بیان وجہ اول کا یہ ہے کہ

مہرباب راجح ایک شہر میں کہی جگہ نماز جمعہ جائز ہے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک واسطے دفع شرح کے۔ شرح صغیر بنیۃ المصلیٰ میں ہے۔ و عند کقول کما ہذا بخاری فی مواضع متعددہ قبل

فصل ششم
اور بعد جمعہ

فصل ششم
نماز بعد جمعہ بنیت ظہر

ہو الاصح - اور شہنی شرح مختصر وقایہ میں ہے - فی الذہب اربع روایات اولہا عن ابی حنیفہ و محمد
 وہو اصحابہما ابو از سوار کان القدو فی موضعین او اکثر - یعنی شرح کثر میں ہے قودی اجمعتہ فی مصر
 واحد فی مواضع متعدده عند ابی حنیفہ فی الصحیح وهو قول محمد و الشافعی و مالک عن ابی حنیفہ لا یجوز الا فی
 موضع واحد وهو قول احمد - اور برہان شرح مواہب الرحمن میں ہے لقد واسے اجمعتہ فی مواضع
 کثیرہ فی مصر واحد جائز عند ابی حنیفہ قال الشرحی فی الصحیح من مذہبہ وہ قال محمد فی روایۃ لا یجوز
 فی مصر واحد الا فی جلیح واحد فتح القدیر میں بعد روایت نوادر کے دار سے دین محمد یجوز لقد واسے
 مطلقا و رواہ عن ابی حنیفہ و امامہ اقال الشرحی الصحیح من مذہب ابی حنیفہ جواز قاضیہا فی مصر واحد فی مسجد
 او اکثر اور در غرض میں ہے عبارت اجمعتہ فی مواضع من مصر وهو قول ابی حنیفہ و محمد وهو الاصح لان فی الاصل
 فی موضع واحد فی مدینہ کثیرہ صحابہ و تابعین - مجر الا میں ہے قودی فی مصر واحد فی مواضع ای
 یصح اور اجمعتہ فی مصر واحد مواضع کثیرہ وهو قول ابی حنیفہ و محمد و الاصح - اور نہ فانی میں ہے -
 و قودی ای اجمعتہ فی مصر واحد فی مواضع متعددہ عن الامام وهو الصحیح فی باب الامامۃ من فتح القدیر
 و عندہ القدوس و فیما المخرج المازع من الزام الاجتماع فی موضع واحد خصوصا اذا کان المقرب کثیرا
 از شہنشاہ القضا میں ہے قودی اجمعتہ فی مصر واحد مواضع کثیرہ و جمیع فی الکبیر و قول ابی حنیفہ و محمد و ابی حنیفہ
 و ابی حنیفہ میں ہے قودی اجمعتہ فی مصر واحد مواضع کثیرہ و جمیع فی الکبیر و قول ابی حنیفہ و محمد و ابی حنیفہ
 مصر واحد فی مواضع کثیرہ - اور شہنی میں ہے - ای قودی اجمعتہ فی مصر واحد فی مواضع متعدده وہ عند
 ابی حنیفہ و محمد و ابی حنیفہ لان فی الاجتماع فی موضع واحد فی مدینہ کثیرہ صحابہ و تابعین و قودی عن ابی حنیفہ
 انہ لا یجوز الا فی موضع واحد فان اویت فی موضعین او اکثر فاجمعتہ لا یجوز تحریفہ و قبل فراقہ و قبل فہما جلیح
 و ان لم یعلما جلیح الاول تجل صلوۃ اکمل - اور در مختار میں ہے و قودی فی مصر واحد مواضع کثیرہ
 مطلقا علی الذہب و علی الفتوی شرح الجمع للحنینہ و امامہ فتح القدیر و فیما المخرج و علی المخرج فاجمعتہ
 کہن سبب تجریمہ و تلف بالمعنیہ و الاشتباہ فیصلہ بعد ما انظرہ و کل ذلك خلاف الذہب فلا یعمل علیہ
 ایس روایات مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ مذہب اور مفتی بہ اور متحد اور صحیح اصحیح اور ماخوذ بہ جواز

نقد و مطلقاً ہے اور غریب ضعیف اور مریض یعنی عدم جواز نقد کے اگر نقد واقع ہو تو محمد اوان کو کھانا
 صحیح ہو گا کھانا تحریم سے پہلے ہوا اور جبکہ سب جگہ ایک ہی وقت تحریم قطع ہوا اشتباہ ہو سکتا ہے کہ
 کہاں پہلے تحریم ہوا کہاں پیچھے سب کی نماز فاسد اور باطل ہوگی درمختصات بعد جمعہ کے نماز ظہر بہ نیت
 آخر وقت پڑھتے اور یہ سب خلاف مذہب ہے لہذا اس پر اعتبار نہیں کیا جاتا اور مجتہد ائمہ میں ہے
 رد المحتار میں اربعہ صلوٰۃ الاربع بعد ما یلتئم آخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضیتہ و سوا الاعتیالی فی زمانہ
 ومن الانحاف علیہ فسدہا فالاولیٰ ان یکون فی یمینہ خفیۃ یعنی من ہا مارا فتوسے دیکھا ہون
 نہ پڑھتے چار رکعت کا لی جمیع بہ نیت آخر ظہر سبب فوت اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کے اور یہ ہے
 اعتقاد ہے چار رکعت کا لی جمیع بہ نیت آخر ظہر خوف فساد کا نہ ہوا اولیٰ یہ ہے کہ اسے کھنڈیہ ہے
 واضح ہے کہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا اس زمانہ میں اس حد تک یمینہ کی جگہ ہے کہ اکثر علماء اور بعض
 خواص نے بھی جمعہ کو ترک کر دیا ہے اور یہ مسئلہ اسی چار رکعت سے پیدا ہوا ہے جو بعد جمعہ
 کے بہ نیت ظہر پڑھتے جاتی ہے۔ شرح مغربہ میں ہے۔ و بعضیہ کہ اندک ایں چار رکعت کہ
 بعد اعتقاد اعتیالاً بہ نیت ظہر گذارند بہتر آنست کہ پیش از جمعہ گذارند نہ اگرچہ بعد از اجاعت گذارویں
 از ان بہ نیت ظہر گذارند اساساً و طبعی میں ما جان لازم آید کہ نماز گذارند اند فاسد بود۔ یعنی چار رکعت
 جو جمعہ کے بعد بہ نیت ظہر اعتیالاً اور اگرچہ کہین جمیع سے پہلے پڑھنا چاہیے کیونکہ بعد جمعہ کے اس کے
 پڑھنے میں بدلگانی مسلمانوں کے ساتھ ہوئی ہے کہ نماز جمعہ جو پڑھی وہ فاسد تھی۔
 مستخرجہ یہ بدطنی مسلمانوں کے ساتھ صورت ادا کرتے ان چار رکعت کے قبل جمعہ کے
 کبھی مشغور ہے کیونکہ یہ کبھی تو اسی خیال سے ہو گا کہ جو نماز کہ پڑھی جائیگی فاسد ہوگی اور سحر راتوں
 میں ہے۔ لہذا طالع نامی فتح القدر فی بیان ولایہا ثم قال انما اکثرنا فیہ نوعاً من الکائنات لیسع عنہ
 بعض العیون انہم یفسد ان الے نہ سبب الخفیۃ عدم اقرار اصحابنا و مشائخنا فیہ سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 ومن یسے انہم فافترتہ ان ال الفرض و سمیت انہم لما مذکرہ وقد صرح اصحابنا بانہا فرض اکہ من انہم
 اور اکثر جابہ استیجاب اول قد کثر فلک من حلیۃ زمانہ انما و مشائخنا غلطہم صلوٰۃ الاربع بعد الحجۃ منبئیۃ انہم

واما وضعها لبعض المتأخرين عند الشك في صحة المجتعة بسبب رواية عدم تقدمها في عصر واحد لم يست
 يزمه الرواية بالمختارة وليس هذا القول يعني اختيار صلوة الاربع بعد ما روي عن المجتعة وصاحبه
 خلاصه اسکا یہ کہ صاحب فتح القدير نے خود لائل فرضیت جمعہ کو طول دیا ہے وہ اس سبب سے
 ہے کہ بعض جاہل فرض نہوتا جمعہ کا خفیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بے شک تصریح کی
 ہے۔ ہمارے اصحاب نے اس امر کی کہ جمعہ فرض ہے ظہر سے زیادہ ہو کہ اور منکر اور سکا کافر میں
 کہتا ہوں کہ یہ حیلہ ہمارے زیادہ میں بھی بہت ہے اور بیش او کی جہالت کا بڑھنا چار رکعت کا ہے
 اور جبہ بہ نیت ظہر اور اسکو پید اکیلی ہے بعض متأخرین نے جبکہ انکو شک آتی ہے اس وقت میں
 بسبب روایت عدم جواز تعدد کے حالانکہ یہ روایت ضعیف نہیں اور نہ یہ قول یعنی اختیار کرنا چار رکعت
 نماز ظہر کا بعد جمعہ کے مروی ابو حنیفہ اور صاحبین سے۔ مگر صاحب رد المحتار نے بحر رائق
 کے اس قول پر (الاحتیاط فی فعلہا) یعنی اس چار رکعت کے پڑھنے میں کچھ احتیاط نہیں ہے۔
 اہم کام کیا ہے۔ اقول فیہ نظر مل ہوا احتیاط یعنی اخروج عن العبدۃ یقین لان جواز التعدد و انک
 ارجح وافری و دلیلان فیہ شہدۃ قویۃ لان خلاصہ مروی عن ابو حنیفہ یقیناً واضحاً و الطحاوی الترمذی
 و صاحب المختار و حلیہ العتالی الاظهر ہونہ سبب الشکی و المشہور عن مالک و احادی الروتین
 میں کہہ گا ذکرہ القدسی فی رسالہ اور الشیخہ فی ظہر یقع بل قال السبکی من الشافعیۃ انہ قول اکثر العلماء
 ولا یخطئ عن صحابی ولا تابعی بخیر لہ و امام و قد قلت قول البدیع انہ ظاہر الرطایۃ فی شرح المنیۃ و جمیع
 الفقہ انہ اظهر الروایۃ عن الامام قال فی التہذیب فی السحاوی القدسی و علیہ الفتوی و فی النکلتہ
 المرآی و بہ تاخذاً من حدیثہ قول معتد فی الذہب لا قول ضعیف ولا خیال مافی شرح المنیۃ اولے
 ہوا الاحتیاط فی الذہب التفتی علیہ من القی الشبہات استبرار لدینہ و عرضہ و کذا قال بعضہم فمیں
 یقینی صلوۃ عمرہ انہ لم یفتہ منہا شیء لا یکرہ لانہ اخذ بالاحتیاط و ذکر فی القنیۃ انہ احسن التکان فی صلواتہ
 خلاف المجتہدین و یکفیہا خلاف مامرو فی القنیۃ لما تبلی اہل مروا قاتلہ المجتہدین فیہا مع اختلاف العلماء فی
 جواز ہا امر ائمہم بالاربع بعد احتماہ و نقلہ کثیر من شرح الہدایۃ و غیر ما رتد اولوہ و فی الظہیریۃ و اکثر مشایخ

سبھا اعلیٰ لیخرج عن العہدۃ یقین ثم نقل القدسی عن القح انہ یبغی ان یصلی اربعۃ نبوی بہا اخر
 فرض اور کت وقتہ ولم اودہ ان تردونی کونہ مصر او تعدت المجتہد بالجملة نقد ثبت انہ یبغی الاثنی
 بہذہ الاربع بعد المجتہد لکن بقی الکلام فی تحقیق انہ واجب او مندوب قال القدسی ذکر ابن الشیخ عن
 جده القصریح بالنسب وبحث فیہ بانہ یبغی ان یکون عند مجز و التوسم الماعذ قیام الشک والاستنباء
 فی صحۃ المجتہد فانظامہ الوجوب وانما اطلاقہ فی ذلک لدفع ما یوہمہ کلام الشایخ تبعاً للمیجر من عدم قطعاً
 نعم ان ادی الی معنیہ لا یصل جہاراً او الکلام عندہا ولذا قال القدسی نحن الاثر من ذلک انما
 فی العوام بل نزل علیہ الخواص ولوا ائمتہ الہم۔ اس عبارت سے بطور خلاصہ یہ افراط ہو کہ روایت
 جواز نقد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں ہے اور اگر یہ حدیث روایت دلیل کی رو سے زیادہ
 قوی اور راجح ہے لیکن اوسین شبہ قوی پیدا ہوا اس واسطے کہ اس کے خلاف ہی ابو حنیفہ اور دیگر
 ائمہ سے مروی ہے در تصورات روایت عدم جواز نقد کی معتد نہیں ہی نقول ضعیفہ پس اس بنا پر او
 کرنا چار رکعت کا بعد جمعہ و صورت توہم کے سبب اور در صورت شک استنباء کے واجب ہے
 ہاں اگر او کہ کرنا اس چار رکعت کا شیخ نصیب ہو تو یہ مالاواکر ہے اور کلام در صورت نہ ہونے منفرد
 کے ہے کیونکہ قدسی نے کہا ہے کہ ہم عوام کو ان چار رکعت کے پڑھنے کا حکم نہیں دیتے بلکہ خواص
 کو ولایت کرتے ہیں مستحکم ظاہر استلال ان بزرگوں کا عدم جواز نقد و ترجیح اس کے
 کہ تجویز نقد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں اور کہہ معلوم نہیں ہوتا حال ائمہ کو فی صاف حکم
 منع نقد وین بھی وارد نہیں ہوا۔ چنانچہ صاحب رد المحتار لکھتے ہیں ولم یوجد دلیل علی عدم
 جواز تعدیصے کوئی دلیل نقد و کے : جائز ہونے پر نہیں پائی گئی پس یہ استلال ضعیف اور نا نام ہے
 بلکہ در باب جواز نقد و کے ایک روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہوئی ہے ارکان الربیعین
 ہے قال الامام محمد و روا عن الامام ابی حنیفہ و نہذہ الروایۃ ہی المختارۃ و علیہ الفتوۃ انہ تجوز تعدیص
 مطلقاً اتین او اکثر و قولہم المجتہد جامع للجماعات ان ارادوا الجماعات التی یغیر المجتہد تسلم ولا یلزم منہ
 نفی التعدد وان ارادوا انها جامعۃ للجماعات کلہا باسرا بان لا یصح لہا الاجامۃ و احدۃ فہو منوع

الاید الایمانیة من لیل ولناصح عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امرت بعد الاجتماع و هذا الاثر
 بصحیح صحیح ابن تیمیہ فی منہاج السنۃ اور علاوہ اس کے زمانہ سابق میں بخوف فتنہ کے بعد و جمعہ کا
 سچیز نہ کیا گیا تھا اور اب جو وہ خوف زمانہ فتنہ و اپنی اصل پر جائز تھا لیکن جواز فتنہ سے یہ مراد نہیں
 ہے کہ عموماً یا بصورت اور بلا لحاظ اہلیت اور قابلیت امام کے جا بجا ہر اک مسجد میں جمعہ پڑھا جاوے
 اور جاہل لوگ امام بنے جاویں (جو موجب تقلیل جماعت اور فساد نماز کا ہے) جیسا کہ اس زمانہ میں
 کثرت بغیر ضروری نماز جمعہ کی اور لیاقت امام صاحب کی مشاہدہ کجانی ہے بلکہ بقدر حاجت اور بحفظ
 شرائط امامت فتنہ و جائز ہے۔ چنانچہ اقوال فقہاء اور تحریر سابق برعہ کر کے نہ سے یہ امر بخوبی ظاہر
 ہو تا ہے اور میزان شعرائی میں بھی قال الطحاوی بخوف فتنہ فی البلد الواحد مسجد الساجیہ ولو اکثر
 سبع جمعین وقال وادود الحجۃ کسر الصلوات بخوف لائل البلد ان یصلوا فی مساجدہم فالاولیٰ واما
 علانیۃ تخفیف قول وادود تخفیف ترجیح الامر الی مرتبۃ المیزان و وجہ الاول ان امامۃ الجمعیۃ من تعصب
 امام الاعظم و کان اصحابہ الصلوۃ الجمعیۃ الا خلفہ و تعصبوا لکفار الراشد و ان علیہ ذلک و کان کل
 من جمیع بقعہم فی مسجد آخر خلاف مسجد الذی فیہ الامام الاعظم یلیع الناس بہ و یقولون ان فلان یمانع
 فی الامامۃ و کان یولد من ذلک فتن کثیرۃ فتنہ الاممہ ہذا الباب الا ان بریضی بہ الامام الاعظم کفایت مسجد
 عن جمیع اہل البلد فہذا سبب قول الاممہ انہ لا یجزئ بعد الاجتماع فی البلد الواحد الا و اعسر اجتماعہم
 فی مکان واحد فطلان الجمعیۃ الثانیۃ لیس لذات الصلوۃ و انما ذلک بخوف الفتنۃ و قد کتب الامام
 عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ اقموا الجماعۃ فی مساجدکم فاذا کان یوم الجمعیۃ فاجتمعوا کلکم خلف امام واحد
 انتہی۔ و لعل ذلک مراد وادود بقولہ ان الجمعیۃ کسر الصلوات ویویدہ علی الناس بالبعد و فی سائر
 الامصار من غیر سبب فتن فی التفتیش عن سبب ذلک و لعل مراد وادود انہ لو کان الفتنۃ و منہا عتہ
 لا یجزئ فعلہ سجال و لور ذلک و لو فی حدیث واحد و لہذا و تہتہ اشعار علیہ وسلم فی التمسک
 علی امامۃ فی جواز الفتنہ و فی سائر الامصار حیث کان اہل علیہم من الجمع فی مکان واحد فانہم فان
 قلت فما وجہ اعادۃ بعض الشافعیۃ نظر بعد السلام من الجمعیۃ مع ان اللہ تعالیٰ لم یفرض علیہم یوم جمعیۃ

صلوۃ النہر وانما فرض الحجة فلا یصلی النہر الا عند العجز عن تحصیل شروط الحجة مثلا کالجوانب
 وجہ ذلک الاحتیاط و الخروج من شہرہ اختلاف وضع الائمة التعدد یقطع النظر عما ذکرناہ من خوف
 او خوف وقوع التعدد و بغیر حاجۃ کما ہوا شاہد فی مساجد مصر وغیرہ بقصد صلاۃ العیال الذین یفرون علی
 قبور الاموات والابواب یفلوس یخطبون ویصلون بالناس الحجة من غیر تلبیس ان مذہب الائمة
 یعتقد ان جواز التعدد و مشروط بالاحتیاط و انما فی غایۃ الاحتیاط فان کانت الحجة صحیحہ
 علی مذہب داود فانہم - خلاصہ اسکا کہ ہے کہ وجہ منع تعدد کی یہ ہے کہ امامت جہتی منصب
 برتے امام کا ہے سو صحابہ اوسکے پیچھے جمع ہوتے تھے اور خلفاء راشدین سے اتفاقا اتفاق کیا
 تو جو کوئی جمع ہوتا تو وہ دوسری مسجد میں سوا اوس مسجد کے جس پر امام ہوتا تو لوگ اوس کے ساتھ
 بازی کرتے اور کہتے کہ فلا فلا جگہ اگر اسے امامت میں لاس مسجد سے بہت فاصلہ ہوتا ہے
 لہذا امام صاحبوں نے اس دروازہ کو بند کر دیا مگر سبب تعدد کے جیسے امام اصغر جو متعدد جگہ رہا
 سبب سے اوسکی مسجد کا ٹکڑا ہوتا سبب شہر و اون سے سو ہی سبب سے امام کے کئی کال ایک شہر
 میں کئی جگہ جہ جائز نہیں مگر جبکہ جمع ہونا سب کا ایک مسجد میں و نہ تو ہوسکتا تھا ہونا
 کچھ ذات نماز کے سبب نہیں بلکہ خوف فتنہ سے پس تحقیق لکھا تھا کہ ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
 اپنے بعض عاملوں کو کہہ دیا کہ جو جماعت اپنی اپنی مسجد میں پر جب مسجد کا دن ہو تو سب جمع ہو جاؤ
 ایک امام کے پیچھے ہتھ پڑ سب جا رہا ہے خوف فتنہ کا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ہو گیا اور اس سے
 کہ یہی مراد داود کی ہو اس قول سے کہ جبہ نزل اور نماز کے ہے اور اسکی تائید کرتا ہے عمل لوگوں کا
 تعدد پر سب شہر و میں اور شاید یہی مراد شافعی کی ہو اور اگر تعدد ممنوع ہوتا اور کسی حال میں جائز ہوتا
 تو بے شک یہ حکم وار ہوتا اگرچہ ایک ہی حیثیت میں ہوتا پس اس مسئلے نافذ ہوئی بہت شارع صلوات
 علیہ وسلم کی اپنی امت پر تاسی کرنے میں منع از تعدد کرتا اور وجہ پڑنے بعض شافعیہ کی طہر کو جب کے بعد
 احتیاط ہے اور خارج ہونا شہر خلاف سے قطع نظر کہ خوف فتنہ یا خوف وقوع تعدد سے
 بغیر حاجت جیسے اکثر مصر وغیرہ کے مسجد و میں دیکھا گیا کہ انہیں جو مرقوم کی قبروں یا دروازوں پر بیٹھتے

کلام مجید پر ہے مین و خطیب بن اور تازہ حمد کی پڑتے مین اور کوئی انکار نہیں کرتا۔ اجمال تقریر اسبق
 سے یہاں فقہ ہوا کہ روایت عدم عذر نقد و کو جو عقیدہ مذہبی ہے اور چونکہ پڑنا چار کثرت ظہر کا بعد
 حمد اور اسباق ضعیف پڑیں تہا وہ ضعیف اور بڑا وصل کیا اور یہی ظاہر اہل اس جابر کثرت کے پڑنے مین خوف
 معضہ اعتقاد عام نصیحت حمد کا امر مین علیہ سے چنانچہ تہجراتی نے اس خوف سے مطلقاً اور کمال امتناع
 کی اور صاحب ہوا الما کہنے پر لا پڑنے کو اور بعضوں نے حمد کے بعد پڑنے کو منع کیا اور مقدسی نے
 حکم کو حکم نہ کیا بلکہ اس کو ولایت کے پڑنے میں کہ بعد غور کے دونوں قول اخیر (قول رد الحمار اور
 قول بعض) مقدسی کے قول کی طرف رجوع کرتے مین اور مقدسی کا قول تا یہ کلام ہم کے کرتا ہے
 وائے الامور یہ حال قدر شکر اور دفع طریق ان قال مین خوف منہ کا مہر بلا غلطاً (حال انکہ یہ منہ حبیباً کہ عدم کے
 پڑنے مین ہے خاص کہ پڑنے مین ہی ہے کیونکہ فواس ہی خالی ہے شکی کہ جمیع مین پڑنا فرض اور بایا ہوا عام
 اس سے کہ لائیں مین یا خیر عہد کے بعد یا قبل اسکا کہ امر اعتقاد ہی ہے قلبی تعلق کہتا ہے خواص عوام
 ہر و ضعیف بیان مین ان قدر فرق و کہ صبر مین یوں و او و کی طر منہج ہو تا ہے اور ضعیف مین فراتے اور
 عام ہوا ہی) پس یہ ان بڑا گوارا کو اس جابر کثرت کے پڑنے مین خوف اعتقاد عدم نصیحت جب کا تھا بلکہ طریق اور
 سے ہوا جب ذکر مذہب مین بعض علما مین عدم نصیحت کی ضعیف کی طر مذہب کرتے تھے (بحرناقل عن فتح القدیر)
 اسکا کہ مین اکثر عوام بلکہ خاص ہی مطلقاً ایسا اعتقاد رکھتے مین۔ اور بقدر تسلیم جنہوں نے اس جابر کثرت
 کے پڑنے کا حکم دیا ہے۔ اتنا بالاعتقاد کہ ہے اور اس مین اس کے فواس مین (مفسر) اور فی تحقیق اتنا
 بالاعتقاد کا فواس سے نہ کار عوام اور میان خطاب عوام ہے یہ خواص فاضلین مذاہن ذاک کہنا بخیر بالبال
 والہ عام حقیقۃ الحال۔ بیان وجہ و وجہ مذہبی اور ان جابر کثرت ظہر کا مذہب کے بہت قوی شک کے
 تحقق شرط حدیث مین سو وضع ہو کہ جابر شرط جمعہ یا انھوں شرط مصر جامع اور شرط سلطان مین جابر شکل تہ وہب
 فضل جہاد مین لائل کتب متبرع رکھتے گو تو بہر قہم قدان شرط مین الشرط تو تم فاسد قابل اعتبار نہیں علی بعض
 تویم عوام۔ پس اب کوئی عذر بعد حمد ظہر کے احتیاط پڑنے مین ایسا کہ کے مخاطب کو باقی نہ لگا اور انھذا اندر ضرورت
 ظہر کے پڑنے مین بعد حمد پڑنے کے کہ وہ مین ایک تہ مین جمع مجاہدین اور کچھ حال نہیں اور اعتقاد عدم نصیحت حمد کا

قلیس منہ وعلیکم السواک یعنی اس سے روکنا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عید گون ہو مقرر
کیا ہے اسکو اللہ نے مسلمانوں کے لئے سو جو کوئی اسے ناز جمعہ کی طرف تو اس کو چاہئے کہ
انہا سے اور جو طبع ہو تو لگا سے اور لازم پکڑو سواک کرنے کو۔ **ف** صاحب سفر سعادت
نے یہ خصوصیت ان الفاظ سے لکھی ہے کہ روز جمعہ عید ہے کہ ہر مہینہ میں مکرر آتی ہے
اور بیان غسل روز جمعہ کا ۲۳۔ خصوصیت میں ہوگا و **اخراج** الطہران فی الاوسط عن

ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من اجمع معاشرہ المسلمین ان ہذا یوم
جملہ اللہ لکم عیداً وعلیکم بالسواک۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں نبیوں سے اسے گروہ مسلمانان یہ دن ہے

کہ مقرر کیا اللہ نے اسکو تمہارے لئے عید سو نہا اور لازم پکڑو سواک۔ **اخصوصیۃ الشاہد**
انہ لکیرہ صوریہ منفردا۔ دوسری خصوصیت یہ کہ روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے۔ **ف** سفر سعادت
میں ہے کہ روزہ جمعہ کا تنہا جہور علماء کے نزدیک مکروہ ہے بلکہ بہت تنزیہی اور امام ابو حنیفہ
اور امام مالک رحمہما سے روایت ہے کہ مکروہ نہیں ہے اور نظام بخاری ہے کہ طالب کو چاہئے کہ بہت

طاعت اور عبادت میں مشغول رہے شخصیں بعض اوقات کی اگرچہ تبرک ہو ان کوئی چیز نہیں بخیر
اشیخین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ
الا ان یصوم قبلہ وبعده۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر گز نہ روزہ رکھو کوئی تم میں فقط جمعہ کے دن مگر یوں کہ جمعہ سے پہلے روزہ رکھے
یا بعد **ف** یعنی نہ صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پیشینہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور

ہفتہ نہ کھینے دو ملا کر رکھے۔ **واخراج** عن جابر قال ہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
صوم یوم الجمعۃ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جابر نے منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے فقط روز جمعہ سے۔ **واصحیح** البخاری عن جریر بن عبد اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوم الجمعۃ وہی صائمۃ فقال صمت امس فقال لا اقل اتوب

ان تصومی غذا قال لا قال فافطری جویریم ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس کے پاس امیہ کے دن اور وہ روزہ تہین بوجہ آب سے
کیا تو نے کلمہ روزه رکھا تھا عرض کیا نہیں بوجہ کیا کلمہ روزه رکھنے کا ارادہ ہے عرض کیا نہیں
فرمایا تو افطار کرو۔ **واخرج** اسلم عن نبی بن ابی امیہ الازوی قال دخلت علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من الازد یوم الحجۃ فدخلنا الی طعام من یدیه نقلنا انا صیام فقال تم
امس قلنا لا قال فتصومون غذا قلنا لا قال فافطر والاقصو الیوم الحجۃ منفرا۔ عبادۃ بن ابی امیہ زدی
سے روایت ہے کہ عبادۃ نے نبین حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
گروہ میں ازوسی جمیعہ کے دن سوہ لایا محکو آپ نے کھلنے کو کہ آپ کے سنے تھاتے عرض کیا کہ ہم
روزہ دار ہیں فرمایا کیا تھے کلمہ روزه رکھا تھا عرض کیا نہیں فرمایا کیا کلمہ روزه رکھو گے عرض کیا نہیں
فرمایا تو افطار کرو نہ کلمہ روزه جمعہ کا تھا۔ **واسم** صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لا یخصوا الیہ الحجۃ یقبایم من بنی الملیک ولا یخصوا الیہ ام الحجۃ یقبایم من بنی الایام
الا ان یكون فی صوم یصوم احکم۔ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے سب
راؤن بنین سے جمعہ کی رات کو شب بیاہ کے واسطے خاص نکرو اور دن میں سے جمعہ کے دن کو
روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح کہ اور دنوں میں جن میں تم روزہ رکھتے ہو جمعہ کا دن
آپ سے۔ **ف** یعنی جن روزوں کی تم کو عادت ہے اور رکھا کرتے ہو ان میں جمعہ کا دن آپ سے
تو مضائقہ نہیں اوس جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا۔ سبب جو ہے کہ عبادۃ کے واسطے سب

دن برابر ہیں اور چون کہ شرع کے کیوت کو فضیلت نہیں اور کیوت درست نہیں کہ اپنی طرف سے
کیوت میں خصوصیت لگا دے۔ قال النوفی الصحیح من مذہبنا او یقطع الجہور کرانہ منہ منفرا
وفی وجہ اندلکیرہ الامس لوصارہ من عبادۃ وانعقد یث احمد والترمذی والذہبی وغیرہم
عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قما کان یفطر یوم الحجۃ واجاب الاول عنہ بانہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان ایومہم انخیس فصل الحجۃ بہ۔ کہا ترمذی نے ہمارا صحیح مذہب یہ ہے کہ روزہ جمعہ کا

تہا مکروہ ہے اور اسی پر یقین کیا ہے جہور نے اور دوسری وجہ میں یہ ہے کہ روزہ جمعہ کا
 اوسکو مکروہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو اور عبادت سے مانع ہوگا یعنی روزہ اوسکو ناتوان کرے گا
 تو اور عبادت نہ کر سکے گا اور ضعیف کیا ہے وجہ اول کو بدلیل حدیث احمد اور ترمذی اور نسائی وغیرہ
 کے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے روزہ حیوڑتے تھے جمعہ کا اور جواب دیا اس
 ولین کا قائلین وجہ اول نے اسطور پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھپنبہ کا روزہ رکھا کرتے
 تھے سو جمعہ کا دن بھی اوسکے ساتھ ملا لیتے تھے۔ و اختلاف فی احکامہ الیٰی کہ صومہ لاجلہا و لیس

لما قال النودی انہ کرہ لانہ شرع فیہ عبادات کثیرۃ من الذکر والاداء والقراءۃ والصلوۃ علی النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فاستحب فطرہ لیکون اعوان علی اداء سائرہ وظائف فیشاہ من غیر ملل ولا سائر
 وہو فیہ السحاج بعورات فان الاولیٰ لہ الفطرینہ احکمہ اور اختلاف ہوا ہے حکمت میں جسکے
 سبب روزہ جمعہ کا مکروہ ہوا اور صحیح موافق قول نودی کہ کھو ہے کہ اس واسطے مکروہ ہے کہ جمعہ
 کے دن حکم شرع بہت سی عبادتوں میں مقدر ہوئی ہیں نہ کرنا اور دعا اور پڑھنا قرآن کیا اور روزہ چھپنا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لہذا مستحب ہوا۔ روزہ نہ رکھنا جمعہ کا تاکہ زیادہ قوت ہو ان وظائف
 کے لو اگر نہ پڑھوئی کے ساتھ بغیر تکوان اور تکلیف کے اور نہ نظیر حج کرنے والی کی بہت عرفا
 میں کہ اوسکو اظہار بہت ہے اسی حکمت سے قال فان قیل لو کان کان لک لقم زل الکرامۃ البوم

قبلہ او بعدہ لبقار المعنی انہ کورنا جواب انہ یحصل لہ تفضیل الصوم الذی قبلہ او بعدہ یا مجہدہ اور
 یحصل من قنوا و تفضیل فی وظائف یوم الجمعۃ بسبب صومہ کیا نودی نے اگر کوئی یہ کہے کہ اگر ایسا
 تو ایک دن قبل یا بعد جمعہ کے روزہ رکھنے سے بھی کراستہ نہ دوسرے ہو کیونکہ وہ وقت ایسا ہی ہو جوتا
 تو جواب اوس کا یہ ہے کہ جمعہ سے ایک دن قبل یا بعد روزہ رکھنے سے جو فضیلت حاصل ہوتی ہے
 اوس سے وہ نقصان جو جمعہ کے روزہ سے جمعہ کے وظائف میں ملنے ہوتا ہے عبادت ہوتا ہے۔

وقیل احکمہ خوف البیانۃ فی تقصیرہ بحیث یفتن بہ کما یفتن قوم بابت قال نہ باطل منقض
 بصلوۃ الحقیۃ دساراً شرع فیہ من انواع الشارب و التظیم مالیس فی غیرہ وقیل احکمہ خوف اعتناء

وجہ یہ کہ دینا انتقص بغیرہ من الايام التي نذب صومها وذا ما ذكره النووي في غير قول آخر
 ان علتہ كونہ عیداً والعیاد ایصام واختارہ ابن حجر وایدہ بحديث الحاکم عن ابی ہریرۃ مرفوعاً لہم جمیعۃ
 یوم عید فلا تجعلوا یوم عیدکم یوم صیامکم الا ان اقصوا قلیلہ او بعدہ اور بعض نے کہا کہ حکمت کراہت
 جمیعہ کو روزہ کی خوف مبالغہ کاست تعظیم میں جمیعہ کی کماؤ کے سبب سے لوگ فتنہ میں پڑ جائیں
 جسے کہ ایک قوم روزہ شنبہ کی تعظیم سے فتنہ میں پڑ گئی (یعنی یہود) کہا نووی نے یہ باطل اور
 نا درست ہے اس لئے کہ نماز جمعد اور تمام احکام شریع اور عبادات اسلام اور تعظیم جمیعہ کے واسطے
 ہے اور تو سنکے نہیں اور بعض نے کہا حکمت خوف اعتقاد واجب ہونے جموع کی روزہ کا
 کہا نووی نے یہ بھی نا درست ہے کیونکہ جمیعہ کے صوا اور ایام میں ہی روزہ مستحب ہے یہ وہ ہے
 جو نووی نے ذکر کیا اور نووی کے صوا اور یہی یہ کہا ہے کہ علت کراہت روزہ جمیعہ کی جمیعہ کا عید ہونا
 اور عید کے دن روزہ نہیں اور اسکو اختیار کیا ابن حجر نے اور تائید کی اسکی حدیث حاکم سے کہ روایت
 کی اوسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ روزہ جمیعہ روزہ عید ہے سو مت مقرر کرو اپنے عید کے
 دن کو روزہ کا دن مگر یوں کہ ایک دن اوس سے پہلے یا پیچھے روزہ رکھو **درومی** ابن ابی شیبہ
 عن علی قال من کان منکم مسطوعاً من الشہر فلیصوم یوم اثنین ولا یصوم یوم اربعۃ فانہ یوم طعام شراب
 و ذکر۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی تم میں سے نفل روزہ رکھے بہت
 میں تو روزہ رکھے خیر شنبہ کو اور نہ رکھے جمیعہ کو کہ وہ کھانے اور پینے اور ذکر کا دن ہے۔ وقال الاذنون
 علی حکمتہ فی انہ الیہود فانہم یصومون یوم عید علی یفر دونه بالصوم فتہی عن الشنبہ بہم لکانہم یفعلون یوم
 عاشور الصیام یوم قبلہ وبعده وذا القول ہوا الخار عندی لانہ لا ینقض شیئ۔ اور اور دن کے کہا یوں
 نہیں بلکہ حکمت مخالفت یہو کی ہے کہ وہ روزہ رکھتے ہیں اپنی عید کے دن فقط سو منع کیا گیا انکی
 مشابہت سے جسے مخالفت اونکی کی کسی عاشورہ کے دن میں ایک دن پہلے یا پیچھے روزہ رکھنا
 سے لو میرے نزدیک یہی قول مختار ہے کہ اوسہ کوئی اقرار نہیں ہوتا۔ **انحصار صیۃ التاثر**
 انہ یکرہ تنصیف میلۃ بالصیام للحدیث السابق لکن اخرج الخطیب فی الروایۃ عن مالک من طریق اسمیل

بن ابی اویس عن زوجه بنت مالک بن انس ان ابانا مالکاً کان یحیی الید الجمۃ - تیسری خصوصیت
 یہ کہ مکروہ ہے خاص کر نا جمہ کی رات کا قیام کے ساتھ بلیل حدیث سابق کے مگر بت مالک
 ابن انس سے روایت ہے کہ باپ اور سکا مالک زندہ رکھتا تھا شب جمہ کو (لیتے جاکتا تھا قیام اور
 عبادت کے ساتھ) **الخصوصیۃ الرابعۃ** فزارة المیزل وہ ملے علی الانان فی صبحا
 جو تھی خصوصیت پڑنا المیزل اور صبح ملے علی الانان کا نام صبح بن جمہ کی - اخرج

الشیخان عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرئ یوم الجمۃ فی صلوۃ الغفر المیزل
 السجۃ وہ ملے علی الانان فی الباب عن ابن عباس ابن مسعود و غیرہم لفظ ابن مسعود

عند الطبرانی یہ ہم ذاک قبل والحکمۃ فی قرأتہا الاشارة علیہا ما من ذکر خلق آدم وحوالہ یوم القیامۃ

لان ذاک کان ویقع یوم الجمۃ ذکرہ ابن وحیدہ قال غیہ مل فقد السجۃ الزائد - البہرہ فی فضیلتہ

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمہ کے دن خبر کی نماز میں المیزل السجۃ

اور ملے علی الانان اور اس باب میں ایک روایت ہے ابن عباس اور ابن مسعود اور علی

وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اور لفظ ابن مسعود کا نزدیک ملبرانی کے بھی ہے (سمیۃ کرتے تھے آپ کو)

کہا گیا حکمت ان و ملان سورہ کے پڑھنے میں اشارہ ہے پیدائش آدم عرم اور احوال روز قیامت

جوان و ملان سورہ میں مذکور ہے کہ پیدائش آدم ہوئی اور قیامت ہوگی جس کے دن ذکر کیا

اسکو ابن مسعود نے اور کہا اور ان نے یون نہیں کہ سورہ عبیدہ لا یفید عبیدہ نام کی آپ پڑھتے

تھے و **اخرج** ابن ابی شیبہ عن ابراہیم الخفصی قال سئل عن یوم الجمۃ

یوم الجمۃ و **اخرج** البخاری عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرئ یوم الجمۃ

فی الصبح یوم جمعة بسورة نبیاء عبیدہ - اور ابن ابی شیبہ سے روایت کی ابراہیم الخفصی سے کہ تمہیں

جمہ کی نماز صبح میں ایسی سورہ پڑھنی چاہیں عبیدہ ہو اور انہیں سے یہی روایت ہے کہ انہوں نے

پڑھی سورہ مریم اور ابن مسعود سے روایت کی کہ پڑھتے تھے لوگ نماز صبح میں جمہ کے دن

کوئی سورہ جمہین عبیدہ ہوتا - **ف** صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے کہ مراد آپ کی سورہ

اور اہل آئین علی الان ان کے پڑھنے سے کچھ تخصیص روزِ جمعہ کی مذہبی سجدہ کے ساتھ یہ کہ بعضوں نے لگایا ہے کہ اگر ان سورہوں کا اثر تھا میسر ہو تو بعض لوگ اسے اور کوئی سورہ پڑھیں جس میں سجدہ ہو یا اول رکعت میں سورہ سجدہ سجدہ تک پڑھے اور دوسرے میں بقیہ صورت پڑھے حاصل ہو ہے کہ سورہ سجدہ اور اہل آئین علی الان کا پڑھنا جمعہ کے خواص ہے اور عطلانی میں ہے کہ ابن ماجہ میں لفظ یہ سید ذاک نہیں ہے اور بالجماعہ یہ لفظ والان کرتا، مسنون ہوئے اور اسکو اخذ کیا ہے کوئیون اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے اور مکروہ سمجھا ہے امام مالک نے وجہ کراہت کی خوف ہے اسکا کہ عام لوگ وجوب کا اعتقاد کرتے لگین گئے تو چاہتے کہ کبھی بھی ترک بھی کیا جائے واسطے دفع اس شبہ کے اور ایسا ہی کہا ہے صاحب محیط نے حنفیہ میں سے اور یہ کہ سوائے سورہ الم سجدہ کے اور کوئی سجدہ والی پڑھے جاوے سوا سکو ابن سلام نے منع کیا ہے اور کہا یہ نازل کر باطل کر دیا ہے۔

التخصیص فی النجاسة ابن مسعود عن الفضل الصلوات عند الله - النجس بن مسعود

کہ ہے کہ نماز میں جبکہ اللہ کے نزدیک سب نمازوں سے افضل ہے آخر حید بن مسعود

فی سننہ عن ابن عمر انہ قد جہز فی صلوۃ الصبح فلما عار قال ما شغلک عن ہذہ الصلوۃ ما علت ان

اوہا الصلوۃ عند الله عداۃ الجمعیۃ من لیم الجمعیۃ فی جامعہ السنین - حید بن مسعود نے ابن عمر سے

روایت کی کہ انہوں نے نہایا جمہان کو نماز میں پیر جب آیا عمران اس سے پوچھا کس چیز نے

روک دیا کس نماز سے کیا تو انہیں مانتا کہ زیادہ قدر و منزلت والے نماز اللہ کے نزدیک نماز صبح

ہے جبکہ مسلمانوں کی جماعت میں و آخر یہ البیہقی فی التخصیص مع ما یفیدہ بلفظ ابن الفضل الصلوات

عند الله صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ فی جامعہ - اور بیہقی نے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی

کہ بیشک افضل سب نمازوں میں اللہ کے نزدیک نماز صبح ہے جمعہ کے دن جماعت میں

واخرج ابنہ از العبدانی عن ابی عبیدۃ ابن الجراح قال قال رسول الله صلی الله علیہ

وسلم ما من الصلوات افضل من صلوۃ الفجر لیم الجمعیۃ فی جامعہ ما احب من غیرہا لکم ان تغفروا

اور روایت کی بنا اور طبرانی نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازون میں کوئی نماز افضل نہیں نماز فجر سے جمعہ کی جماعت کے ساتھ اور میں نہیں گمان کرتا اس کو جو حاضر ہو تم میں سے اس نماز میں گرجنا گیا۔ **الخصوصیۃ السابۃ** صلوۃ الحجۃ ما خصا صاحبہا برکتین وہی فی سائر الايام اربع۔ چہنہی خصوصیت نماز جمعہ ہے۔ اور اس کا خاص جو نادر رکعت کے ساتھ حال آنکہ وہ نماز اور سب دنوں میں چار رکعت ہے۔ **ف** یعنی نماز جمعہ بجا ظہر کے نماز کے ہے اور ظہر کی نماز اور دنوں میں چار رکعت ہے۔ **الخصوصیۃ السابۃ** انہا تذل حجتہ۔ ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ نماز جمعہ بارہ ایک حج کے ثواب میں۔ **اخرج حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال** اسناد ابن ابی اساتہ فی مسند عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الجمعة حج المساکین**۔ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ مسکینوں کا حج ہے **واخرج ابن زنجویہ عن سعید بن السیب قال للجمعة احب الی من تحب ان تطوع** اور سعید بن سبیب سے روایت ہے کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حکم و دوست زیادہ ہے حج افضل ہے۔ **الخصوصیۃ الثامنۃ** الحجۃ و صلوات النہار سریت۔ آٹھویں خصوصیت ثلث باجمہ ہے نماز جمعہ میں اور سب نمازین دن کے سر میں (یعنی چپکے بڑی جاتی ہیں) **الخصوصیۃ التاسعة** قراتہ الحجۃ والمنافقین ابن زنجویہ عن سعید بن السیب قال للجمعة احب الی من تحب ان تطوع اور منافقوں کا نماز جمعہ میں۔ **اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقر فی الجمعة بسورۃ الحجۃ واذابارک المنافقون** **واخرجہ الطبرانی فی الاوسط** بلفظ **الجمعة** **تخریض** **بالکوفین** **وفی الثانیۃ** بسورۃ المنافقین **یفزع بہا المنافقون** **مسلم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی کہ انسانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ چڑھتے تھے آپ نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور اذابارک المنافقون اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اس الفاظ کے ساتھ (چڑھتے تھے آپ سورہ جمعہ کو آماؤ کرنے تھے مسلمانوں کو جمعہ کی نماز پر اس کے چڑھنے سے اور دوسری رکعت میں پڑھتے تھے سورہ منافقین پڑھنے تھے اور سے متنازعہ ہے کہ)**

زانیہ سورہ حمید کے پڑھنے سے مسلمان لوگ آباد اور مستعد ہو جاتے تھے نماز جمعہ پر اور سورہ
 منافقہ نکلے پڑھنے سے منافق لوگ خالیفہ ہو جاتے تھے۔ ف مسوی میں ہے کہ مسجد
 پہلی رکعت میں نماز جمعہ کی سورہ حمید اور دوسری میں ہل ایک یا سبح اسم یا منافقہ پڑھنا اور کوما
 محل نے وضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے سورہ حمید اور منافقہ ایک وقت
 میں اور سبح اسم اور غاشیہ دوسرے وقت میں جیسا کہ طبع مسلم میں ہے اور حنفیہ کے نزدیک مکہ
 ہے معین کر لینا کچھ قرآن میں سے کسی نماز کے واسطے اور عالمگیری میں ہے کہ اسب جب
 کہ دوسری شے کا پڑھنا مکروہ سمجھے اور اگر آسانی کے واسطے یا بغرض حصول برکت ساتھ دوات
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے تو کچھ کراہت نہیں مگر چلتے کہ گاہ گاہ کوئی اور چیز بھی پڑھ لیا کر
 تاکہ جاہل یہ نہ سمجھیں کہ دوسری چیز کا پڑھنا جائز ہی نہیں ہے اور شرح سفر السعادت میں ہے
 کہ بروی سورہ منافقہ یا منافقون نہ پڑھنا اور ایک ایک کو پڑھنا جیسا کہ بعض امام سب اگر کرتے ہیں
 اور کچھ کہتے ہیں اور خلاف سنت اختصاص ہا یا باجماعہ و یا بعین و مکان واحد من السجد و یا باللسان
 اور آیت اللہ العظمیٰ مقرر فرمائی کہ سب اللہ تعالیٰ و اقویٰ مارایتہ للامتناس باربعین یا تریبہ الدار قطنی
 فی سننہ عن بابین عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال سنت اسنتان فی کل اربعین منافق و کلمتہ
 و سون خصوصیت خاص ہونا نماز جمعہ کا جماعت کے ساتھ۔ کیا تہون چالیس آدمی کا ہونا۔
 بار دین شہر میں ایک جگہ ہونا جمعہ کا۔ تیر دین انون سلطان کا جیسا کہ تہ فقہ میں بیان کیا
 گیا ہے اور زیادہ قوی دلیل در باب اختصاص نماز جمعہ کی چالیس کے ساتھ روایت دار قطنی کی ہے جابر
 بن عبد اللہ سے کہا جاری ہوئی سنت اسب کہ چالیس اور اس سے زیادہ میں جمعہ ہے۔
 ف واضح ہو کہ گیار دین اور تیر دین خصوصیت کا بیان بذیل شرط و دوم اور پنجم اور بار دین
 خصوصیت کا بیان وجہ اول او اسے چار رکعت طہ بعد الحجۃ میں مقدمہ کتاب سے تفصیل وار
 لکھا گیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک چار رکعت نماز جمعہ ہو جاتی ہے اور مذہب مالک اور حنفی بہ

ایک شہر میں کسی جگہ نماز جمعہ درست ہے اور اذن سلطان کی کچھ ضرورت نہیں اتفاق سلطان شہر
 واسطے اولے جمعہ کے قایم مقام اذن سلطان ہے۔ فلینظر تمدن خصوصیتہ الرالقبہ عشر
 اختصا صہا بارادۃ سخرای من سخرای عنہا چودین خصوصیتہ بارادۃ جلاوین گہراون لوگون کا جو جمعہ کو
 ترک کرتے ہیں احسرج الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یختلفون عن الجمعة فہم من ان امر جلاوین الناس تم
 ارق علی قوم یختلفون عن الجمعة یوتہم۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اون لوگون کے حق میں جو پیچھے رہ جاتے ہیں جمعہ سے یہ کہ میں نے ارادہ کیا کہ حکم اون
 کسی شخص کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھانے پر میں اون لوگون کے گہراون جو جمعہ کی
 نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں (یعنی بغیر ضرورت نماز چھوڑتے ہیں) ف اس حدیث سے
 کہلایا کہ یہ فرض نہ ماننا تا بعد کتابت ہو اور اس واسطے فقہ میں لکھا ہے کہ جو نہیں بار جمعہ ترک
 کرے اس کی عدالت ساقط ہے اگر کسی کے لائق نہیں۔ اختصاصیتہ النخامسہ عشر
 الطبع علی قلب من ترکہا۔ بنو دین خصوصیت مہربانانا تاک جمعہ کے دل پر احسرج۔
 مسلم عن ابن عمر ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتقین اقوام عن وجہہم
 الجہات اور یحتمل اللہ علی قلوبہم ثم یلکون من الغافلین ابن عمر ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور بار میں لوگ جمعہ کے چھوڑنے سے نہیں تو
 خدا اوس کے دل کو نیزہ کر دیگا پھر بیشک وہ غافلین ہو جائیں گے۔ واحسرج ابو داؤد و الترمذی
 و ابن ماجہ و ابن ماجہ عن ابی الجعد الضمری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک
 ثلاث جمعۃ ذاب اطمین علی قلبہ۔ اور ابو الجعد ضمری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھ روزے میں جمعہ سستی سے مہر کرے گا اللہ اوس کے دل پر
 قاتلعات میں ہے کہ تہاؤن سے مراد ترک اتہام جمعہ کا اور سستی ہے نہ استخفاف اور انانیت
 کیونکہ یہ تو کفر ہے بلکہ بیان اوس کے معصیت عظیمہ ہونے کا ہے جو طبع اور بین کا کچھ نہیں

واسنج اسحاق ابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال من ترک الحجة ثلاثا من غیر ضرورة طبع اللہ علی قلبہ۔ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت
 ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھ روز سے تین حجہ بے ضرورت مہر کرے
 اللہ اس کے دل پر ضرورت یہ ہے کہ ظالم وغیرہ کا خوف ہو یا عینہ یا بہت پر کا ہو یا کچھ وغیرہ
 تو ان صورتوں میں تارک حجہ منافق نہیں۔ **واسنج** سعید بن مسعود عن ابی ہریرۃ قال من
 ترک ثلاث حجج من غیر علة طبع اللہ علی قلبہ وہو منافق۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ ہر چھ روز سے تین حجہ بغیر علة کے مہر کرے اللہ اس کے دل پر اور وہ منافق ہے۔
واسنج عن ابن عمر قال من ترک ثلاث حجج متدا من غیر علة ختم اللہ علی قلبہ بخاتم النفاق
 اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو چھ روز سے تین حجہ متدا من غیر علة کے مہر کرے اللہ اس کے
 دل پر نفاق کی۔ **واسنج** ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم من ترک الحجة من غیر علة لم یکن من ذلک الا ان یارہ وذلک یوم النقیاتہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھ روز سے تین حجہ متدا من غیر علة کے مہر کرے اللہ اس کے
 دل سے روز قیامت کے لیے کوئی عمل نہیں دے گا اور اس وجہ سے کہ انہیں ہو سکتا ہے کہ روز
 قیامت میں خداوند کریم رحیم ربی رحمت واسعہ سے محبت دے۔ **واسنج** عن عمرۃ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الحجة وادان اس الامام فان الرجل یخاف عن الحجة
 فیخاف عن الحجة وادان اس الامام۔ اور عمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے حاضر میرے ہم عصرین اور خیرین امام سے عتر ایک شخص جو روز قیامت حجہ سووہ
 بہت جاا ہے جب سے حال آنکہ وہ فوتات اہل جنت سے مہر کرنا نہیں کرایہ ہے
 عقلت والے سے دلویہ یعنی باز کر کے کا قبول نصبت سے کہا قاضی نے مسکین نے اس میں
 بہت اختلاف کیا ہے جو تصدقوں نے کہا اور انہر کر نیے مکرنا الطن کا ہے اور تصدقوں نے
 کہا حرا و پیکر کا کفر کہ ہے۔ اور تصدقوں نے کہا۔ **واسنج** سعید بن مسعود عن ابی ہریرۃ
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ترک الحجة ثلاثا من غیر ضرورة طبع اللہ علی قلبہ

الکفارۃ لمن ترکہا۔ سو لوین خصوصیت حکم ادا کرنے کا مجبہ کے ترک کر نیوالے کو

اخرج احمد و ابو داؤد و النسائی و الحاکم و ابن ماجہ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال من ترک الجمعة فلیتصدق بدينار فان لم يجد فبصفت دينار سعید بن جبیر سے روایت

ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ترک کرے جمعہ نبیہ عذر کے تو دیا ہے کہ

صدقہ دے ایک دینار اور اگر نہ پائے تو آٹھ دینار و اخرج ابو داؤد عن قتادہ بن مبرہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتہ الجمعة من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او نصف

درہم او صاع حنظل او نصف صاع اور قتادہ بن مبرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ جو فوت ہو جائے نبیہ عذر کے وہ صدقہ دے ایک درہم

یا آٹھ درہم یا ایک صاع گہوڑن یا آٹھ صاع ف دینا سائے چار ماشہ سویکا ہو سکتا ہے اور

درہم جو وہ قیراط اور قیراط پانچ جو تو درہم مقررہ کے برابر ہو اور صاع ایک پیاز ہے جس میں آٹھ ٹل

موسر یا آٹھ سو سے جیکے ایک ذرا عالمین درہم ہوتے ہیں مرقاۃ میں ہے کہ کہا ابن حجر نے اس

صدقہ سے گناہ ترک حصہ کا باطل نفع نہیں ہوتا بلکہ اسے تخفیف گناہ کی ہے۔

الخصوصیۃ الساعۃ عشر الخطبۃ۔ مشرورین خصوصیت خطبہ ہے۔ انخصوصیۃ

الثامنۃ عشر الاضافۃ۔ اٹھارویں خصوصیت جبکہ پیشا رہنا صرف لمعات میں

کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب سے امام خطبہ کے لئے خروج کرے جبکہ رہنا واجب ہے

اور کلام حرام اور صاحبین کے نزدیک خطبہ سے قبل اور بعد کلام جائز ہے اور مصنفین کے

کہ جب رہنا خطبہ کے وقت امام شافعی کے قول جدید میں سنت ہو کہ وہ ہے اور قول قدیم میں

فرض اور کلام مکڑہ تحریمی اور صاحب الدینیہ میں ہے کہ امام شافعی سے وجوب اور استحباب بکوت

کے دونوں روایتیں ہیں اور قاضی جان میں ہے کہ مستحب ہے قوم کو متوجہ ہونا امام کی طرف

خطبہ کے وقت اور خطبہ کا سننا افضل ہے جواب سلام اور جواب چہنک سے اور درود شریف

کے پڑھنے سے اور سراجید میں ہے کہ چہنکے والے کو اللہ رب العالمین کہنا جائز نہیں

اور در مختار میں ہے کہ جب خطیب یہ آیہ پڑھے (یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلم ایہا تنبیہ)
 تو یقیناً حاکم الدین سننے والا اس آیہ کا درود پڑھ لے گا اور اس کے لئے کہ اس نے
 پڑھا ہے اور میرا ان میں سے کہ امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے وقت کلام حرام ہے خطیب نے
 یا نہ سننے یعنی وہ رہنما ہوا اور خطیب نہ سن سکتا ہوا کو بھی حرام ہے اور امام شافعی کے نزدیک
 جو خطیب نہ سنا ہوا کو کلام کرنا جائز ہے مگر جب رہنما سنا ہے تو وہی استیذان علی ہی پڑھنا
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک انصت لیوم الحجۃ والایام خطیب
 فقد نفوت البہرہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
 تو نے کہا اپنے صاحب سے کہجہ ان چپ ڈرہ در حالیکہ امام خطیب پڑھتا ہو تو مقرر تو نے
 لغزوت کی ف تو پڑھے کہ ان سے منع کرے نہ زبان سے و اخرج مسلم عن ابی ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضا لیوم الحجۃ فاحسن الوضوء ثم اقلی الحجۃ فافعل
 وانصت غفر لہ ما قبلہ وبعین الحجۃ و زیادۃ لکۃ ایام من من الحصى نقدنا۔ اور ابی ہریرہ رضی
 روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اچھی طرح سے
 جمعہ کے دن (یعنی وضو کے فرض سنہ مستحب بجا لیا) پھر پڑھیں آیہ پھر خطبہ سنا
 اور چپکے بیٹھا رہا تو اس کے گناہ صغیر بخشنے گئے اور سنت سے چھپ چھپ تک اور میں روئے
 زیادہ اور جو خطیب کے وقت نکراں ٹانگ لیا (یعنی برابر کیا زمین کو سجدہ کے لئے) تو اس کے
 بیسودہ کام کیا و اخرج ابوداؤد عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 من اغتسل لیوم الحجۃ ومن طیب امرأۃ ان کان لہا ولس من صالح ثیاب ثم لم یخط رقابہا
 ولم یبلغ عند الو غطہ کانت کفارۃ لما بینہا ومن لثا و یخطی رقاب الناس کانت لہ ظہر ا
 اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہایا جمعہ کے
 دن اور نہ شیون لگائی اپنی عورت کے پاس سے اگر تہی اس کے پاس اور پڑھنی تہی
 پیر سے پیر نہ پہلا نکلا تو کوئی گرونیہ اور نہ یک یک کی خطیب کے وقت تو یہ افعال کفارہ

صغیر کہنا جس کے اس جمع سے دوسرے جمعہ تک اور جسے کب کب کی اور پہلا نکالو گوئی اگر تو نہیں
 اوس کے واسطے نماز ظہر ہے (یعنی جمعہ کے قریب سے محرم ہوا) ف بعض لوگوں کی عادت ہے
 کہ جمعہ کے دن دیر کر کے ہن اور لوگوں کو بیدار کئے اور مہین چیرتے تکلیف دیتے اول صف میں جا
 ہن اس سے معاہدہ کیا گیا اور صف چیرنا درست نہیں یا پہلے سے اول صف میں بیٹھ کر
 اور جیسے اوسے تو جہاں جگہ پاوے ٹیٹھ جاوے مگر امام کے واسطے تحطے قریب بیٹھنا بخانا
 گردن و غیرہ صلاکے نہیں بنابر حضرت - و اخرج ابن ماجہ، سعید بن منصور عن ابی بن کب ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ یوم النحر سورۃ تبارک وہو قائم تحمید کر یا ام اللہ والوالد
 والہو ریحانی فقال یتى انزلت هذه السورة الى لم تمسها الا الان فاشار اليه ان اسكت فلما
 انصرف اقال ساکنک سمع انزلت هذه السورة فلم تنحني فقال انی لیس لک من لم یسکک یوم
 الا ما نوت فذهب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ واخبرہ بالذی قال انی قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق الی - اور ابی بن کب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جمعہ کے دن سورہ تبارک اور آپ کہنے سے نصیحت دیتے تھے سابقہ ایام خدا
 اور ابو الدرداء اور ابوذر مجکو آئندہ مارتے تھے - یو جہاں بوزر نے یہ سورہ کب نازل ہوئی مینے
 اسکو اسوقت سنا سواشارہ کیا اسکو ابی نے کہ جیب رہا جیب کونے دل نماز جمعہ سے کہا ابوذر
 مین نے یو جہاں تھا کہ یہ سورہ کب نازل ہوئی تو تو نے مجکو بتلایا کہ ابی نے مجکو اپنی نماز سے
 راج کچھ قریب نہیں مگر یہ ہے بیہوش کہنا یہ گیا ابوذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 اور یہ باجراؤ کر لیا آپ سے اور خبر دی آپ کو ابی کے قول سے تو فرمایا آپ نے سچ کہا ابی نے -
 ف ذکا کبیر من ہے کہ امام خدا سے مراد احوال گذشتہ من انعام طبعان اور تعذیب عاصیان
 سے جیسے حضرت ابراہیم اور انبیا نبی المرسل وغیرہ کے و اخرج سعید بن منصور عن ابی
 قال لا نقل سبحان اللہ والامام خطیب یوم النحر - اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہا ابوہریرہ نے
 مت کہ سبحان اللہ اسوقت من کہ امام خطیب جمعہ کا پڑھتا ہو - و اخرج عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل يوم الجمعة والامام خطيب فهو كما سمار حمل اسفار والذی یقول انصت
 ليس له جمعة اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کرے اس میں
 حال میں کہ امام خطیب پڑھتا ہو تو وہ مانند گوئی ہے کہ بیٹ پر بچا تا کہ کتابین اور جو کچھ اس جیب میں تھیں
 ثواب جبریاً (سبب اور بھونک جو سنت اور گوئی اسندید کہ باوجود اونچے اور ہلکے علم کو یہ نعمت پوری کرنا ممکن ہے
 الخصومة التاسعة العشر - تحريم الصلوة عند جلوس الامام على المنبر - او ثوبه من خصمته
 حرام ہونا نماز کا وقت بیٹھنے امام کے منبر پر اخرج - سعید بن منصور عن سعید بن المسیب قال قال خارج
 الامام يقطع الصلوة وكلامه يقطع الكلام - سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض
 امام کا قطع کرنا ہے نماز اور کلام امام کا (یعنی خطیب) قطع کرنا ہے کلام کو و اخرج عن ثعلب بن
 ابی الکاک قال قال علی بن عبد الرحمن الخطيب يوم الجمعة فصله فاذا خرج عمرته فاذا اتم علم سكتا - اور
 ثعلب بن ابی الکاک سے روایت ہے کہ ہم تھے ابیہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حجر کے دن نماز پڑھتے
 تھے یہ جبریت حضرت عمرؓ کے (یعنی بارادہ خطیبیت کے) تو ہم بات کرتے یہ جبر وہ کلام کرتے
 (یعنی خطیبیت پر سبقت تھی) تو ہم جبریت پر جابے قال النودوی فی شرح المنہاج فاذا جلس الامام على
 المنبر حرم ابتداء صلوة الناظر وان كان فی صلوة فتمتها بالاتصال لعل الامور وی وغیرہ قال النودوی
 سوار مکان صلی اللہ علیہ وسلم قال النودوی منع مجر و سبیل اللعام علی المنبر لا یوقوف علی الاذان
 انص علیہ الشافعی و اصحابہ کہا نودوی نے شرح منہاج میں جب بیٹھا امام منبر پر حرام ہو گیا شروع
 کرنا نماز نفل کا اور اگر وقت خطیب کے یہ شخص نماز میں ہو تو نماز ملکی کرے (یعنی قرات میں تخفیف کرے)
 یا بجا سے جا کر رکعت کے دو چہرے) اس میں سب کا اتفاق ہے نقل کیا یہ قول مادی وغیرہ نے
 کہا انہی نے نماز سنت ہم ان نقل بلایت کہا نودوی نے نماز منع ہے مجر و بیٹھنے امام کے منبر پر
 اور انہی نے نماز میں سبکی تسبیح کی شافعی اور اوسنے اصحاب نے وقت کتب قدیمین سے کہ جب
 امام خطیب کے لئے نماز پڑھتا ہو سنت اور تحیۃ المسجد امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حرام ہے
 اگر سنت پڑھتا ہو اور امام خطیب شروع کرے تو دو رکعت پر ختم کر دے اور ایک روایت میں نماز تمام کرے

اگر تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا ہے مگر قرأت میں تخفیف کرے اور فتاویٰ سراج میں ہے
کہ دو رکعت پر ختم کر دے اور یہ قول مختار شمس الامم حضرت کا ہے اور قاضی امام ابو حاتم
عامری نے کہا نماز تمام کر لی اور یہ قول مختار بران الامم عبد الغزیز بن عمر رحمہ کا ہے قایدہ قال

سید بن منصور حدیث امام ابی ہاشم بن محمد بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یصلی رکعتین تک من الخطبۃ حتی یرغ منها - محمد بن قیس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم دیا سلک کو کہ بڑھنے دو رکعت نماز تو آپ خطبہ کے
رکعت کے پہلے آکر کھڑے ہو گیا سلک نماز سے ف و منع ہو کہ عنان خصوصیت بڑھا اور دیا
سید بن منصور حدیث کے وقت خطبہ کے بعد نماز ہوتی ہے حال آنکہ امام شافعی اور امام احمد
نزدیک دو رکعت تھینۃ المسجد واجب ہے کہ کھڑے داخل ہوتے مسجد کے پڑے الخطبۃ تو اس میں
اور اس سے پہلے بیٹھا مسجد میں کہ وہ بیٹھا بیٹھا مولف رحمہ اس مقام پر یہ حدیث ظاہر ان تمام
واسطے دفع اور ثبوت کے لاسنن اور شافعی اس حدیث اور دیگر احادیث سے تھینۃ المسج کے
تاکید واجب پر استدل کرتے ہیں کہ خطبہ کے وقت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس نماز پر حکم دیا اور اپنے کوزہ چکنا ہے کہ خطبہ کے نزدیک خطبہ کے وقت کوئی نماز
درست نہیں بلکہ امام ہے اور یہی مذہب امام مالک اور شافعیان ثوری اور بیہر صحابہ اور تابعین کا
ہے اور یہی مروی ہے عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے کہ ان فی النہدی اسان حدیثوں کا جواب لیل
یہ ہے کہ یہ حکم خاص سلک کے واسطے تھا کیونکہ یہ شخص پر سہ تھا اس واسطے اس کو حکم ہوتا تھا کہ
کھڑا ہو کر نماز پڑھے تاکہ اس کو پر سہ دیکھ کر اس کو کچھ کیڑا وغیرہ دین - چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ
لوگوں نے اس کو کھڑا دیا شیخ عبد اللہ بن قیس سرہن نے سفر السعادت میں لکھا ہے کہ یہ وجہ ثانی
بعد سے نہیں - درجیم یہ کہ جب آپ نے اس کو حکم نماز پڑھے کا دیا تھا تو خطبہ ہو تو ف کر دیا
تھا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو خطبہ مشروع کیا - سویم یہ کہ منہ خطبہ مشروع ہی نہیں ہوا تھا -
چنانچہ ان دونوں امر پر خود سابق حدیث دلالت کرتا ہے - چہاں یہ واقعہ پہلے منع ہو کر نماز

وقت خطبہ تھا لہذا فی عہد الفارسی۔ بیجم شرح سفر السعادت میں ہے کہ بعض سنہ کہا ہے
کہ یہ نماز جبکہ ادا کرنے کا حکم صادر ہوا نماز صبح کی پہلی جو اس شخص سے فوت ہو گئی تھی مختصرت
ہوئی اللہ علیہ وسلم نے کشف باوجودی سے دریافت کر لیا تھا اور کلاماً اسباب میں بہت طویل ہے
اور شیخ ابوالبرکات نے تفصیل مذکور ہے اس مختصر کے لائق نہیں۔ انحصار حصیۃ العشر عشر

السنی من الاذیاء وقت الخطبہ۔ بیومین مخصوصہ میں ہونا گوشت مارنا خطبہ کے وقت۔
صفت اعتقاد اس نکتہ سے کہ کوہین میں کہ ان میں سے کسی سے ملنا کہ کپڑے یا ہاتھوں سے بلند کرے
اور ہندی میں اسکو گوشت مارنا کہتے ہیں۔ ردی ابو داؤد و ترمذی و حسنہ مالک و ترمذی

عن معاذ بن النضر ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نبی عن الحجة يوم القيمة والایام خطبہ۔

واخر حجة ابن ماجہ من حدیث ابن عمر ساذین السن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم
وسلم نے منع فرمایا گوشت مارنے سے محمد کے دن اوس حال میں کہ امام خطبہ پر ہوا اور رات

کیا اوسکا ابن ماجہ نے حدیث ابن عمر سے وقال ابو داؤد وکان ابن عمر یحیی والایام خطبہ مالک

السنی جل العباد النہین قالوا اباس بہا ولم یبلغنی ان احد اکرہ الاعیادہ بنی وقال الترمذی

کرہ يوم الحجة وقت الخطبہ ورجع فیہا آخرون وقال الترمذی فی شرح الذہب لا کرہ عن عائشہ

مالک و احمد والاذاعی واصحاب الرازی وغیرہم وکرہہا بعض اہل حدیث الحدیث المذكورہ قال الترمذی

والسنی فیہا انما تجلب النوم فیرض طہارۃ النقص فکف من استعاض الخطیۃ اور کہا ابو داؤد نے کہ ابن عمر

گوشت مارنے سے تہہ بحالت خطبہ امام کے اور ایسے ہی السن اور بڑے بڑے صحابہ اور تابعین نے کہا

کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور محکومہ خبر نہیں ہو چکی کہ کس نے اسکو مکروہ سمجھا ہو سوسے علیہ السلام

السنی کے اور کہا ترمذی نے مکروہ سمجھا ہے ایک قوم نے گوشت مارنے کو خطبہ کے وقت اور دیگر

نے رخصت دی ہے اور کہا ترمذی نے شرح مہذب میں گوشت مارنا مکروہ نہیں سنا ہے اور

مالک اور احمد اور اذاعی اور مجتہدین وغیرہم کے نزدیک اور بعض اہل حدیث نے اسکو مکروہ
سمجھا ہے باطل حدیث مذکور کے اور کہا خطابی نے کہ سب اسکا یہ ہے کہ گوشت مارنے سے

نیز آجانی ہے تو قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جائے اور خطبہ سننے سے مانع ہو۔

الخصوصیۃ السجادیۃ والعشرون نفی کرانہ النافذ وقت الاستواء۔ اکیسویں خصوصیت

مکروہ ہونا نماز نفل کا دوسرے کے وقت جمعہ کے دن۔ **الحج** البوادع عن ابی قتادہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذکرہ الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعة وقال ان جہنم سحر الا یوم

ایہ فتاویٰ شریف روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ ہے نماز دوسرے کی وقت مگر جمعہ کے دن

مکروہ نہیں اور کہا ابو قتادہ سے کہ روزِ جمعہ جو نماز جائز ہے دوسرے کے وقت ہر روز مگر جمعہ کے دن نہیں

جو نماز جائز ہے۔ واضح ہو کہ اس مسئلہ میں علماء کے تین قول ہیں اول یہ کہ وہ نماز کا وقت استواء

کسی حال میں نماز نافذ شدہ قضا کرے یا نفل یا نذر یا نماز جنازہ اور خواہ جمعہ کے دن ہو یا غیر

جمعہ میں اور یہ مذہب نام الملک کا ہے۔ دوسرا قول مکروہ ہونا نماز کا وقت استواء کے جمعہ ہو یا غیر جمعہ

فرضی النفل اور یہ مذہب امام احمد کا ہے۔ تیسرا قول مکروہ ہونا سب دنوں میں مگر جمعہ کے دن

و اس مسئلہ نماز مکروہ نہیں اور یہ مذہب امام شافعی اور ابو یوسف اور سب محققین کا ہے اور

تیسرا قول کہ جمعہ کے روز ہے۔ **الخصوصیۃ الثانیۃ والعشرون** لانسجہ جہنم فی یومها

للمحرمات انکسیر خصوصیت یہ کہ روزِ جمعہ جو نماز نہیں جائز جمعہ کے دن بحديث مذکور۔

وقت روزِ جمعہ اگر گاہ باعث کرم کے جانے روزِ جمعہ کے ہوتے ہیں اور یہ دن سب دنوں سے

افضل ہے اور نفل و رخصت کا اور عبادت اور طاعات اس دن اور دوسرے زیادہ واقع ہوتے

ہیں اور گناہ کثرت سے ہوتے ہیں یہاں تک کہ بہت سے اہل فخر جمعہ کے دن بالکل مرتکب ہو جاتے

نہیں ہوتے۔ **الخصوصیۃ الثالثۃ والعشرون** استعاب النسل لہا تیویون

خصوصیت سبب ہونا نسل کا جمعہ کے دن نماز کے واسطے رومی الشیخان عن ابن عمر قال

قال یول اللہ علی اللہ علیہ وسلم من جابر منکم اجمۃ علی قتل۔ ابن عمر رضی سے روایت ہے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم میں سے جمعہ کو آوے تو نہ مارے۔

واخر جابر من ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الجمۃ واجب علی کل مسلم

اور آخر جابر من ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الجمۃ واجب علی کل مسلم

اور ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانا جبہ کا واجب

ہر بالغ پیر و اسرح الحاکم من ابی قتادہ قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول ان غسلا

یوم الحجۃ کان فی طہارۃ الی الحجۃ الاخری اور ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو نہاؤے جمعہ کے دن یہ کیا طہارت میں دوسرے جمعہ تک

واسرح الطبرانی عن ابی یوسف یحییٰ بن عثمان بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

اغسل یوم الحجۃ کفرت عنہ ذلہ و خطایاہ فاذا اغتسل فی المشی کتب لہ بكل خطوۃ عشرین حسنة فاذا

انصرف من الصلوۃ اغتسل لعل ماتقی سنۃ اور ابوبکر صدیق اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسٹل کیا جمعہ کے دن اور اس کے

اوسکے گناہ صغیر و اعظم میں ہر چہ پہلے لگا جمعہ کی نماز کے اسطرح بھی گنیں ہر قدم میں نیکیاں

اور جب یہ نماز سے بدلا دیا گیا یہاں پر غسٹل کیا دوسرے کے واسطے اس طرح اس بعد رجال لقأت عن

ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غسلا یوم الحجۃ یسئل خطایا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ابوامار نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غسٹل جمعہ کا بیشک

کسی نے لیا ہے خطاؤں کو یا کوئی جزوں سے وقت غلطی کا ضیق میں ہے کہ غسٹل جمعہ کا بیشک

اور مقتضی اور میں کہہ کہ علماء الفقیہ کہ غسٹل جمعہ کا مستحب ہے اور عافان و سند نے

ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے استحباب روایت کیا ہے اور اسی پر غسٹل جو ہر جمعہ

اور تابعین کا ہے اور لفظ وجوب جو حدیث میں مذکور ہے وہ محمول آگیا اور ترغیب پر ہے

اور شرح سفر العبادت میں ہے کہ امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک غسٹل جمعہ کا سنت اور

مستحب ہے اور امام احمد کے مذہب میں فقہار استحباب ہے اور ایک روایت میں واجب اور امام مالک

اور بعض حنبلیہ کے نزدیک واجب لیکن شرط صحت جمعہ نہیں کہ بدون غسٹل کے نماز صحیح نہ ہو اور

شرح حوطا علی قاری سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے جب نہا پر سنت ہوا۔ مستحب میں ہے

کہ وقت غسٹل جمعہ کا صبح سے ہے مگر قریب جانے مسجد کے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ غسٹل جمعہ

واسطے ہے یا نماز جمعہ کے واسطے صحیح یہ ہے کہ نماز کے واسطے ہے جیسا کہ ہمایہ اور قاضی کا
 مین ہے اور ملا علی قاری کا بھی یہی مذہب ہے۔ مالکیہ یہ مین ہے کہ جب غسل کیا بعد فجر کے
 بعد وضو ٹوٹ گیا اور وضو کر کے نماز جمعہ پڑھ لے تو سنت غسل کی ادا نہ ہوئی۔ مطلقاً مین ہے جس شخص
 کو یقین ہو کہ بعد غسل کے وہ امر پیش آویگا جو اس کے تطہیر یعنی صفائی کو مضرت نہ کرے تو اس کو
 مستحب ہے کہ غسل وقت جانے جمعہ کے کرے اور اس کی تصریح روضہ مین ہے اور جب غسل کیا
 جمعہ فجر کے بعد وہ کافی ہے نزدیک شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک مالکیہ اور اذاعی کے اور
 حرام ہے کہ قریب نماز کے غسل بہتر ہے احیاء العلوم مین ہے کہ جب غسل کیا جمعہ کے دن
 چاہے اس کو چاہے کہ اور کیا بار پانی اپنے بدن پر بہا دے بہ نیت غسل جمعہ کے اور اگر
 کسی پر انفال تو بھی صحیح ہے البتہ طہارہ اس غسل سے نیت دو نوازل غسل کی ہے یعنی جنابت
 اور غسل جمعہ کے اکثر اعباد مین معلوم ہوتا ہے کہ اول یہ ہے کہ ہمارے علماء کے قول سے موافق
 ہے نہ حدیث مین مجاہد ہے یعنی اگرچہ کہی حدیث ہوں لیکن ایک ہی مین داخل ہوں سطح ایک شخص
 کو حدیث ہوا یعنی وضو ٹوٹ گیا اور پھر نہانے کی حاجت ہی نہ ہوئی اور عید کا روز تھا یا عذرہ کا یا جمعہ کا
 تو جب وہ ایک غسل کرے گناہات سب غسل اس سے ادا ہو جاویں گے۔

الضعیف و الضعیفہ اگر البتہ واخرج المبعوث فی الشعب ابی حریزہ قال
 واخرج المبعوث فی الشعب ابی حریزہ قال واخرج المبعوث فی الشعب ابی حریزہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایچراکم ان یجاءع الہدی کل جمعة فان لہ اجرین اثینین
 اجر غنمہ واجر غسل امرأتہ۔ یہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے کوئی تم مین سے کہ جہاں کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کے
 دن سو مقرر اس کے واسطے دو ثواب ہیں ایک ثواب اپنے نہانے کا دوسرا ثواب اپنی بی بی کے
 نہانے کا۔ واخرج سعید بن منصور نے سنن عن مکحول انہ عن الرجل ینتقل من الجنابة
 لیوم اجمعة قال من فعل فلک کان لہ اجران۔ اور روایت کی سعید بن منصور نے مکحول سے کہ اوستے

یہ حال اس شخص کا جو نہاتا ہے جنابت سے حمہ کے دن کہا جوا یا کرے اسکو دو اجر ہیں
صحبت کرنی حمہ کو اسے بہتر ہے کہ اس سے خطرہ زنا کا نہیں ہوتا اور حضور قلب سے نماز ہوئی
ہے اور کثرت ہوتا ہے المخصوصۃ الخامسة والعشرون الى التاسعة
والعشرين استحباب السواک الطیب والذین وازالة النطف والشعر چھپسویں خصوصیت
اونیسویں تک مستحب ہونا سواک کرنا اور خوشبو لگانا۔ اور تیل لگانا اور ناخن۔ اور بال دھو کرنا
اخراج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال شہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی
یوم الجمعة واجب علی کل محکم وان یستین وان یشطیط بالان وجہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ابو سعید نے من گواہی دیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ نہاتا اور حمہ کا
واجب ہے ہر بالغ پیر اور سواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر کسی سے۔ وخراج ابن ابی شیبہ فی المصنف
عن رجل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث حق علی کل مسلم الغسل یوم الجمعة
والسواک یشطیط بالان۔ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ایک شخص سے صحابہ میں
اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تین چیزیں ہر مسلمان پر تھامی
حمہ کے دن اور سواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر کسی سے۔ وخراج البخاری عن سلمان قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعة یشطیط بالان استطاع من ثم یغسل بجمہ منہ ومن
من طیب بدینہ ثم یخرج فالدین من ینین ثم یصلی بکتاب ثم یغتسل او یشطیط بالان ثم یغسل
ما بدینہ بین الجمعة والاخرے اور سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص شہارے حمہ کے دن اور طہارت کرے حمہ دھو کے اور تیل لگا دے اور خوشبو لے
ایسی لہری کہ خوشبو سے پیر پھیلے مسجدا کی طرف پیر بفرق کرے دو شخصوں میں پیر غازی ہے جو اس کے
مقدار تہی یعنی سنت حمہ یا قضاء نوافل پہر چپ رہے جبکہ امام خطبہ پڑھنے شخصے حادین کے اس کے
گناہ اس حمہ سے دوسرے جہد تک ف بالی حاصل کرے یعنی لبین لو اسے اور ناخن کترادے
اور نہ ناف کے بال اور بٹلو سکے بال جو کرے اور نہ فرق کرے دو شخصوں میں لیکن اگر مسجدا میں

باب اور بیاد تجھ سے ہوں کہ آپس میں محبت رکھتے ہوں ان کے درمیان میں نہ ہو بیٹھے
 یا یہ کہ جگہ نہ ہو ان کے درمیان میں تو ان کو ایذا ہوگی یا یہ کہ نہ فرق کرے قدم رکھتے سے یعنی
 جس سے پاؤں جا بے گا اور وہ نہ کہے بلکہ ہمارے درمیان بیٹھے جاوے اور درحقیقت اس
 حدیث میں اشارہ ہے اول وقت مسجد میں جانے کا تا مابعد وقت کرنے اور پہلانے کی نہ پڑ
 اور اللہ اعلم۔ وَاُخْرِجَ الْحَاكِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ الْبَاسُ
 الْبَاسُ
 الْبَاسُ

وادخل فيه شفا، اور حمید بن عبد الرحمن حمیدی سے روایت ہے کہ جامعاً تھا یہ کہ
 جس نے کتروائے اپنے ناخن جبہ کے دن دور کر لیا اللہ اوس سے بیماری اور داخل کر لیا اور سین
 ف طحاوی اور در مختار میں ہے کہ بال مؤنث انا اور ناخن کتروائے بعد نماز جمعہ کے افضل ہے کہ
 جمعہ کے دن اوسکی نماز کے گواہ ہونگے۔ **الخصوصیۃ الثلاثون** استحباب لبس الثیاب
 تیسویں خصوصیت سب ہونا پہنا لینے کی روکا۔ **اخرج** احمد ابو داؤد والحاکم عن ابی حمید
 والباہرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة واستن ووس من طیب
 ان کان منہ لم یس من احسن ثیابہ فخرج حتی باقی السجۃ ولم یختر قلاب الناس ثم کرم بشار اللہ ان ینکح
 والفت اذا خرج المارام کاغذ عارۃ لما یخیر وہین الحمد التی تہدوا **اخرج** احمد بن ابی یوسف والترمذی
 والی الدرر والحاکم ابو یوسف البوسید ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مفرق یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے جمعہ کے دن اور صوگ کرے اور کھانسی خستہ اگر ہو
 کے پاس اس سے پہلے کہ کھانسی ہو کرے یا کھانسی کا دوسرا سبب میں اور نہ پہلے لگوں کی
 گردن پر نہ پہن کرے اور نہ کھانسی میں تھی اور جبہ سے جب نکلے امام تو سوا کا کفارہ منکر کرے
 سے پہلے جب تک اور روایت کی احمد بن ابی یوسف البوسید ابو داؤد والی اللہ روایت ہے اور حاکم نے
 ابو ہریرہ سے البیہقی **واخرج** البیہقی عن جابر بن عبد اللہ قال قال کان یطعمی صلی اللہ علیہ وسلم
 برینہ فی العیدین والجمعة او صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس ایک چادر جو کعبہ میں اور جمعہ میں پہنتے تھے **واخرج** ابو داؤد ابن سلام اللہ
 سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما منے احکم ان وہ ان یجدوا یوم الجمعة سوی
 ثوبی مہنتہ **واخرج** ابن ماجہ شمس حدیث عائشہ والبیہقی فی الثوب ملین حدیث الترمذی
 ابو داؤد ابن سلام سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کیا ان
 سے تم میں سے کسی نے نقد و روکا نہاوسے دو کپڑے جمعہ کے دن کے واسطے سوا دو کپڑوں اپنے کادبار کرے
 اور ایسی ہی روایت کی ابن ماجہ حدیث عائشہ سے اور بیہقی نے شب میں حدیث ابن عباس سے کہ

جبکہ ہمیشہ گہرین پہنے رہتا ہے کہ اونٹنے کا رنگہ کا بھی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
 کپڑے جمعہ اور عیدین کے لئے تیار کئے تو نمانی نہ کی انہیں چنانچہ حضرت کے بھی تہی کڑا صلیح ہو
 جمعہ کی کہینتے تھے **واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
علیہ وسلم ثوبان یلبسہما فی جمعۃ فاذا انصرف طویئما ہما الی منک - اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کپڑے جبکہ پہنتے تھے جمعہ میں
 یہ جب لٹتے آپ جمعہ سے لپیٹ رکھتے ہم اونکو دوسرے جمعہ کے واسطے **واخرج فی الکبیر**
عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ملائکہ یصلون علی اصحاب
العلماء یوم الحجۃ اور ابوالدرداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر
 اللہ اور فرشتے اسکی رحمت بھیجتے ہیں عمامہ والہ نیز جمعہ کے دن **ف** کہا غزالی نے علمہ جمعہ کے دن
 مستحب ہے اور مسلم نے عمرو بن حریش سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ
 جمعہ کے دن اور سر مبارک پر عمامہ سیاہ تھا جبکہ دونوں سر سے دونوں مونڈ ٹھونکے درمیان چھوڑ
 تھے اور دونوں تارین سے کہ سیاہ کپڑا پہنا سنت ہے (یعنی اکامہ) مظاہر حق میں لکھتے کہ نماز پڑھے
 عمامہ سے بہرے ستر نمازوں سے جو بغیر عمامہ کے ہوں اور کہا بی بی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ
 کہ زینت کا کپڑا پہنا جمعہ کے دن اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لٹکانا دونوں سروں کا مونڈ ہون کے
 راجح میں سنت ہے انتہی - اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت میں تھا اور زلیعی نے
 کہا کہ سنت ہے سیاہ کپڑا پہنا - اور صاحب فضل نے لکھا ہے کہ حضرت کا عمامہ سات ناٹھ کا تھا
 اور زلیعی نے نقل کیلئے ہے باندھنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے اونہیں سے انس بن مالک
 اور عامر بن ماسر اور سعادہ اور ابو درود اور ربیعہ بن الجهم بن عوف اور ثمالہ اور سعید بن مسیب
 اور حسن بصری اور سعید بن جبیر وغیرہ میں اور نووی نے لکھا ہے کہ جائز ہے باندھنا عمامہ کا ساتھ
 چھوڑنے مثلاً کے اور کسی میں ان دونوں میں سے کراہت نہیں اور طبرانی نے لکھا ہے کہ جمعہ کے
 دن سیاہ عمامہ مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب قنون میں درست ہے اور بعض روایتوں میں

الخروج الزميرين كافي اخيه الدينين من رسل حسن بن محمد بن حسين بن حسن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل البیت علیہم السلام کی روایت کی زیریں کا ہے انہما

مین مرسل حسن بن علی بن حسین ابن ابی ان کے کہ سفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکام یا قاضی

کرنے سے پہلے کا جبکہ دن و اسیرج سے قبل قبول قول قبول اقتضا سے

عليه وسلم صاحبكم صيانتكم في الدنيا والآخرة

جمیہ۔ اور محل تولد سے روایت ہے کہ اس کی ابتدا حضرت مولانا محمد شفیع صاحب دہلوی نے کی تھی۔

مسجد نوا ایسے چوں اور مسجدوں اور پیر و مرید اور اچھی اور بلی اور پست و بریں آپس کے درمیان

کراچی کے لیے ہر جہت سے کام کرنا اور اس کے لیے ہر جہت سے کام کرنا

ف شرح صفا السوادین میرزا محمد کے متبع و حوالے کے ہیں اور اس میں ہزاروں شکوک و

مسجد کے، خوشتر سے بولیں حضور ملائکہ اور جمع ہونے ملائکہ کے نزدیک ہوی خوش کی اور

گفت جوانا و نکو لوس بد سے اور اس واسطے ذکر کر کے مجلس عین اسکو بخش کہ اسے اور نیز واسطے دفع

کرنے پر بد کے کہ لوگوں کے کیرولن اور سیسٹون سے آتی ہے۔ ان خصوصیتوں کی تائید و التائون

التبكي يتيون خصوصيت اول وقت جنا سجد بن روى الشيمان عن الس قال كنانك باجمته

انصاف بعد الحقیقۃ اس منہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے تمام اہل وقت جاتے تھے جمعہ میں اور یوں تھے

دو پہر کا سونا محمد کے بعد و اخرج الشيخان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال من اغتسل يوم الجمعة ثم راح في الساعة الاولى فلما تقرب بذنبة من راح في الساعة الثانية

اُنکا مقرب بقرة ومن راح فی الساعۃ الثالثة فکانا قرب کثا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعة فکانا
 قرب وجا جاد ومن راح فی الساعۃ الخامسة فکانا قرب مہینۃ فاذا خرج الامام حضرت ملائکہ یستمنون الذکر
 اور پھر یہ روئے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن
 پہر اول ساعت مسجد میں آیا تو جبے اونٹ قریا کر لیا اور جو دوسری ساعت آیا تو جبے گلے پہل قربانی
 کیا اور جو تیسری ساعت آیا تو جبے سنگ والاوند قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو جبے مرغی قربانی
 کی اور جو پانچویں گھڑی آیا تو جبے ایک اندھا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو فرشتے
 خطبہ اور نماز سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد میں آجاتے ہیں **ف** واضح ہو کہ اس میں اختلاف ہے
 کہ یہ سات بجے فجر کے ہیں یا بعد زوال کے امام مالک اور بعض علماء کے نزدیک بعد زوال کے ہیں اور
 اور سات بجے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے میں بعد زوال اور امام شافعی اور جمہور شافعیہ اور ابن حبان کی
 اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ بعد فجر کے ہیں اور سات بجے ملا بارہواں حصہ دن کا ہے کیونکہ قصر
 اور استسباب تکبیر اور تہلیل میں ہے اور بعد زوال کے نو ذوقعتہ نماز کا ہو جاتا ہے اور بعد اذان
 اول کے سنی نماز اور حرام اور امام مالک پر بعض مالکیہ نے اٹھا لیا ہے کہ یہ قول اُنکا مخالف حدیث
 کے ہے اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ مبارکات اور سرعت نماز کے واسطے
 ایسا طلوع فجر سے ہے اور نہایت عزیز امام تک خطبہ کے واسطے اور عادت سلف کی مختلف تھی
 اور نووی نے کہا یہی صواب ہے اور یہی مقتضای حدیث اور معنی کا ہے اور غالی نے کہا نہیں
 سات اسطرح ہے کہ - ساعت اول طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک - دوسری ارتفاع
 تک - تیسری انسا ملک - چوتھے پیرین کے چلنے تک گرمی سے - پانچویں زوال تک - اللہ
 علم البصاہ - **واخرج البخاری عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما**
یروم الحجۃ کل علی کل باب من السجۃ ملائکہ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طو الصلح صبا و
یستمنون الذکر اور ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ
دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازہ غیر فرشتے ہوتے ہیں کھلتے جاتے ہیں کہ فلا تاستغض آیا اسکے بعد

فلانا بھجب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لمبیٹ ڈالتے ہیں اور ان کا غصہ و کلو جہنم لوگوں کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد میں آجائے ہیں خدا کا ذکر سننے کو لیغے خطبہ اور نماز۔
 وقت فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازہ پر کھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے آیا جب تک امام خطبہ نہیں شروع کرتا اور خطبہ کے وقت مسجد میں آجائے ہیں پھر انہوں نے امام اپنے دفتر میں نہیں کھتے اور یہ فرشتے سوائے کہنے والوں اعمال کے ہیں اور مخرج سفر السعادت میں ہے کہ ایک بیٹہ بن آیا ہے کہ فرشتے دعا کرتے ہیں آئے والوں کے حق میں۔ خداوند اگر گواہ ہے تو اسکا ہدایت کر اگر فقیر ہے تو غنی کر اگر جاہل ہے تو ماہیت دے۔

وخرج ابن ماجہ والمیثقی عن ابن مسعود انہ انی الجحدۃ فوجدنا تسبیحہ فقال رابع انہ
 وما رابع الریثۃ سبیا انی سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ان الناس سبیلون من اللہ
 یوم القیامۃ قدر و احکم الی الجہنات الاول والثانی والثالث قال المیثقی قد من اللہ انہ من
 عرشہ و کرامتہ۔ ابن مسعود رحمہ سے روایت ہے کہ وہ آگے جمعہ میں سو بار کے تین شخص کہ اپنے
 پہلے آچکے تھے تو کہا ابن مسعود نے اپنے دل میں کہ میں جو تھا چار میں کا ہوں اور کس قدر
 جو تھا چار میں کا دور ہے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ یہ تین
 لوگ قیامت کے دن اللہ سے بقدر اپنے جہان کے جمع ہوں میں پہلا اور دوسرا اور تیسرا کہا ہوا
 نے اللہ سے یعنی اوس کے عرش اور کرامت سے وقت کس قدر جو تھا چار کا دور ہے یہاں
 ابن مسعود کا بطور تعجب اور استعجاب کہ ہے یعنی جو تھا چار کا بہت دور ہو ثواب سے گویا اپنے
 نفس کو ڈرایا دیر آنے پر اور یہ بھی احتمال ہے کہ ثانیہ تو ایسی نہیں جو تھا چار کا دور کہ دور ہو غیر
 اور جنت سے اگر چاہا العنوم میں ہے کہ قرن اول میں دیکھتے تھے کہ بعد فجر کے سب طرغین
 بہر ہی ہوتی تھیں آدمیوں سے کہ جاتے تھے چراغوں کی روشنی میں اور از ومام کرتے تھے جامع
 کے جہان میں مثل امام عیدین کے تا آنکہ یہ سب باتیں متروک ہو گئیں تو کہتے تھے کہنے والے
 اول بدعت جو اسلام میں پیدا ہوئی ترک کرنا ہے اول وقت جانے کا جمعہ میں اور کیسے نہ ہو کہ

اسملاؤن کو جیسا نہیں ہو اور رضائی سے کہ وہ اول وقت جاتے ہیں اپنے کلیسا اور عبادت خانہ میں سیخ اور اوتار کے دن۔ **واخرج** سعید بن منصور عن ابن مسعود

قال باكر ابا عبد الله في الدنيا الى المحجبات فان الله ميز لاهل الحجة يوم الجمعة على كثر من كافور ابيض فليكون الناس منه في الدنو كغصونهم في الدنيا الى الحجة اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے اول وقت صبح کے آدنیامین جموں کے واسطے مقرر اللہ ظاہر ہوگا اہل جنت کے واسطے جمعہ کے دن کا کافور سفید کے دوسرے پتوں کے لوگ نزدیک ہیں اللہ سے جیسے دنیا میں اول وقت جاتے ہیں جمعہ میں ہفت بجے نزدیک اللہ کی ابتدا اول وقت آنے جمعہ کے حاصل ہوگی سو ہوسب سے پہلے اول وقت جمعہ کو جاری کیا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا اللہ سے اور علی ہذا القیاس

ورجہ بہ رجہ واللہ اعلم **واخرج** حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال عن اقسام من محمزة قال اذا راح الابرار الى المسجد كانت خطاه بخطوة درجہ بخطوة كفارة وكتب له كل ان ان جابر بعد قیاط قیاط۔ اور قاسم بن محمزة سے روایت ہے کہ جب اول وقت گیا مرد مسجد میں ہونگے قدم اوس کے یوں کہ ایک قدم پر ایک درجہ اور دوسرے قدم پر کفارہ اور لکھا جلاوے اوس کے حق میں بمقابلہ بھی آفتاب سے کہ ایک ایک قیاط قیاط۔

الخصوصية الثالثة والثلاثون لا يستحب الابرار البها في شدة الحر بخلاف سائر الامم تجسبون خصوصية استحب نہیں اویسے پڑھنا نماز جمعہ کا گرمی کی شدت میں بخلاف اور نوکے **اخرج** البخاری عن انس كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتد الحر ابر بالصلوة لغيره من الناس من روایت سے کہ جب گرمی کی شدت ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اویسے پڑھتے نماز سواے نماز جمعہ کے ف بے گرمی کے موسم میں نمازین اویسے پڑھتے اور سردی میں سویرے مگر جمعہ کی نماز گرمی میں ہی سویرے ہی پڑھتے۔

الخصوصية الرابعة والثلاثون تاخير الغداء والقبول منہا جو تیسویں خصوصیت دیر کرنا قیلولہ اور دن کے کھانے میں نماز جمعہ سے ف قیلولہ کہتے ہیں استراحت کرنا کو

دوہر میں خواہ سودی یا نہ سودی اور غذا کھتے ہیں دوہر سے پہلے کھانا کھاتے۔

اس ج الشیخان عن ہبل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا تمغی الا بعد الحقیۃ۔
ہبل بن سعد سے روایت ہے کہ ہم ہمہ قیلہ کرتے تھے اور نہ کھاتے تھے کھانا میں کا مگر بعد نماز
حبیبہ کے وقت حاصل یہ ہے کہ سویرے نماز حبیبہ کو جانتے تھے قیلہ اور کھانا کھاتے ہیں

مشغول نہ تھے تھے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تھے۔ **و** اس ج انجاسی عنہ قال
کان یصلح النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجمۃ ثم یقول القائلۃ۔ اور ہبل بن جاس سے روایت ہے
کہ اس میں نے کدہ نماز حبیبہ پر تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور کے بعد ہوتا تھا

قیلہ **و** اس ج سعید بن منصور فی سنۃ من محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم لیم یومئذ
و یقال فیہ تو لا شیدا وکانوا یقولون شکر لک سرۃ خفوا و تمغی ما خفوا الم یصیبوا شبرا۔

اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ انہوں نے مکروہ تھا سونا نماز حبیبہ سے پہلے اور اس
سوئے کے باب میں بحث بات کہی جاتی تھی اور کہتے تھے کہ شل سونے والے کی مانند مثل
ایک اشکر کے ہے کہ اوٹھ گیا اور تو جانتا ہے کیا اوٹھ گیا یہ بچا یہ شکر مراد کو۔

ف یضے شکر جو جانا ہمارا راہ میں سو گیا تو منزل مقصود کو نہ پہنچا ایسا ہی اس سوئے کو حال کا
حال ہے جو نماز حبیبہ سے پہلے سو گیا اور غافل ہو گیا تو غلبہ ہے کہ نماز حبیبہ ہو جائے اور
محروم رہا جو ست واللہ اعلم۔ کہا امام نووی سے یہ حدیثین ظاہر میں حبیبہ کے بعد ہوتا ہے

اور جب ہونے ان حدیثوں کو مبالغہ تعجب پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ خدا اور قیلہ و بعد نماز حبیبہ کے کتر
تھے اس واسطے کہ ان چیزوں کے مشغول ہو جانے میں وہ خوف فوت ہو جانے حبیبہ کا خوف تلبس
لگا کرتے تھے۔ اور قسطلانی میں ہے کہ ما قلیل ولا تمغی۔ اسی تسک کیا ہے امام نووی
جو از نماز حبیبہ پر نہیں زوال کے اور جواب یہ ہے کہ قیلہ اور غذا جو کہ حبیبہ کے نہیں میں قبل حبیبہ کے
فوت ہو جاتا تھا اس کے عوض بعد نماز حبیبہ کے کرتے تھے۔

المخصوصیت النخاستہ والتلاوتون تصنیف ابراہیم البکری خطوۃ

اچھوتہ بنیو جن خصوصیت اکثر ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب
 اس شرح احمد والاریثہ و اسحاق بن اوس بن اوس نقعی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول من غسل یوم الجمعة وغسل ثمر بکرا و ابکر و ششی و لم یزکب و فاض من الامام و استمع
 و لم یغنی کان کل خطوة عمل سنة اجرم بها و فاض بها۔ و اس شرح احمد بسند صحیح نحوہ عن
 ابن عمر۔ و ایت ہے اوس بن اوس نقعی سے کہا او انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی منہ نہ دے جمعہ کے دن اور نہ پاؤں سے پہر اول وقت جاوے
 اور نہ ہی خطبہ پاسے اور نہ پاؤں سے نہ سوار اور نہ نوک ہو امام سے اور خطبہ سے اور
 نہ کہ ایک بار اس کے ہر قدم کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا و ان کے
 و زکات کا اس کے نیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے ف نہلا و اپنی عورت کو
 مرا و یکا محبت کے اپنی بی بی سے اور باعث اوس کے غسل کا ہو جیسا کہ جو میسور خصوصیت
 میں مذکور تھا یا یہ کہ دلو و اسے اپنے کپڑے یا سر دھو وے یا یہ کہ مبارک کرے و نہ نہیں اپنے
 اعضا کے یمن تین بار اور کثر العباد میں سر اجیہ سے نفل کہا ہے کہ سوا ہو کر جانا جمعہ اور عیدین
 میں و شبت نہیں مگر یا وہ دینا و نفل ہے و صبح فی فضائل الاعمال عن عی بن عی بن النسانی
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منک الی المسجد و انصرف الی الہک فی الاجر سوار
 و اس شرح سعید بن منصور نحوہ من مرسل الزہری و الکحول و الطبرانی الاوسط من حدیث
 ابی یزید الصدیق فی حدیث و اذا غدا فی المشی الی الجمعة کان کل خطوة عمل عشرین سنة و سنة و ضعیف
 اور عی بن النسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مسجد کا
 اور مسجد سے گھر کا لوٹنا دو وزن ثواب میں برابر ہیں (یعنی جیسے ثواب مسجد کے جانے میں ہوتا ہے
 وہی ای مسجد سے اپنے گھر کو لوٹنے میں ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسی ہی
 روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں یہ روایت
 ہے کہ جب چلے گا جمعہ کے واسطے تو ہو گا ہر قدم کے عوض ثواب عمل میں س کا اور اس کی ضعیف ہے

دوہر میں خواہ سودی یا نہ سودی اور غذا کھتے ہیں دوسرے پہلے کھانا کھا کر۔

شرح الشیخان عن ہل بن سعد قال ما کان اقلیل ولا تعدی الا بعد الحقیۃ۔

ہل بن سعد سے روایت ہے کہ اہم نہ قبول کرتے تھے اور نہ کھاتے کھانا دن کا کھانا نہ روز
حبہ کے وقت حاصل یہ ہے کہ سورہ نماز جمعہ کو پڑھتے تھے قبول اور کھانا کھاتے ہیں

مشغول نہ ہوتے تھے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تھے۔ **وشرح البخاری عنہ قال**

کان یصلح البنی صلی اللہ علیہ وسلم الحقیۃ ثم یلون القاۃ۔ اور ہل بن سعد سے روایت ہے

کہ اس میں نے کہ نماز جمعہ پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے بعد ہوتا تھا

قیلولہ وشرح سعید بن منصور فی سننہ عن محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم یوم جمعۃ

ولقال فیدۃ اللہ یذاکوا انوا یقولون شکر لک سرۃ یحقوا و قدری ما یحقوا الم یصیبوا شیئاً۔

اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ انہوں نے نکر وہ تھا سونا نماز جمعہ سے پہلے اور اس

سوئے کے باب میں سخت بات کہی جاتی تھی اور کہتے تھے کہ شکر سونے واسے کی مانند شکر

ایک انکر کے ہے کہ او نگہ گیا اور تو جاننا ہے کیا او نگہاں پہنچا یہ شکر مراد کو۔

ف اپنے شکر جو جاتا تبارہ میں سو گیا تو منزل مقصود کو نہ پہنچا ایسا ہی اس سوئے حال کا

حال ہے جو نماز جمعہ سے پہلے سو گیا اور غافل ہو گیا تو غلب ہے کہ نماز جمعہ ہو جاوے اور

محروم رہ جاوے واللہ اعلم۔ کہا امام نووی نے یہ حدیثین غفار میں جمعہ کے بعد نماز جمعہ

اور جمعہ ہونے ان حدیث کو مبالغہ نہیں پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ خدا اور قبولہ عبد نماز جمعہ کے

تھے اس واسطے کہ ان چیزوں کے مشغول ہو جانے میں وہ خوف فوت ہو جانے میں نہ کیا خوف تکبر

کھا کرتے تھے۔ اور قسطلانی میں ہے کہ ما فیصل ولا تعدی۔ اسی تسک کیا ہے امام نووی

جواز نماز جمعہ پر نہیں سوال کے اور جواب یہ ہے کہ قبولہ اور خدا جو کہ جمعہ کے تہیہ میں غفلت

فوت ہو جاتا تھا اس کے عوض نماز جمعہ کے کرتے تھے۔

الخصوصۃ السخامۃ والثلاثون تضعیف اجالادہ ابہا کل خطۃ

اجریہ میں خصوصیت کثرت ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب
 اس شرح احمد والاریعہ والحاکم عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ وغسل ثمر کبڑا وغسل ثمنی لم یرکب و فامن الامام واستمع
 ولم یطخ کان کل خطوہ علی سلتہ اجر عباد عباد قیامہا۔ و اخرج احمد بسند صحیح نحوہ عن
 ابن عمر روایت ہے اوس بن اوس بن اوس الثقفی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے آپ فرماتے سنتے جو کوئی ہنڈار سے جمعہ کے دن اور ہنڈا سے پہر اول وقت جاوے
 اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار اور نزدیک ہو نام سے اور خطبہ سے اور
 نہ مکہ ایک سو سے نہ مکہ اوس کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا دن کے
 روزہ کمارات کے قیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے ف ہنڈا سے اپنی عورت کو
 مراوے کہ سمیت کرے اپنی بی بی سے اور باعث اوس کے غسل کا ہو عباد کہ جو میسورین خصوصیت
 میں مذکور ہوا یا یہ کہ ہنڈا سے اپنے کپڑے یا سرد ہووے یا یہ کہ مسافر کے اور غنیمین اپنے
 اعضا کے تین تین بار اور کثر العباد میں سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ سوا ہو کر جانا جمعہ اور عیدین
 میں و شبہ نہیں مگر پیادہ جانا افضل ہے و صحیح فی فضائل الاعمال عن حمی بن حمی النسانی
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منک ال مسجد والضرفک ال المک فی الاجر حار
 و اس شرح صحیح بن منصور نحوہ من مرسل الزہری و کچول والبطانی الاوسط من حدیث
 ابن کثیر الصدوق فی حدیث واذا اللہ فی الثمنی الی الجمعۃ کان کل خطوہ عمل عشرین سنتہ و سندہ ضعیف
 اور حمی بن حمی النسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مسجد کا
 اور مسجد سے گھر کا لوٹنا دونوں ثواب میں برابر ہیں (یعنی جیسے ثواب مسجد کے جانے میں ہوتا ہے
 ویسا ہی مسجد سے اپنے گھر کو لوٹنے میں ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسی ہی
 روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں یہ روایت
 ہے کہ جیسے ہر گناہ کے واسطے تو ہو گا ہر قدم کے عوض ثواب عمل میں اس کا اور نہ اس کی ضعیف ہے

الخصوصیۃ السامیۃ والثلثون لها اذانان وليس لصلاة غير الاصبح -
 چہتیہ بن خصوصیت جمعہ کی دو اذانیں ہیں اور سوا ان کے اور کسی نماز کے واسطے نہیں مگر نماز
 صبح کے واسطے۔ یعنی جیسے نماز جمعہ کے واسطے دو اذانیں ہیں ایسی ہی صبح کی نماز کے
 واسطے دو اذانیں ہیں ایک تو اذان معمولی دوسری اذان ثنویہ یعنی حی علی الصلوہ حی علی الفلاح
 الصلوۃ یرحمکم اللہ ورمیان اذان اور اقامت کے دوبارہ کہنا جتنا خوب نقد میں مذکور ہے

اخرج البخاری عن السبعین یزید قال کان النذیر یوم الجمعة اوله اذان یسبى الامام

علی المرتضیٰ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی بکر عمر فلما کان عثمان وکثر الناس زادوا النذر

الثنائی علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک - سابع نے یزید سے روایت کی کہ ابی ہریرہ پہلے اذان

جمعہ کی دن جو وقت بیتہ الامام منبر پر زمانہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر عمر رضی اللہ

عہد بیتہ ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور کثرت ہوئی آدمیوں کی زیادہ ہوئی دوسری اذان زوردار

پہر مقرر ہو گیا اور اس پر آئندہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سنت یہ تھی کہ جب آپ

تشریف لائے منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول جو بعد دخول وقت نماز کے کہتے ہیں یہ

اور اس طرح حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں دستور واجب حضرت عثمان رضی اللہ

عہد کثرت لوگوں کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ میں لوگ کہتے تھے اور قریب قریب سجد کے

رہتے تھے۔ اور ان خدمت بابرگ میں حاضر رہتے تھے اور اب لوگ مسجد سے دور دور رہتے

ہیں اور اپنے اپنے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں تو جب وقت نماز کا آتا اذان کہی جاتی تاکہ لوگ

مذکور کے بھی آجاویں اور خطیبین حاضر ہوں اور زوردار ایک مقام ہے بلالہ رینہ میں -

الخصوصیۃ السابغۃ والثلثون الاشتغال بالعبادة حتی یمضی الخرج الخطیب تقدم فیہ

اثر ثعلبۃ بن مالک - سنن ترمذی بن خصوصیت مشغول ہونا عبادت کے ساتھ جب تک خطیب نکلے

اس بارہ میں حدیث ثعلبۃ بن مالک کے مذکور ہوئی -

الخصوصیۃ الثامۃ والثلثون قراءة الکہف یومہا اربعین خصوصیت پڑھنا سورۃ

حزب کے ذیل **احسن** جرح احکام اور البیہقی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قرأ سورة الکہف یوم الحجة اضاء له من النور فیما بینہ و بین البیت العتیق - ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن تو اس کے
واسطے نور ہو گا جیسا کہ لکھتے ہیں **واحسن** جرح عن خالد بن معدان قال من قرأ سورة الکہف قبل
ان تجسر ج الامام کانت له کفارة فیما بینہ و بین البیت العتیق اور خالد بن معدان
روایت ہے کہ جو پڑھے سورہ کہف امام کے ٹھکنے سے پہلے ہو گی وہ سورہ کفارہ اس کے
گناہوں کو صغیرہ کا اور صغیرہ سے دوسرے جمعہ تک اور پہنچے گا اس کا نور مکہ معظمہ تک -

واحسن جرح ابن مردودہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
سورة الکہف یوم الحجة طلع له نور من تحت قدمہ الی عذراں السامیعی الی یوم القیامۃ وغفر له ما بین
الکعبین اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے
سورہ کہف جمعہ کے دن ملے ہو گا اور اس کے قدم سے صغیرہ آسمان تک اور روشنی دیکھا اس کو
روز قیامت تک اور بخشے جاوے گئے اس کے گناہ صغیرہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک -

واحسن جرح الضیاء فی المنارة عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
الکہف یوم الحجة فهو معصوم الی ثمانیۃ ایام وان خرج الدجال عصم منه اور حضرت علی رضی
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن
نکلا کہ گناہوں کا گناہ سے آٹھ دن تک اور اگر نکلے دجال بچا یا جاوے گا اس سے -

اخصوصیۃ ان سبعة و الثلاثون قرأتہ الکہف لیلۃ اوتنا لیسوین خصوصیت
پڑھنا سورہ کہف کا جمعہ کی رات میں - **احسن** جرح الدارمی فی مسندہ عن ابی سعید الخدری
قال من قرأ سورة الکہف لیلۃ الحجة اضاء له من النور فیما بینہ و بین البیت العتیق - ابو سعید
خدری سے روایت ہے کہ جو پڑھے سورہ کہف شب جمعہ کو روشن ہو گا اور اس کے واسطے
نور دے گا کہ جیسا کہ **اخصوصیۃ** الاربعون قرأتہ الاصل والمعوذتین الفاتحہ

حالیسین خصوصیت پر منقل ہو اللہ احد اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس اور الحمد کا بعد جمعہ کے۔ **احسب** ابو عبیدہ وابن الفرّس فی فضائل القرآن عن سائر

سنت ابی کبرقالت من صلی الحجۃ تم قرار بعد ما قل ہو اللہ احد والمعوذین والحمد سبعا سبعا حفظ من مجلسہ ذلک الی مشکہ۔ اسما ربنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہا او نہون نے جو پڑھے نماز جمعہ کے پہر پڑھے اس کے بعد قل ہو اللہ احد اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس اور الحمد سات سات بار محفوظ رہے گا اور سوقت سے او سوقت تک (یعنی اس جمعہ سے آئندہ جمعہ

تک) **واحد** سعید بن مسعود عن محول قال من قرأ فاتحہ الكتاب والمعوذین و قل ہو اللہ احد سبع مرات یوم الحجۃ قبل ان یکلم کفر عنہ یا بین الجمعین وکان معصوما۔ اور محول سے روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ فاتحہ اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد سات سات بار جمعہ کے دن پہلے بات کرنے سے کفارہ ہوگا اور اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور پچایا بارے کا گناہ سے۔ **واحد** حمید بن رجبوف نے

فضائل الاعمال عن ابن شہاب قال من قرأ قل ہو اللہ احد والمعوذین بعد صلوۃ الحمد صین سام الامام قبل ان یکلم سبعا سبعا کان مضمو نا ہو دالہ وولدہ من الحجۃ الی الحجۃ۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے کہا جو پڑھے قل ہو اللہ احد اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس بعد نماز جمعہ کے جبوقت سلام دیتا ہے امام پہلے کلام کرنے سے سات سات بار ہوگا ضمانت میں اللہ کی وہ اور اس کا مال اور اس کی اولاد اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔

الخصوصیۃ الحاکمیۃ الاربعون قارۃ الکافرین والاخلاص فی مغرب لیلہا۔ **الکالیسین** خصوصیت پڑھنا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا نماز مغرب میں شب جمعہ کے

احسب البیہقی فی سنۃ عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی صلوۃ المغرب لیلۃ الحجۃ قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد وکان یقرأ فی صلوۃ الفطار الاخرۃ لیلۃ الحجۃ سورۃ الحجۃ المنافقین۔ جابر بن عمرو سے روایت ہے کہا پڑھا کرتے تھے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں شب جمعہ کی قلیل یا ایہا الکافرون اور قلیل ہو اللہ احد اور نماز عشاء میں پڑھتے تھے شب جمعہ کی سورہ جمعہ اور منافقون و احیاء العلوم میں ہے کہ عابد اگر دوست رکھتے تھے پڑھنا جمعہ کے دن قلیل ہو اللہ احد ایک ہزار بار اور کہتے تھے جو بڑے گا دس رکعت میں یا میں رکعت میں سورہ فضل ہے ختم قرآن سے۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والاربعون قراءۃ سورۃ الحجۃ والناقصین فی عشاء لیلۃھا للحدیث
الذکر۔ بیالیسویں خصوصیت پڑھنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشاء میں شب جمعہ کی حدیث مذکور
ہو چکی الخصوصیۃ الثالثۃ والاربعون منع التعلق قبل الصلوۃ تینا لیسویں خصوصیت
منع حلقہ باندھنا پہلے نماز جمعہ سے **شرح** ابوداؤد میں طریق عمر بن شعیب عن

ابیہ عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن التعلق قبل الصلوۃ یوم الحجۃ قال البیہقی کبرہ التعلق فی المسجد
کانت الجماعۃ کثیرۃ المسجد ضعیف اذ کان فیہ منع المصلین عن الصلوۃ۔ عمر بن شعیب سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حلقہ کر کے بیٹھنے سے نماز جمعہ سے پہلے کہا بیہقی نے مکرر ہے
سلفہ کر کے بیٹھا مسجد میں جبکہ جماعت کثیر ہو اور مسجد چھوٹی اور حلقہ کرنا مانع ہو نماز کو نیکو نماز سے۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والاربعون تخریم السفر فیہ قبل الصلوۃ۔ چوالیسویں خصوصیت
حرام ہونا سفر کا جمعہ کے دن نماز سے پہلے۔ **و** سفر سعادت میں ہے کہ سروجی نے شرح
ہدایہ میں نقل کیا ہے کہ امام اعظم کو نزدیک جمعہ کے دن بعد زوال کے سفر مکروہ ہے اور امام شافعی
کے نزدیک اگرچہ قبل از وقت زوال ہو سفر حرام ہے۔ اور سراجیہ میں ہے کہ جب ارادہ سفر کا
جمعہ کے دن کرے تو عنانہ زمین اگر قبل داخل ہونے وقت ظہر کے آبادی سے نکل گیا اور امام
مالک کے نزدیک زوال کے بعد سفر مکروہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلوع فجر سے۔

شرح ابن ابی شیبہ عن حنبل بن عطیۃ قال من سافر یوم الحجۃ دعی علیہ ان لا یصل
والایمان علی سفرہ حنبل بن عطیہ سے روایت ہے کہ ہاجنہ سفر کیا جمعہ کے دن فرشتے
اوسکو بدعات سے بہرین کہ نہ کوئی اوسکا ساتھی اور نہ اوسکو بدو لے اس سفر میں۔

واخرج الخطیب فی روایۃ مالک بسند ضعیف عن ابیہریرہ مرفوعاً من سافر یوم الحجۃ

و ما علیہ مکاہ ان لا یتسحب فی سفرہ ولا یقضی لہ حاجۃ - اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

مرفوعاً کہ جو سفر کرے جمعہ کے دن بدو عاربتے ہیں اوسکو دو دن فرشتے اوسکی کہ کوئی ساتھی نہ ہو

اوسکا اس سفر میں اور نہ رواہ اوسکی حاجت - **واخرج الدیلمی فی المجاہدۃ عن**

سعید بن المسیب ان رجلاً اتاہ یوم الحجۃ یودعہ سفر فقال لا تعجل حتی تنصی فقال اخاف ان

تقوتنی اصحابی ثم عجل فکان سعید یال عنہ حتی قدم قوم فاخبروه ان رجلاً انست فقال سعید

انی کنت اظن ان سبیبہ ذلک اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اون کے

پاس جمعہ کے دن سفر کی خضت کو سو کہا اوس سے سعید نے کہ جلدی نہ کر تا نماز پڑھے وہ

بولاجب خوف ہے انہو ساتھیوں کے چوٹ جا بیٹھا پھر وہ جلدی کر کے چلا گیا سو سعید ہمیشہ پوچھتے

رہتے تھے اوس کا حال یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے اون سے آکر کہا کہ اوس شخص کا پانچون ٹوٹ گیا

کہا سعید نے کہ میں ایسا ہی گمان کرتا تھا -

واخرج عن الافراعی قال کان عندنا صیاد فکان یخرج فی الحجۃ لایمنعہ اداہ الحجۃ

من الخروج فقص : ببغلة فخرہ حج الناس وقد ذهب بغلۃ فی الارض فلم یبق لہا الا اذاناً

و ذنبہا - اور افرعی سے روایت ہے کہا ہے نزدیک ایسے کتا تھا کہ کھانا آتا تھا جمعہ کے دن اور نہ

باز رہتا نکلے سے نماز جمعہ کے واسطے سو دھنسا یا گیا وہ سدایں خچر کیلے زمین میں پہرہ باقی رہا

خجری سے سوا دوکان اور دم کے - **واخرج ابن ابی شیبہ عن مجاہد ان فوما خرجوا فی سفر**

حین حضرت الحجۃ فاضطرم جباہم نار من غیر نار یردہا - اور مجاہد سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سفر

کو چلے گئے جمعہ کے وقت سواگ لگ گئی اوسکے خیموں میں جب کو نہ دیکھا - **ف لیسنی خیمون**

میں ناگ لگ گئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ آگ کہاں سے آئی -

الخصو صیۃ الخامسة والاربعون تکفیر الاثم بینا لیسون خصوصیت جمعہ کے

دن کفارہ ہونا گناہوں کا - **اخرج ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم الحجۃ الی الحجۃ کفارہ لما بینہا لم یغفر الکبائر۔ البوریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ دوسرے حجۃ تک کفارہ ہو گا جب تک نہ کہے کہیرہ گناہ۔ **واخرج عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** انہی یوم الحجۃ قال اللہ ورسولہ اعلم قال ہوا یوم الذی جمع اللہ فیہ من البویم لایؤمنا عیدین۔ اور صور ٹم یاتی السجد الحجۃ الاکانت کفارہ لما بینہا۔ وہیں الحجۃ الاخرے اور سلمان سے روایت ہے کہا یوحیا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے کیا ہے روز حجۃ عرض کیا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا وہ دن ہے جہن جمع کیا اللہ نے تمہارے مابہ کو سہنیں وضو کرنا کوئی نیا اچھا وضو پہرے سجدین جمع کے واسطے مگر ہو گا کفارہ صغیرہ گناہوں کا اوس حجۃ سے دوسرے حجۃ تک۔

الخصوصیۃ السادۃ والاربعون الامان من مذاب القبر لمن مات یومہا اولیٰ لیلۃ۔ جہا لیون خصوصیت ان عذاب قبر سے اوسکو جو مراجمہ کے دن یا رات میں **اخرج ابو یعلیٰ عن الش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات یوم الحجۃ** وقتی عذاب القبر۔ اس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرے حجۃ کے دن یا جمہ کی رات میں وہ بچا یا جاوے گا عذاب قبر سے۔ **واخرج**

البیہقی فی کتاب عذاب القبر عن حکمۃ بن خالد المخزومی قال من مات یوم الحجۃ اولیٰ لیلۃ الحجۃ ختم لا یخاتم الاکان وقتی عذاب القبر۔ اور عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت ہے کہا عکرمہ نے جو مرے حجۃ کی دن یا رات۔ اوسیر مر ہوگی ایمان کی اور بچا یا جاوے گا عذاب قبر سے۔

الخصوصیۃ السابغۃ والاربعون الامان من فتنۃ القبر لمن مات یومہا اولیٰ لیلۃ فلایال فی قبرہ سینتالیون خصوصیت امان فتنۃ قبر سے اوسکو جو مراجمہ کے دن یا رات

اخرج الترمذی وحسن البیہقی وابن ابی الدنبا وغیرہم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت لیلۃ الحجۃ او یوم الحجۃ الا وقاه اللہ فتنۃ القبر وفی لفظ لا یحیا

و من فتنۃ القبر و فی لفظ الا و فی القماتان - ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے جمعہ کی رات یا دن میں بچا جائے اس کو اللہ فتنۃ قبر سے اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ بری کہا جاتا ہے فتنۃ قبر سے اور ایک لفظ میں بچا یا جاتا ہے فتنۃ فتنان جمع فتن کی لغوی گمراہ کرنے والی قبر میں لینے طرح علی قبر میں جانچ ہوتی ہے جیسے صفحہ قبر اور سوال اور تعذیب اور احوال قیامت اور البوداد و میں فتالی القبر بصفۃ تشنیہ ہے اور اوس سے مراد منکرین - قال الحکیم الترمذی و حکیمہ انکشف العطاء عما عند اللہ لان جہنم الا سحر فی نذر الیوم و تغلق فیہ ابوابہا و لا یصل فیہ سلطانہا لایصل فی سائر الایام فاذا قبض اللہ فیہ عبد کان دلیلاً للسعادۃ جن ما بدوانہ لم یقبض فی نذر الیوم العظیم الا من کتب لہ السعادۃ عندہ فلذلک یقرب فتنۃ القبر لان سببہا انما ہو تمیز النافع من المومن - کہا حکیم ترمذی نے حکمت یہ ہے کہ کہل گیا پر وہ اوس ثواب سے جو اسکے واسطہ اللہ پاس تھا - (یعنی بسبب شرف اس وقت کو) کیونکہ دوزخ جمعہ کی دن گرم نہیں کیا جاتا ہے اور اوس کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور سلطان جہنم کا اس دن عمل نہیں کرتا - جو اور دوزخ میں ہوتا ہے سو جب موت دی و اللہ نے کسی بندہ کو اس دن قویہ دلیل اسکی سعادت اور اچھے بھکے کرنے کی ہے اور ایک یہ بات کہ بعض بزرگ مین وہی مرتا ہے جسکے حق میں اللہ کے ہاں سعادت کبھی کمی سوا سوا سوا اللہ اس کو فتنۃ قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنۃ قبر کا یہی تمیز صافق کی ہے مومن سے - (یعنی فتنۃ قبر تو تمیز کے واسطے ہوتا ہے اور وہ مومن نہیں چکا تو تمیز کیا جانتا ہے)

الخصو صیۃ الثامنۃ والاربعون رفع العذاب عن اہل البرزخ فیہ - از تالیف مولانا خصوصیت اوٹھنا لینا عذاب کا اہل برزخ سے جمعہ کے دن - ف برزخ کہتے ہیں دنیا و آخرت کے درمیان کو سوجہ مار برزخ مین داخل ہوا - قال البیاضی فی روض الراحین لم یبق ان الموتی لم یعدوا الیہ احبۃ تشریفاً لہذا الوقت قال یحییٰ و خصاص ذلک لعصاۃ المؤمنین و دن انگار - کہا اللہ یا مئی نے روض الراحین میں - سکو یہ بات پہنچی کہ جو کئی تیار

مردوں کو عذاب پہنچتا ہے۔ سبب شرافت اس وقت کے کہا احتمال ہے کہ یہ امراض ہو
 گئے ہمارے مسلمانوں کے ساتھ کافروں کے۔ **ف** اپنے جو شخص مرے شب جمعہ کو اوس کو عذاب
 نہیں ہوتا نہ یہ کہ ہر دوس کو جمعہ کی رات میں عذاب نہیں ہوتا جیسے کسی دن مرے اور خاص
 ہونا گئے ہمارے مسلمانوں کے ساتھ یعنی کافروں کو اگر شب جمعہ میں مرے تو عذاب تیرے محفوظ نہیں
التخصیصية التاسعة والاربعون اجتماع الارواح فيه۔ اونچا سوین خصوصیت جمع
 ہونا مردوں کی روحوں کا جمعہ کے دن۔ **احسن** ابن ابی الدنيا والبیہقی فی الشعب
 عن رجل من آل عاصم الجحدری انہ راى ما صا الجحدری فی النوز فقال لہ ان فی روضۃ من باض
 الحجة انانی لفر من اصحابی یجمع کل لیلۃ جمعة و یصحبہا الی بکر بن عبد اللہ المزنی فقلت لانی اخبرکم
 قلت ہل تعلمون زیارتا قال نعم ہا عشیۃ الحجة ولوم السبت الی طلوع الشمس قلت کیف ذلک
 دون الایام کلہا قال فضل یوم الحجة وعظمہ۔ روایت کی ابن ابی الدنيا نے اور بیہقی نے شعب
 میں ایک شخص سے جو آل عاصم جحدری سے تھا یہ کہ اوس نے دیکھا عاصم جحدری کو خواب میں
 سوکھا اوس کو عاصم نے میں اور میرے چند یا را ایک باغ میں ہیں جنت کے باغ میں سے
 ہم جمع ہوتے ہیں ہر جمعہ کی رات بکر بن عبد اللہ مزنی کے پاس سویم پاتے ہیں ہمارے خیبر
 میں کہا کیا تم کو ہماری زیارت کرنے کا علم ہو جاتا ہے کہا ہکو اوس کا علم ہو جاتا ہے شب جمعہ اور
 سارا دن جمعہ اور روضۃ کے دن طلوع آفتاب تک میں پوچھا یہ کیونکر ہے خاص جمعہ کو
 کہ نہ اور دنوں میں جو اب بالکسب فضیلت اور عظمت جمعہ کی ہے۔

التخصیصية الخمسون ان سید الایام۔ پچاسوین خصوصیت یہ کہ جمعہ کا دن
 سب دنوں کا سردار ہے۔

مدوی سلم عن ابیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی یوم طلعت علیہ الشمس لجمعة
 فیہ خلق آدم و فیہ اوغل الحجة و فیہ اخرج منها ولا تقوم الا عہ الا فی یوم الحجة۔ ابو ہریرہ رضی
 روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن حیر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے

اوسیدن آدم پیدا ہوئے اور اوسیدن بہشت میں داخل کئے گئے اور اوسیدن بہشت سے نکالے گئے اور اوسیدن قیامت قائم ہوگی۔

ف جب دن میں تمام عالم بیدار ہو ایک شنبہ سے بیدارش شروع ہوئی جبکہ ہر قسم ہوئی تو
بہودہ سمجھے کہ مہفتہ کو خدا نے عالم کی بیدارش سے فراغت پائی تو اوہ دنوں نے مہفتہ کی
عبادت لازم سمجھی اور رضاری سمجھے کہ اتیار بیدارش عالم یکشنبہ سے ہوئی اور اس کے گناہ کا
میں حضرت عیسیٰ عرم مقبول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی یکشنبہ کے دن زوال ہو گیا
تو یہی اس کے نزدیک بڑا دن تھا اور اسلام ہر جو نیرا دن ہے اس واسطے کہ قدرت اوم عرم
کی بیدارش اور دخول اور خروج جنت اسیدل ہوا اور قیامت ہی اسیدل ہوگی تو جس دن اس
کو صرف جبکہ دن کے ساتھ نہایت جھوٹیت ہے روز جمعہ میں بیدارش حضرت اوم عرم
اور دخول جنت سے جو فضیلت ہے۔ وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن بہشت سے نکلنے
میں فضیلت یہ ہے کہ حضرت اوم کے اُس دن کے عالم میں ہر نبی نبی کہتین جو میں انبیاء اور انبیاء
اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین اعم کی اولاد سے قیامت تک آباد و مملکت ہوگی اور انصار
وجود و باوجود حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہم
اور ایسے ہی قائم ہونا قیامت تک دخول جنت کا اور زمین و عدسے میں رہنے کے مستحق ہونے کے
لئے ظاہر ہونگے اور ان کے دشمنوں کو دوزخ ملے گا اور سوائے اسکے جو کچھ زمین پر ہیں
بیان ادھکا ممکن نہیں۔

وآخر حصہ احکام لم یقط سید الایام یوم الحجۃ الی آخرہ درلے سید اور نحوہ درلے وغیرہ سید
عاشق فیہ مات وامن واتبہ الادیب مصنف یہ یوم الحجۃ من جنین یصبح حتی یطلع الشمس شفقاً من
الاجن والشمس۔ اور حکم نے یہ حدیث لم یقط سید الایام روایت کی ہے۔ سید درلے و نحوہ کما
سعد جب سے حرکت۔ اور ایسی ہی روایت ہے الوداد سے اور اس قدر زیادہ ہے اور اس میں
تو یہ قبول ہوئی آدم کی اور اس میں وفات یاقی اور بعد جانور کان لکھے جیپ سننا ہے یعنی

فمنظر قائم ہونے قیامت کا ہے جبکہ دنِ حُوق سے کہ صبح کرتا ہے آفتاب کے طلوع
 تک عجب قائم ہونے قیامت کے سوا ہے جن اور انسان کے **ف** صبح سے طلوع
 واسطے کہ ظہور قیامت اس وقت ہوگا۔ طبعی میں ہے کہ تعجب نہیں غیر عاقل کو خبر ہونا قیامت
 اور شاد بھکت اسکے چہا پنے میں جن اور انسان سے یہ ہوگا اگر کوئی کہلجی دے تو قلعہ
 تکلیف میں غل واقع ہوا اور شرفِ یوم جمعہ کو سب قبول ہونے اقبہ آدم کے ظاہر ہے لیکن
 شرفِ سب موت کے یہ ہے کہ موت سب وصول ہے جو رب العالمین تک۔ اور حکمتِ خبر
 اور شعور دینے میں جانور کے قیامِ ساعت اور اسکے احوال سے وہ ہی جانتا ہے مگر آدمی
 بچت گرفتاری عقل کے اور شغلِ تدبیر میں اور معاشرے کے اس علم سے محبوب رہا اور وجہ انتظار
 جانور کی قیامت کو یہ بھی ہے کہ اسدن بڑے بڑے امور اور انواعِ عجائبات و شیون اس قدر ظاہر
 ہوتے ہیں کہ نزدیک ہے زمین پر انزل فرما دے اور جانور کو اس کے دیکھنے سے ڈراور رعب
 پیدا ہوتا ہے کہ شاید قیامت قائم ہوگی

شرح ابن ماجہ والبیہقی فی الشعب عن ابی ہاشم بن عبد اللہ المنذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم جمعۃ سید الايام واظہا عند اللہ وھو اعظم من اللہ من یوم ولاضحی ولاعظم
فیہ ظلال فیہ ظلال فیہ ظلال فیہ ساعۃ لا یال اللہ العید فیہ شیئا الا اعطاه ما لم یسأل حراما
فیہ یقوم ساعۃ ما من ملک مقرب ولا سائر ولا یزال ولا یزال ولا یزال ولا یزال ولا یزال ولا یزال ولا یزال ولا یزال
 اور ابو ہاشم بن عبد اللہ المنذر روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک
 جمعہ کا دن سب دنوں کا سوار ہے اور سب میں بڑا ہے اللہ کے نزدیک اور بڑا ہے اللہ کے
 نزدیک عبد قران اور عیدِ انطہ سے اس میں پانچ چیزیں ہیں۔ آسمان پیدا ہوئے آدم آسمان
 اتنا سے گئے زمین میں۔ آسمان وفات پائی۔ آسمان ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگا بندہ آسمان
 اللہ کے کچھ مگر کہتا ہے اللہ اسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام (یعنی حرام مانگا قبول نہیں)۔
 اور آسمان قائم ہوگی قیامت اور فرشتے مقرب آسمان اور زمین اور ہوا اور پھر اور دیا یہ سب

تھے ہیں مجھ کے دے (یعنی اسلئے کہ قیامت اوسین ہوتی ہے مساواگانا کہاں رہا جو)

واخرج سید بن منصور نے سننے عن مجاہد قال انما کان یوم الحجۃ قرع البر والجر
ما خلق اللہ من شئ الا الا ان - اور مجاہد سے روایت ہے کہا مجاہد نے جب ہولتے تھے کہ
نور نے تہجیل اور دیا اور جو کچھ کہ پیدا کیا ہے اللہ نے سوائے ان کے -

واخرج عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزعم عن ابی عمران الجونی قال بلغنا ان لم مات لیلۃ
الحجۃ الا ان الی السمار فرغ - اور ابو عمران جونی سے روایت ہے کہا ہونچی مکو یہ بات کہ کو شک
جب آتی ہے مجھ کی رات پیدا ہوتا ہے الی آسمان کو خوف - **قائدہ** فی بعض کتب الحنا بیلہ
اختلف الصحابہ لیلۃ الحجۃ افضل اولیۃ القدر فاحتملوا من بیلہ و ما بعدہ ان لیلۃ الحجۃ افضل وقال
ابو الحسن التمیم فیما یدل علیہ اللیۃ الی انزل فیہا القرآن واكثر العلماء علی ان لیلۃ القدر افضل واستدل
الاولون بحجۃ اللیۃ العزیزۃ من التمی خیارہ و بانہ جابر فی فضل یومہا لم یحیی لیلۃ القدر و احابوا من
تالیۃ اللیۃ القدر خیر من الف شہر فان التقدر خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الحجۃ لکان تقدیرہ باعد الاثر من
خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر والیفا فان لیلۃ الحجۃ باقیۃ فی الحجۃ لان فی یومہا تقع الزیارات

الی اللہ تعالیٰ یہی معلومہ فی الدنیا بعینہا علی القطع ولیلۃ القدر مطمئن فیہا انتہی لمخصا -
بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ ہے کہ اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے اس امر میں کہ آیا
افضل ہے یا شب قدر سو محتالین بیلہ اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ شب قدر افضل ہے اور یہ کہ
کہا ہے ابو الحسن تمیمی نے سوا اس بات کے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور اکثر علماء اس میں
کہ شب قدر افضل ہے اور دلیل بکری پہلون نے (یعنی جو شب قدر افضل کہتے ہیں) حدیث لیلۃ القدر
کے ساتھ (یعنی جو فضیلت میں شب قدر کی حامل ہوئی ہے) اور غرض کہ تہن عمدہ کو اور دوسری
دلیل اذنی یہ ہے کہ جیسی فضیلت روزِ جمعہ کی آتی ہے ایسی روزِ شب قدر کی نہیں آتی اور اس
قول کا تعلق ہے (لیلۃ القدر خیر من الف شہر) یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے - جواب یہ
دیا ہے کہ اصل میں یوں سمجھنا چاہئے (خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الحجۃ) یعنی شب قدر بہتر ہے

اون ہزار مہینوں سے جہنم شمع جمع نہیں یعنی باسٹنا رشب جمعہ کے جبے اکثر مفسرین کی نزدیک دراصل یوں ہے (کہ خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر) یعنی بہتر ہے اون ہزار مہینوں سے جہنم شمع جمع نہیں اور یہ بھی دلیل ہے کہ شب جمعہ باقی رگی جنت میں کیونکہ جمعہ کے دن ہر گز زیارت خداوند متعالے و تقدس کی اور شب جمعہ یامین معلوم یقیناً ہے بعینہ اور شب ایسے معلوم نہیں تھا وہ بالطور خاصہ کہے۔

الخصوصیۃ السحابیۃ والحسون اذ یوم الزیدہ - اکیا و تومین خصوصیت یہ ہے

کہ جمعہ دن زیادتی کا ہے۔ **شرح** انسانی فی الام عن انس بن مالک قال

جبریل علیہ السلام فیہا مکملۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما تریہ قال ہذا اجمیۃ فضلت بہا انت ہمتک فان الناس فیہا شیخ الیہو و انصاری و لکم فیہا

تغیر و فیہا ساقۃ الیوا فقہا مومن یدعو اللہ بخیر لا استحب لہ وہو عندنا یوم الزیدہ قال العنبر صلی اللہ

علیہ وسلم یا جبریل یا یوم الزیدہ قال ان ربک اتخذ فی الفردوس وادیا فیج فیہ کتب سکفغ

کان یوم الجمعہ انزل اللہ فیہ ناسن اللامۃ وحوہ منابر من نور علیہا مقاعد النبیین و حفت ملک الیہا

من ذیہ کلکۃ بالافوت و الزبرجد علیہا الشہد اور الصدقون فخلوا من و اہم علی ملک الکشب

فیقول اللہ انارکم قد صدقتم و عدی شملونی اعطیکم فیقولون انان الک رضواک فیقول قد

رضیت عنکم و لکم علی بانیتم و لدی مزید فہم یحبون یوم الجمعہ لما یعطیہم فیہ ربہم و لہ طرق عن انس

دنی بعضہا انہم کلون فی جوسہم ہذا الی مقدار سحرف الناس من العجیۃ ثم یرجعون الی غریہم خرج

الاجری فی کتب الرویۃ - انس بن مالک سے روایت ہے کہ انس نے لای جبریل عرم

کے سفید آمنہ جہن تکہ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو فرمایا آپ نے یہ کیا ہے

کہا جبریل نے یہ آمنہ مثال روز جمعہ کے فضیلت دینی گئی آپ اور اکیلی است اسکے ساتھ

وہ لوگ آئیں آجکے پیچھے ہن یعنی یہو و انصاری اور امین تمہارے لئے برکت ہے اور

مکملۃ سیاہ ایک ساعت ہے جو بندہ مومن دعا کرے اور دعا و سکی اس ساعت میں آپ ہی

نوبتے شک متول ہوا اور یہ روز جمعہ ہمارے نزدیک یوم المزدیہ ہے جو جہانمی صلی اللہ علیہ وسلم
 لائے جبریل کیا ہے یوم المزدیہ جو ابدا مقرر تیرے رب نے پیدا کیا ہے فردوس میں
 ایک میدان فراخ اوسین و میر میں مشک کے پیر جمعہ کے دن بھیجے گا اللہ اوسین کچھ فرشتے
 اور گردا گرد اوس میدان کے منبر ہونگے لڑکی اور نیر میں کچھ منبر ہونگی اور اوس منبروں
 نوز کے گردا گرد اور منبر سونے کے گردا گرد قوت اور زبردستی سے خیر شہدا اور صدیقین ہونگے
 سویشینکے شہدا اور صدیقین پیچھے انبیا کے اور مشک کے ڈھیر ان پر پیر فرمائے گا اللہ
 میں تھا راب ہون بیشک نے سچا کیا ہے اپنا وعدہ اور لایا مکہ بہشت میں سو تم مجھے لگو
 میں دنیا کا عرض کر نیلے یا اللہ ہم تجھے تیری رضا کا بہترین مقامات کا ہے لگتے ہیں فرمائے گا
 اللہ تعالیٰ میں تم سے راضی ہوا اور مجھے ہے دنیا کچھ تم آرزو کرد اور میرے پاس زیادتی ہے
 ہر چیز میں (کیونکہ نعمت خدا اللہ تعالیٰ کی اور رحمت اور فضل اس کا بے نہایت اور بے اندازہ ہے)
 سو وہ دوست رکھنے کے جمعہ کے دن کو کہ اس دن عطا کرے گا اور نیکو و نیکو کار۔ اور اس حدیث کی
 اور ہر طبقہ بقی روایت کی میں انسانیت اور بعض طریق میں یہ ہے کہ انکو رہنا ہوگا اس جلوس
 میں جتنی دیر میں جمعہ کی نماز سے لوٹے ہیں پہلوٹ جائینگے اپنے بالا قانون میں روایت کیا اسکو
 آجری نے کتاب الروایۃ میں -

ف میرے پاس زیادہ ہو لینے بقدر تم خواہش آرزو کرتے ہو اوس سے زیادہ میں کو دوں گا
 پہلوٹ جاؤں گے یعنی جمعہ کے دن ویدار الہی سے مشرف ہو کر اپنے اپنے مکانات میں چلے جائیں گے
 اور ہر جمعہ کے دن ایسا ہی ہوگا چنانچہ اگلے حدیث میں مذکور ہوگا اور حدیث شریف میں آیا ہے
 کہ بہشت میں سو درجہ ہیں فضل درمیان دو درجہ کی جیسا فضل زمین و آسمان میں ہے اور
 فردوس بالاترین بہشتوں کا ہو درجہ میں -

و ان شرح الاجری فی کتاب الروایۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال اهل الجنة اذا دخلوا منزلا بفضل اعمالهم فيؤذن لهم في مقدار يوم احبته من ايام الدنيا فيؤذنون

قیصر زائد لہم عرشہ و یقبدی لہم فی روضۃ من ریاض الجنۃ و توضع لہم منابر من لؤلؤ و منابر من
لؤلؤت و منابر من ذهب و منابر من فضۃ و مجلس اوتارہم و ما فیہم اونی علی کثبان المسک
والکافور و ما یرون اصحاب الکلاسی بافضل منہم مجلس الحدیث و فیہ الرویۃ و سماع الکلام و ذکر
سوق الجنۃ - اور ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب اہل جنت جنت میں داخل ہونگے تو منزلات یاوین گے بعد فضیلت اپنی اپنی اعمال کی یہاں
زیادت کرینگے سو باہر نکالے گا اللہ انکے لئے ایسا عرش اور طاہر ہوگا انکے واسطے ایک
بارغین باغوان جنت سے اور رکھو جائینگے انکے واسطے منبر نو کی اور منبر سوئی کی اور منبر یاقوت
کی اور منبر سونے کی اور منبر جانیک کی اور بیٹے گا جو انہیں زیادہ قریب ہوگا اور جو انہیں زیادہ
قریب ہوگا مشکل رکافور کے دوسرے دن ہر (یعنی اپنے اپنے مرتبہ کے دوسو بیٹھینگے) - اور
نہ دیکھینگے کسی والی اپنی سے زیادہ کیوں افضل بیٹھنے میں آخر حدیث تک اور اس حدیث میں
بیان رویت اور سننے کلام الہی کا اور ذکر بازا جنت کلام ہے -

والتحریر ایضا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یزیدون
رہم عز وجل فی کل یوم جمۃ فی مال الکافور و اقربہم من مجلس اسرعم الی یوم الجنۃ و اکبرہم غدا -
اور ابن عباس رضی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنتی زیادت کریں گے
اپنے رب عز وجل کی ہر جمعہ کے دن رنگین کا فوز میں اور زیادہ قریب اللہ سے بیٹھنے میں چھو
ہونگے جو سب سے زیادہ جلدی کرتے ہیں جمعہ کے جانے میں اور سب سے پہلے اول وقت میں
قرآن اور سب سے پہلے تائید کہ دیا اللہ ہی جنت میں اور منور ہو کر صبح و شام اور عوام و خواص کے دن چھوٹے گا کہ ان کی لایا
الخصوصیۃ الثانیۃ و الخمسون - انہ مذکور فی القرآن دون سائر ایام الاسبوع
قال اللہ تعالیٰ اذا نودی للصلوۃ من الجنۃ - باونین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ مذکور ہے
قرآن میں اور دن حقہ کے مذکور نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذا نودی للصلوۃ من جمیع الجنۃ
الخصوصیۃ الثالثۃ و الخمسون انہ الشاہد المشہود فی الایۃ وذا قسم اللہ -

تر میں دین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ شاہد اور مشہود ہے کلمہ ائمہ میں اور بیشک تم کہا لی اللہ نے
اوسکی **شرح** ابن جریر عن علی بن ابیطالب فی قولہ قال لا یومضہ و قال انشاء
یوم الحجۃ و المشہود یوم عرفۃ - علی ابن ابیطالب رضی روایت ہے اس قول خداوند تعالیٰ
میں و شاہد و مشہود کہا حضرت علی نے شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ ہے۔

شرح حمید بن نخوع فی فضائل الاعمال عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ و المشہود یوم عرفۃ و الشاہد یوم الحجۃ اطلعت من لا غیت
علی یوم افضل من یوم الحجۃ - ابو ہریرہ رضی روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے یوم موعود روز قیامت ہے اور مشہود روز عرفہ اور شاہد روز جمعہ نہ طلوع ہوا آفتاب غروب
ہوا کسی دن میں جو افضل ہو روز جمعہ ہے۔

فت یفرسہ برج میں چرا یا ہے و الیوم الموعود و شاہد و مشہود - سو یوم موعود روز قیامت کہ
کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اوسکے آنے پر وعدہ کیا ہے مومن سے بہشت کی نعمت نکال دین اور
نیز وعدہ ہوا ہے اسانوں کے حق ہونے اور نافرمانوں نے بغیرہ کا اور شاہد روز جمعہ ہے کہ حاضر ہوگا
خلق پر اور گواہ ہے اوسکا جو اسکی نماز پڑھے اور نماز میں حاضر ہوا و مشہود روز عرفہ ہے کہ اوسمیں
ہر طرف سے مسلمان لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور فرشتے بھی۔

و **شرح** ابن جریر عن ابن عباس قال انشاء الانسان و المشہود یوم الحجۃ - و ابن
عباس سے روایت ہے کہ شام انسان ہے اور مشہود روز جمعہ - **فت** شاہد انسان اساطے
ہے کہ اس نے روز الست میں شہادت کی ہے لقولہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ تا اور مشہود روز جمعہ اساطے
کہ مسلمان لوگ اوسمیں نماز کے واسطے جمع ہوتے ہیں اور فرشتے بھی۔

و **شرح** عن ابی الزبیر و ابن عمر قال یوم الذبح و یوم الحجۃ اور ابن زبیر اور ابن عمر سے
روایت ہے کہ شاہد و مشہود روز جمعہ ہے **فت** روز جمعہ یعنی روز عید قربان شاہد
اساطے کہ شہادت کرے گا روز قیامت ہون کو گوئیے حق میں چرا دین حاضر ہونے ہیں

ایمان اور استحقاق رحمت کے ساتھ اور مشہور و سواسطے کے اوس دن مشارق مغرب سے حاجی لوگ منا اور مزدلفہ میں حاضر ہوتے ہیں اور وزجہ کے شاہد اور مشہور ہونے کی وجہ اور بیان ہو چکی **وآخر ج** عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما یمن الصلوۃ علی یوم کجمعۃ فانہ یوم مشہور و مشہورہ الملائکہ اور ابو دردور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود پہنچو مجھ پر جمعہ کے دن اس واسطے کہ وہ روز مشہور ہے کہ حاضر ہوتے ہیں اس میں فرشتے۔

الخصوصیہ الرابعۃ و اربعون انہ الموعز لہذہ الامۃ۔ چون دین خصوصیت ہے کہ روز جمعہ سے پہلے اس است کو۔ **رومی** الشیخان عن ابی سربہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی ہذا الاثر ان ہذا القیامۃ یوم القیامۃ ہذا انہم اولو الکتاب من قبلنا ثم ہذا ابو مہم الذی فرض اللہ علیہم فاختلوا فیہ فہذا اول کمال الناس فی القیامۃ یوم القیامۃ و عذاب الضاری بعد غد ابو سربہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم پہلے ہیں (یعنی دنیا میں) اور پہلی اور مقدم ہونیوالے ہیں قیامت کے دن شرف اور مرتبہ میں) سو اس کے اہل کتاب کو دی گئی ہے کتاب جسے پہلے پڑھو یہ وہ دن ہے (یعنی حبشہ) کہ فر فرمایا تھا اللہ نے انہیں (یعنی اہل کتاب پر) سو اختلاف کیا انہوں نے اس میں پہرہ راہ و کھائی نہ کو اللہ نے جو کہ دن کی طرف سو لوگ (یعنی یہود و نصاری) اس دن میں ہمارے تابع ہیں اختیار کیا جو دن ظہر یعنی روز رفتہ اور نصاری نے پر سون یعنی التوار۔

ف حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا دن آوے گا تو دنیا میں مقدم ہے اسطرح امت محمدیہ علی نبیہا الصلوۃ و الخیمۃ و انہ مقدم ہوگی کہ اول ہی امت حساب و کتاب سے فراغت پاوے گی۔ اور شارحین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ مراد فرض کرنے سے یہود و نصاری پر اور اس کے اختلاف سے کیا ہے بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور نہ عبادت بعد جمعہ میں بعینہ اور حکم کیا جمع ہونے کا جمعہ میں عبادت کے لئے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث سے

معلوم ہوتا ہے سو انہوں نے اور الہی سے مخالفت کے جیسے کہ انکی عادت تھی تو ہم دسے نہ ہتھک
اختیار کیا اور رضامندی نے انکو اور اکثر سپر میں کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہے کہ انکو یہ حکم ہوتا تھا
کہ ایک دن فانی ہو کر اور عبادت کیا کریں اور وہ دن اپنی برائے اور اجتہاد سے تجویز کریں امتحان
کہ حق کو دریافت کرتے ہیں یا نہیں تو یہ وہی نہ ہتھک وہیں کیا اس خیال سے کہ خداوند تعالیٰ نے
اسدن پیدا لیش مخلوقات سے فراغت کی اور رضامندی نے یکشنبہ اس بقدر سے کہ اعتبار آفرینش
عالم کی اسدن ہوئی ہو جو نون نے خطائی اور جو کادن نہ پایا جو علم الہی میں تھا یہ خدا نے سکھواہ دکھا
یعنی حکم دیا اس امت کو عبادت کرنے کا جمعہ کے دن بقولہ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ منکم فاجیبوا
الہم۔ اور توفیق دے بجا اور ہی اس حکم کی واجدہ للہ یلہا دکھائی اسدن کی دریافت اور تعین کے سبب
نکلا اور اجتہاد سے کہ اس اجتہاد میں صواب کو پہونچی خطا نہ ہو علی اختلاف القولین جیسا کہ مقدمہ الکتاب
کے فصل دوم میں بیان ہوا ہے و المسلم عن ابی ہریرۃ و ضیقہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افضل اللہ عن الحجۃ من کان قبلنا و کان للیوم الیوم السبت و کان للرضامندی یوم جمعة فاجاب اللہ بنا فیما
لیوم الحجۃ۔ اور ابو ہریرہ اور حفصہ رحمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے ہمکا دیا اللہ نے جمعہ کے دن کو جو ہے پہلے ہے تو مقرر ہوا ہو وکے واسطے
ہفتہ کادن اور رضامندی کے واسطے یکشنبہ یہ خدا سکھو لایا اور پیدا کیا اللہ نے ہم سکھو لایا
دکھائی خدا نے سکھو جو کل دن کی۔

اخصوصیۃ الخامسۃ و الخمسون انہ یوم المغفرۃ۔ چہینون جنسیت یہ کہ جمعہ

مغفرت کادن ہے۔ **شرح**۔ ابن عدی و الطبرانی فی المعجم بسند جید عن انس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالیٰ یسبک احد من المسلمین یوم جمعة
الاخفہ الان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ تبارک و تعالیٰ
ہر روز یکساں کسی مسلمان کو جمعہ کے دن مغفرت ہے۔

اخصوصیۃ السادسة و الخمسون انہ یوم التقی۔ چہینون جنسیت جبرائیل علیہ السلام

دن ہے اس سراج النجاری فی تاریخہ والیعلی عن الشریقال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الحجۃ والعبۃ اربعۃ عشر من ساعۃ الیس مہنا ساعۃ الاول للہ فیہا ستۃ عقیق من اللہ کلیم قدامہ جوا النار۔ السنۃ سے روایت ہے کہ انبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر حجہ کا دن اور حجہ کی رات چوبیس گنہاں ہیں کوئی گنہری اور عین الیسی نہیں کہ حسین سے زیادہ نبیوں آگ سے جو ب کے سب آگ کے لائق تھے۔

وہ اس ستر حجہ میں عدی و البیہ فی الشعب لفظ ان اللہ فی کل حجۃ سنۃ اللہ عقیق اور اس عدی اور حجہ میں سنۃ اسکو روایت کیا اس لفظ سے سنۃ اللہ کی ہر حجہ کے دن حجہ اللہ اور اس کے ہر حجہ میں۔

اس ستر حجہ میں ساعۃ اللہ و اس ستر حجہ میں ساعۃ اللہ عقیق۔ سنۃ اللہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساعۃ اللہ کی ہے کہ وہی استیخانہ میں ہے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزیوم حجۃ فقال لہ ساعۃ اللہ لایوا فقہا ساعۃ اللہ و ہو قائم علی راس اللہ اللہ اعطاه ایامہ و اس ستر حجہ میں۔ اور یہ روایت ہے کہ سنۃ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا۔ وہ حجہ کا روزیوم حجہ کے دن میں ایک ساعۃ ہے جو باوے کا اس کو حجۃ اللہ میں اس کی کہ ان کے ان کے ہوا کہ ان کے ان کے لئے مانگے اللہ سے کوئی چیز نہیں دیکھا اسکو اللہ ان اشارہ کیا آپ نے وہ ساعۃ کے کمر کرتے تھے اس ساعۃ کو دینے

آپ ان اشارہ سے بتلاتے تھے کہ ساعۃ اللہ ہے (وہ ساعۃ اللہ ان فی الحجۃ ساعۃ اللہ لایوا فقہا) ساعۃ اللہ فیہا غیر الا اعطاه ایامہ وہی ساعۃ اللہ عقیق۔ اور ابورہرہ سے روایت ہے کہ وہ حجہ میں ایک ساعۃ ہے کہ جو کوئی سیلان اسکو باوے مانگے اللہ سے اس ساعۃ میں وہ چیزیں دیکھا اسکو اللہ وہ ساعۃ بہت کم ہے۔ مقدار خائف اہل العلم من الصعابۃ و التامین فمن بعدہم فی ہذہ الساعۃ علی اکثر من ثلاثین قولا۔ اور مقرر اختلاف کیسے اہل علم نے سجدہ اور تامل میں سے بعد میں اس ساعۃ میں تیس قول سے زیادہ یہ فضائل انہا

اخر ج - عبد الرزاق عبد اللہ موہی معاویہ قال قلت لابیہرہ انہم زعموا ان

اساتۃ التی فی یوم الحجۃ یستجاب فیہا الدعاء رفعت فقال کذب من قال ذلک قلت

فتی کل حجۃ قال نعم - تو بعضوں نے کہا وہ ساعت اوٹھالی گئی - روایت کی عبد الرزاق

عبد اللہ موہی معاویہ سے کہا عبد اللہ نے میں نے پوچھا ابو ہریرہ رضی سے لوگ کہاں

کرتے ہیں کہ ساعت چھوڑ دے میں سے جمہور دعا مستجاب ہوتی ہے وہ اوٹھالی گئی ہے

یو ایہ یا ابو ہریرہ - نے جو مناسب ہے جسے یہ کہا پوچھا میں نے تو کیا وہ ہر جمعہ میں ہے کہا ہاں -

وقیل انہا فی حجۃ واحدة من کل سنۃ فارکب الاحد لایہریرہ فروع علیہ فرج الذی اخرجہ

مالک اصحاب السنن - اور بعضوں نے کہا وہ ساعت ہر سال صرف ایک جمعہ میں ہوتی ہے

یہ کہا تھا کہ اب احبار نے ابو ہریرہ سے سوال کیا ہریرہ نے رد کر دیا اس قول کو پیر جوع کیا کہ

نے اس کی طرف یہ روایت کی ہے مالک اصحاب حدیث نے -

ف اپنے کعب احبار نے ابو ہریرہ رضی سے کہا تھا کہ ساعت ہر سال تین ایک دن ہے سو

ابو ہریرہ نے اس کا جواب کیا اور کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ میں ہے یہ کعب نے قیامہ پڑھ کر کہا یہ فرمایا

یو ایہ یا ابو ہریرہ - نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

کو رد کر دیا اور فرمایا میں نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

کو رد کر دیا اور فرمایا میں نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

کو رد کر دیا اور فرمایا میں نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

کو رد کر دیا اور فرمایا میں نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

کو رد کر دیا اور فرمایا میں نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

کو رد کر دیا اور فرمایا میں نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

کو رد کر دیا اور فرمایا میں نے اس کا جواب کیا اور جوع کیا کہ اپنے قول سے ابو ہریرہ کے قول

واخر ج عبد الرزاق عن کعب قال لوان بن قاسم حجۃ فی جمیع لاتی علی تاک

اساتع قال ابن المنذر معناه انه يبدأ فيه دعوى جمعة من اول النهار الى وقت معاوم ثم في
جمعة مبدئى من كل وقت آخر حتى يأتى الى آخر النهار - اور کعب سے روایت ہے کہا کعب نے
اگر کوئی تقسیم کرے ایک جمعہ کو کئی جمعوں میں البتہ آجائے گا اور اس ساعت پر کہا ابن منذر نے
معنی اسکے تین کہ شروع کرے اس طرح کہ دعا کرے ایک جمعہ میں اول دن سے ایک وقت معین
تک پھر دوسری جمعہ میں شروع کرے اور وقت سے دوسرے وقت تک تاکہ آجائے آخر دن تک
والحکوة فی اخفاء ہا لبعث العباد علی الاجتهاد فی الطلب واستیباب الوقت بالعبادة - اور
حکمت اسکے چہ پانے میں آما دھکرا ہے ہند دن کا کوشش براد کی الملب میں اور صرف کرانا
سارے وقت کا عبادت میں - وقیل انہا تقتل فی یوم الجمعة ولا تلزم سائتہ بعینہا ذکرہ بعضہم
احتمالا وخرم بہ ابن عساکر وغیرہ ورجح الغزالی والمحب الطبری - اور بعض نے کہا وہ بدلتی رہتی ہے
جمعہ کے دن اور نہیں لازم ہے ساعت معین یہ قول بعض نے احتمالا ذکر کیا ہے اور ابن
عساکر وغیرہ نے اس پر یقین کیا اور غزالی اور محب طبری نے ترجیح دی ہے اس قول کو - وقیل ہا ہی
عند اذان المؤذن لصلاة الغداة اخرجه ابن ابی شیبہ عن عائشہ اور بعض نے کہا وہ وقت اذان
صبح کی ہے اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عائشہ رضی سے - وقیل من طلوع الفجر الى طلوع الشمس
رواہ ابن عساکر عن اسہریرہ اور بعض نے کہا وہ طلوع فجر سے ہے طلوع آفتاب تک یہ روایت
کی ہے ابن عساکر نے ابوہریرہ رضی سے وقیل عند طلوع الشمس حکاہ الغزالی اور بعض نے کہا وقت
طلوع آفتاب کے یہ قول نقل کیا ہے غزالی نے وقیل اول ساعة بعد طلوع الشمس حکاہ الجلی
والمحب الطبری شارحا الثنبہ - اور بعض نے کہا کہ پہلی ساعت ہے بعد طلوع آفتاب کے حکایت
کیا اسکو جیلے اور محب طبری شارحین تنبیہ نے - وقیل فی آخر الساعۃ الثالثۃ من النهار بحديث ابی
مرقودا فی اخر ثلاث ساعات من ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجب لہ اخرجه احمد اور بعض نے کہا
وہ تیسری ساعت ہے تین ساعتوں اخیر جمعہ میں سے لحد حدیث ابوہریرہ رضی کی مرفوعا کہ تین ساعتوں
اخیر جمعہ سے ایک ساعت ہے جو دعا کرے اللہ سے اس ساعت میں قبول ہو روایت کیا اسکو احمد

وقت شروع ہونے خطبہ سے خطبہ سے فلاح ہونے تک روایت کیا اسکو ابن عبد البر نے
 بسند ضعیف ابن عمر سے مرفوعاً۔ وقیل عند المجلس من الخطبتین کما ہ الطیبی اور بعض نے کہا
 وقت بیٹھنے امام کے دونوں خطبہ پر اسکو نقل کیا طیبی نے وقیل عند نزول الامام من المنبر رواہ ابن المنذر عن ابی ہریرہ
 اور بعض نے کہا وقت اترنے امام کے منبر سے روایت کیا اسکو ابن منذر نے ابوردہ سے
 وقیل عند اقامۃ الصلوۃ رواہ ابن المنذر عن الحسن ورمی الطبرانی بسند ضعیف عن ميمونه ثبت
 سعد انہا قالت یا رسول اللہ افنا من صلوۃ الحجۃ قال فیہا ساعۃ لا یدعو العید فیہا ربہ الا استجاب
 لقلت ایہ ساعۃ ہی یا رسول اللہ قال ذلک حین یقوم الامام۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت
 اپنے تکبیر اولیٰ نماز جمعہ کی ہے روایت کیا اس کو ابن منذر نے حسن سے اور روایت کی طبرانی
 بسند ضعیف ميمونه ثبت سعد کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ جواب دیجئے کہ نماز جمعہ کی فضیلت سے
 فرمایا آپ نے اربعین ایک ساعت ہے جب دعا کرتا ہے بعد اوس ساعت میں انبیاء سے
 بے شک قبول ہوتی ہے عرض کیا میں وہ کونسی ساعت ہے یا رسول اللہ فرمایا وقت کھڑے
 ہونے امام کے ہے نماز جمعہ کے واسطے۔

وقیل من بین اقامۃ الصلوۃ الی تمام الصلوۃ لحديث الترمذی وحسنہ وابن ماجہ عن عمر بن عوف قالوا
 ایہ ساعۃ یا رسول اللہ قال حین تقوم الصلوۃ الی الانصراف منہا رواہ ابی یحییٰ فی الشعب بلفظ
 ما بین ان ینزل الامام من المنبر الی ان یتقضى الصلوۃ۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت سے نماز جمعہ
 تمام ہونے تک بدلیل حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کے عمر بن عوف سے کہا وہ بولنے کو کسی عت
 ہے یا رسول اللہ فرمایا نماز کے قائم ہونے کے وقت سے نماز سے لوٹنے کے وقت تک
 اور روایت کیا اسکو بہیقی نے شعب الایمان میں اس لفظ سے وقت اترنے امام کے منبر سے
 نماز کے تمام ہونے تک۔ وقیل ہی الساعۃ التي كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيها الحجۃ روا
 بن عساكر عن ابن سيرين۔ اور بعض نے کہا وہ ساعت ہے جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی
 نماز پڑھتے تھے روایت کیا اسکو ابن عساكر نے ابن سيرين سے۔

وقیل فی صلوٰۃ العصر الی غروب الشمس رواہ ابن جریر عن ابن عباس موقوفاً علی الترمذی صنفیف
 مرفوعاً التمسوا الساعۃ الّتی ترجی فی یوم الحجۃ بعد العصر الی غیوبہ الشمس ولا ین مندۃ عن ابی سعید
 مرفوعاً فیما یترک بعد العصر افضل ما یکون للناس۔ اور بعض نے کہا عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک
 روایت کیا اسکو ابن جریر نے ابن عباس سے اور ترمذی نے موقوفہ ساعت کو حسین امیر
 قبول ہونے دعا کی تعبیر کے دن بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک اور ابن مندہ نے
 روایت کی ابو سعید سے موقوفہ ساعت کہ بعد عصر کے کہ یہ وقت زیادہ غفلت کلمے اور موقوفہ
 جنہیں لوگ غافل ہوتے ہیں۔ وقیل فی صلوٰۃ العصر رواہ عبد الرزاق عن یحییٰ بن اسحاق بن ابی طلحہ
 مرفوعاً عاملاً۔ اور بعض نے کہا ساعت عصر نماز سے کہ روایت کی عبد الرزاق نے یحییٰ بن اسحاق ابن ابی طلحہ سے
 وقیل بعد العصر الی اخر وقت الاختیار حکماء الغزالی۔ اور بعض نے کہا بعد عصر کے ہے آخر وقت
 اختیار تک افضل کیا اسکو غزالی نے۔ وقیل من صین تصفر الشمس لے ان تغیب رواہ عبد الرزاق
 عن طلائس۔ اور بعض نے کہا آفتاب کے نہ ہونے کے وقت سے اس کے غائب ہونے تک
 روایت کی یہ عبد الرزاق نے طلائس سے۔
 وقیل اخر ساعۃ بعد العصر اخر حیم الوداد والحاکم من علامہ مرفوعاً ولفظہ فالتمسوا اخر ساعۃ بعد العصر
 اور بعض نے کہا آخر ساعت ہے عصر کی اور روایت کے ابو داؤد اور حاکم نے جابر سے
 اور شقاہ و سکایہ سے کہ موقوفہ او سکوا آخر ساعت من بعد عصر کے۔
واسنج اصحاب السنن من ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی یوم طاعت علیہ خمس یوم اربعہ وفیہ ساعۃ لا یساو فیہا عید مسلم وہو یصلّی لیسال اللہ فیہا
 الا اعطاه ایاہ فقال کعب ذلک فی کل سنتہ یوم فقلت بل فی کل حجتہ ففرار کعب القوراء فقال صدق
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ تمّ بحجت عبد اللہ بن سلام فی حجتہ فقال قد سلمت ایتہ
 ساعۃ ہی اخر ساعۃ فی یوم الحجۃ فقلت کیف وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یساو فیہا
 عید مسلم وہو یصلّی ذلک الساعۃ لا یصلّی فقال لم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیس

مجاہد منظر الصلوة فہو فی صلوة قلت بلی قال فہو ذاک فی الترغیب للاصحاب من
 ابی سعید الخدری مرفوعاً الساتر التی استجاب فیہا اللہ عام یوم الحجۃ اخرا عشر من یوم الحجۃ قبل
 عشر رب الثمر عقیقل ما یكون عند الناس۔ اور روایت کی اصوات حدیث سننے الوہرہ
 رعت سے کہا او ہنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن جبرائیل علیہ السلام
 پہوا دن جمعہ کا ہے اور اس میں ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اس کو پڑھے اور نہ پڑھے
 ملنگے اللہ سے کچھ دیکھے اس کو اللہ جبرائیل علیہ السلام نے کعبہ بننے کا عمل میں سے ساعت کا چہرہ
 میں ایک دن ہے کہ اپنے شہنشاہین کے ہر عہد میں ہوتے ہیں کعبہ بننے کا عمل اور کہا کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہؓ نے ستر غامین عبد اللہ بن سلام سے اور
 میں اس کو فرمایا کہ کہا عبد اللہ بن سلام نے شجرہ معلوم سے کہا کہ ساعت ہے کہ وہ آخر
 ساعت ہے روز جمعہ کی ایک ساعت ہے کہ کوئی ہو سکتا ہے طواف کعبہ کی ساعت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اس کو پڑھ سکے مسلمان اور وہ کائنات پہاڑوں اور صوفیوں کی عبادت کی ہے
 (وہ اس کے کہو ہے) کہ کہا عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کوئی شیخ ایک حکیم نماز کے انتظار میں توفہ نماز میں میں نے کہا ابو ہریرہؓ نے
 ایسے کہایت سے بیان ہے فرمایا کہ آپ نے کہا عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ وہ ساعت ہے کہ
 یعنی مراعات انتظار نماز کا ہے اور وہ آخر میں ہو سکتا ہے اور اس کے کہو ہے کہ میں نے
 ابو سعید خدریؓ سے یہ روایت ہو کہ ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے اور عبد اللہ بن سلام نے اس سے
 روز جمعہ کے قریب ہر ساعت سے پہلے کہ یا ودعا مل ہو سکتے ہیں اس سے کہو کہ
 اذاتہ الخلف الشمس للغروب اخرہ الطلوع فی الاہ سطر اللہ یعنی فی السبب عن خاطرہ منبث فی
 صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتنا ساء ہی قال اذ انتمی اصف التمر للفرس
 اور بعض نے کہا جب تک آؤے آؤا سورج واسطے دو سبب سے روایت کی یہ طبری نے
 اور یہی سبب حضرت سیدۃ النساء خاتونہ زہرا رضی اللہ عنہا منبث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ

پوچھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے
 جب لنگ آویسے نصف آفتاب غروب کے وقت ہے۔ **ف** یہ حدیث مرجانہ نے حضرت
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور آخر اسکا کبیر ہے کہ یہ حضرت فاطمہ جبوز دینی تھیں
 اپنے غلام کو حکاکی اہم تھا کہ کہتا رہے آفتاب کو غروب کے وقت اور جب آپ کو خبر دی جاتی
 تھی غروب نصف آفتاب سے متوجہ ہو جاتی تھیں آپ دعا کے طرف نما اٹک آفتاب بالکل غروب
 ہوتا۔ **ع** علامۃ الاقوال فی ذلک قال الحنفی المصنف فیما حدیث اسلمیہ موسیٰ بنی
 سلم و اشہد الاقوال فیما قول عبد اللہ بن سالم قال ابن حجر و ما علامہ اما ضعیف الاسناد و موقوف
 سند قاطع الی اجتہادہ و من لوثیف۔ **س** سیدہ حلیہ قول میں ساعت کے بیان میں کہا کہ جب
 طبری نے سب حدیثیں میں زیادہ ترجیح حدیث اسلمیہ میں حدیث ابو موسیٰ کی ہے سلم میں۔ اور
 قوتون میں زیادہ مشہور قول عبد اللہ بن سالم کہتے کہا ابن حجر نے اور ما سوالان و دون
 کے یا ضعیف الاسناد ہے یا وثیف ہے کہ منسب کیا او سکے کہنے واسطے نے اپنی راے
 اور اجتہاد و کی طرف نہ کیلے نکلائے ہے تم خلف السلف ای القولین لہ کو میں ترجیح کلام ابن المجہد فرج
 باقی حدیث اسلمیہ موسیٰ بنی و ابن العربی و القرطبی و قال النودی انہ الصصحیح او الصواب
 و ترجیح قول ابن سالم احمد بن حنبل و ابن راہویہ و ابن عبد البر و ابن الزمکانی من اثنا عشر قیۃ۔
 چہ اختلاف کیا ہے سلف نے کہ دونوں قول نہ کو میں سے کونسا قول زیادہ ترجیح ہے سو
 ترجیح دی ہے ہر اک قول کو ترجیح دینے والوں نے تو جو کہہ ابو موسیٰ کی حدیث میں ہے او کو
 ترجیح دی اور ابن عربی اور قرطبی نے ترجیح دی ہے اور کہا نودی نے یہ صحیح ہے یا صواب ہے
 اور عبد اللہ بن سالم کے قول کو احمد بن حنبل اور ابن راہویہ اور ابن عبد البر اور ابن الزمکانی نے
 شافعیہ میں سے ترجیح دی ہے۔ **ق** قلت و ہذا امر و ذلک ان ما اور وہ ابو ہریرہ علیہ السلام
 سلام من انما لیت ساعت صلوة و اس کے حدیث الی میرے ایضا لان حال الخطبۃ لیت ساعت
 صلوة و تیمز بعد العصر بانہا ساعت دعا و قد قال فی الحدیث یال لشدیدا و لیس حال الخطبۃ

ساعت و عمار لانہ مامورینہا بالانصا و كذلك غالب الصلوة و وقت الدعاء منها اعند الاقامۃ و اولی
 السجود و التشهد فان حمل الحديث على هذه الاوقات الضم و حمل قوله و هو قائم يصلي على حقيقة
 فی ہذین الموصفین و علی محاذہ فی الاقامۃ اسی یرید الصلوة و نہ تحقیق حسن فتح المندیہ و غیرہ
 ترجیح روایت ابی موسیٰ علی قول ابن سلام لا یقار بالحديث علی ظاهرہ من قولہ یصلی بکمال
 فانه اولی عن حملہ علی انتظار الصلوة لان محاز لعیب و موہم ان انتظار الصلوة شرط فی الاحایہ
 ولانہ لا یقال فی منتظر الصلوة قائم یصلی وان صدق انہ فی صلوۃ لان لفظ قائم شرعاً یستلزم
 ین کتابہ و ینان الکیا مری اور وہ یہ کہ جو اعتراض ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہ انہ ساعت رخصۃ کی حالت میں
 ابو موسیٰ کی حدیث پر بھی وارد کیونکہ وقت خطبہ کا بھی وقت نماز کا نہیں اور جبکہ کوڑا طبع ممتاز ہے کہ ساعت دعا کی تو
 ہے حال انکہ حدیث میں کہا ہے کہ دعا کرو افسوس دعا عظیمہ کا وقت دعا کا وقت نہیں ہے کیونکہ خطبہ کے
 وقت تو حکم چھپ رہے ہیں اور ایسے ہی اکثر نماز میں خاصوٹی ہے اور دعا کا وقت نماز میں
 یا کبیر اور کے ہے یا سجدہ یا تشهد پسے التحیات لا اگر حدیث میں ان تینوں وقتوں میں سے
 کوئی وقت مروی ہو تو مطلب واضح ہو جائے گا اور درمیان صورت اس قول سے کہ اگر نماز پڑھا ہو
 سجدہ اور تشهد میں تحقیق معنی نماز کے مروی ہے جاوین گے اور کبیر اس میں ہے مجاہزی
 یعنی ارادہ نماز کا۔ اور یہ اچھی تحقیق ہے جو ائمہ نے کہی اور اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ترجیح
 روایت ابو موسیٰ کی عبداللہ بن سلام کے قول پر اس واسطے کہ اس صورت میں حدیث اپنے ظاہر میں
 باقی رہتی ہے اس قول میں (کہ نماز پڑھا ہو اور سوال کیسے) کیونکہ یہ بہتر ہے اس سے کہ نماز
 پڑھنے سے انتظار نماز کا مروی ہو کہ یہ محاذ لعیب ہے اور اس سے یہ ہمہ جہت ہوتا ہے کہ انتظار نماز کا
 قبول دعا کے واسطے شرط ہے اور اس واسطے کہ نماز کے منتظر کو یہ نہیں کہہ سکے کہ نماز نماز پڑھا
 اگر جو یہ سچ ہے کہ وہ نماز میں ہے (یعنی حدیث کی رو سے) کیونکہ لفظ قائم کا خبر تباہ ہے تعلق
 فعل سے۔ (یعنی قیام نماز کا پایا جاوے نہ یہ کہ صرف انتظار ہی ہو اور قیام کبھی بھی نہ ہو)
 والذی استخیر اللہ عاقل بہ من نہ الاقوال انہا عند اقامۃ الصلوة و غالباً لا عادیث المروی

تشہد لہا حدیث مبہوتہ مضححہ فیہ وکذا حدیث عمر بن عوف ولا ینافیہ حدیث اے موسیٰ لاندہ
 ذکر انہا فیما بین ان جاسر الامام اے ان تنقص الصلوۃ وذلک صادق بالاقامۃ بل منہ
 نہا ان وقت الخطبۃ لیس وقت صلوۃ ولا دعاء ووقت الصلوۃ لیس وقت دعائی
 نماز لا لظن انہ اذا استغرق ذلک الوقت قطعاً لا ینافیہ بالخصوص والاجماع ووقت الخطبۃ
 والصلوۃ متشعب وغالب الاقوال المذكورۃ بعد الزوال او عند الاذان محل سے نہا فترجع الیہ
 ولا تنافی وقد اخرج الطبرانی عن عوف بن مالک الصحابی قال انی لاجون ان تكون ساعۃ
 الاقامۃ فی احدی ساعات اثنتی الاذان المؤذن وادام الامام علیہ السلام عن الاقامۃ واکو
 شہد حدیث الصحیحین من وقایم ^{صلی} فاعلم یہو قایم علی الشیام الصلوۃ عند الاقامۃ و
 علی الحال المتعدۃ فکون ذہ الحکمۃ الیہ شطانی الباقیہ فانہا متعۃ لمن شہدا جمیعہ لمخرج
 من خلف عہا نماز ظہر فی ذلک محل من الصغیر والکبیر العلم بالصواب۔ اور جس امر کا میں
 استخراج کرتا ہوں اللہ سے اور حکامین قائل ہوں ان قولوں میں سے کچھ ہے کہ ساعت
 کبیر اولے کے وقت ہی اور بہت سی حدیثیں مرفوعہ اس پر شہادت کرتی ہیں حدیث مبہوتہ قواسم
 باب میں صاف وصریح ہے اور ایسی ہی حدیث عمر بن عوف کی اور حدیث ابو موسیٰ کی بھی کچھ ہے کہ
 بر خلاف اور سنائی نہیں کیونکہ وہ ہوں نے کہا ہے کہ ساعت وقت بیٹھے امام کے منبر پر نماز کے
 ختم ہونے تک ہے اور یہ کبیر اولے پر صادق آتا ہے بلکہ کبیر ہی میں مختصر ہے اس لئے کہ خطبہ کا
 وقت نماز کا وقت نہیں نہ دعا کا اور نماز کا وقت غالباً دعا کا وقت نہیں اور پھر نہ گمان کیا جاوے
 کہ ساعت مراد ہے کیونکہ ساعت بہت تہڑی ہے حدیثوں اور اجماع کی رو سے اور خطبہ
 اور نماز کا وقت بہت فراخ ہے اور اکثر قول ضمیم بعد زوال یا وقت اذان مذکور ہے اس طرف
 رجوع ہو سکتے ہیں (یعنی وقت کبیر اولے کی طرف) اور کچھ مخالفت نہیں اور روایت کی طہرانی
 عوف بن مالک صحابی سے کہا عوف نے میں امید کرتا ہوں کہ ساعت احاب کی ان تین وقت ہیں
 کیسے وقت ہو وقت اذان مؤذن کے۔ اور جب تک امام منبر پر ہے اور وقت کبیر کے اور زیادہ قوی

درویشوں کی ہستی کہ سخن ساعت مرحوم سے جو روز جمعہ میں ولایت رکھے ہے درمیان آیا کہ اگر میری قوم کو اس ساعت میں حق سمانہ تقاضے سے کیا مانگے ہر کسینے کچھ کہا جب میری ولایت پہنچی تو بچے کہا کہ اس ساعت میں صحبت ارباب جمعیت کی طلب کرے جسکے ضمن میں سب معاونین میسر ہیں انتہی۔ مگر رحمہما حق بقال

الخصوة صیحة الثامنة والمسؤول الصدقة فيه تضاعف على غير ما من الايام۔
اشراف الذین خصوصیت صدقہ کا ثواب روز جمعہ میں دوگنا ہوتا ہے اور دنوں سے۔

شرح ابن ابی شیبہ فی المصنف عن کعب قال الصدقة تضاعف یوم الجمعة۔
ابن ابی شیبہ نے کعب سے روایت کی کہ ثواب صدقہ کا دوگنا ہوتا ہے روز جمعہ میں۔

الخصوة صیحة الثامنة والمسؤول ان الجمعة والسبب فيه تضاعف۔ اولسہویہ خصوصیت یہ کہ نیکی اگر ہی دینی ہوتی ہے جمعہ کے دن۔ شرح۔ ابن ابی شیبہ نے کعب قال یوم الجمعة تضاعف فیما حسنة والسبب۔ کعب سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن دینی

ہوتی ہے نیکی اور بدی۔ وشرح الدہلوی فی الاوسطین حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً تضاعف احسانات یوم الجمعة۔ اور حدیث ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ نیکیاں دینی ہوتی ہیں جمعہ کے دن۔ وشرح حمید بن سعید۔ سنہ فضائل الاعمال میں طبع

الہیثم بن حمید قال اضرب فی البسوی قال بلغنی ان الجمعة تضاعف یوم الجمعة والسبب تضاعف یوم الجمعة۔ اور ابوسعید سے روایت ہے کہ اگر انسان ستر چھوڑے جو چچی کی نیکی دو چہرہ جاتی ہے جمعہ کے دن اور بدی دو چہرہ ہو جاتی ہے جمعہ کے دن۔

وشرح عن المسیب بن رافع قال من عمل خیراتی یوم الجمعة تضاعف بعشرة اصناف فی سائر الايام ومن عمل شرًا مثل ذلك۔ اور مسیب بن رافع سے روایت ہے کہ جسے نیک عمل کیا جمعہ کے دن زیادہ کیا جاوے گا دس گنے تک اور دنوں کے اور جسے بُرا عمل کیا تو وہ بھی ایسا ہے۔

اخصوصیۃ الستون قراتہ حم الدخان یومہا وعلیتہا۔ سائہون خصوصیت پڑھنا
سورہ حم و دخان کا جمعہ کے دن اور رات میں۔

اخرج الترمذی عن ابیہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
حم الدخان فی لیلۃ الحجۃ عقر لہ۔ ابوہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس نے پڑھی سورہ حم و دخان شب جمعہ میں بخدا کیا۔ **واخرج** الطبرانی
والاصہبائے عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان
فی لیلۃ الحجۃ اولوم الحجۃ نبی اللہ یتیا فی الحجۃ۔ اور ابوالامر سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے حم الدخان جمعہ کی رات لیلۃ الحجۃ۔ یا جمعہ
کے دن بہن بنادے گا اللہ ان کوں کے لئے کلمہ نبوت میں۔

واخرج الدارمی عن ابی رافع قال من قرأ الدخان فی لیلۃ الحجۃ اصبح مغفورا
وزوج من احوالین۔ اور ابوالرافع سے روایت ہے کہ جس نے پڑھی سورہ دخان شب جمعہ میں
صبح کرے گا بخدا کیا اور حسین سے اس کا کحل کیا جائیگا۔

اخصوصیۃ السحارۃ والستون قراتہ لیس لیلۃ۔ کسٹہون خصوصیت شیعہ پڑھنا
سورہ یس کا پڑھنا۔ **اخرج** البیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ لیلۃ الحجۃ حم الدخان ویس اصبح مغفورا۔ ابوہریرہ رضی عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے شب جمعہ میں سورہ حم و دخان
اور سورہ یس صبح کرے گا بخدا کیا۔ **واخرج** الاصفہانی نے لفظ من قرات لیس فی لیلۃ
الحجۃ غفر لہ۔ اور اصفہانی نے اس لفظ کے ساتھ روایت کی کہ جو پڑھے سورہ یس شب جمعہ میں
بخدا جاوے گا۔

اخصوصیۃ الثانیۃ الستون قراتہ ال عمران فیہ۔ باسٹہون خصوصیت پڑھنا
سورہ ال عمران کا جمعہ کے دن۔ **اخرج** الطبرانی بسند ضعیف عن ابن عباس

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ السورة التي يذكر فيها آل عمران يوم الجمعة صلى الله عليه ملائكة حتى يعقب الشمس۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لہذا ضعیف روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے پڑھی وہ سورہ بنی آل عمران کا ذکر ہے جمعہ کے دن رحمت بھیجتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اور عرب غروب آفتاب تک۔

اختصاصیۃ الثالثة والستون قراءة سورة هود فيه۔ رتبہ پون خصوصیت پڑھنا سورہ ہود کا جمعہ کے دن۔ **شرح** الدارمی فی سندہ الہیثقی فی الشعب والیہ الطیخ وابن ماریہ فی تفسیرہما عن کتب ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقروا سورة هود يوم الجمعة۔ کتب احسن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سو سو سورہ ہود جمعہ کے دن **اختصاصیۃ الرابعة والستون** قراءة البقرة وآل عمران ليلتها۔ چونسو پون خصوصیت پڑھنا سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کا شب جمعہ میں۔

شرح الاصفهانی فی الترمذی عن عبد الواحد بن یمن تابعی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ سورة البقرة وآل عمران في ليلة الجمعة كان له من الاجر ما بين السجدة وعروا بالليله الا ان السابعة وعروا السابعة عبد الواحد بن یمن تابعی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے پڑھی سورہ بقرہ اور آل عمران شب جمعہ میں اسے کا اسکو ثواب ایسا اور عبادت کو سولہ ہزار ساتویں زمین ہے اور عروا سا نو ان آسمان۔ **وف** مراد اس سے کہ کثرت ثواب ہے۔ واللہ اعلم۔

شرح حمید بن زحویہ عن وہب بن منبہ قال من قرأ ليلية الجمعة سورة البقرة وآل عمران كان رزقا ما بين عروا وعجيا فربما العرش وعجيا اسفل الارضين۔ اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جسے پڑھی سورہ بقرہ اور آل عمران ہفت گنا اس کے لئے اور عروا سے عجیا تک سورہ بقرہ عرش ہے اور عجیا سے سبیل کی زمین۔

اختصاصیۃ الخامسة والستون۔ ذکر الحج بالنفرة قبل صبح یومہا۔

پیشروین حضرت زکریاؑ کو جب مغفرت کا یہ جمعہ کے صبح سے پیشتر۔

اخرج السطري في اللوس عن النضر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من قال قبل صلوة العشاء يوم كثر ثلث مرات استغفر الله الذي لا اله الا هو في القيوم والليل
 مغفرت ونوبه وان كانت اكثر من يوم الحمر - اني رضى روايته - فليارسول الله
 صلى الله عليه وسلم في حفته كل قبل بار صبح کے جمع کے دن تین بار استغفر الله
 لا اله الا هو في القيوم واثوب الله بخشہ دین گے اس کے گناہ اگرچہ دریا کے چھلک
 سے زیادہ ہوں۔

[illegible]

و اخراج۔ ابو داؤد و الحاکم و صحیحہ و ابن ماجہ عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایاکم ثم ائمتہ فیہ خلق آدم و فیہ نبض و فیہ النقی و فیہ الصلۃ و فیہ الفاکر و اس من الصلوۃ علی فیہ فان صلواکم منفر و متعلی۔ اوس بن اوس سے روایت ہے

کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بہتر و نون بین سے جمعہ کا دن ہر اوس میں پیدا
کئے آدم اور عہد میں قبض کی گئی او کی روح اور اوسین ہو گا صورت چوٹھا و سطر زندہ کرنے مردو کے
اور اسی میں ہو گا فتح موت کا سو بہت بہیجو درود مجہر جمعہ کے دن کہ مقرر درود تمہارا پیش کیا

واشرح الطریق فی اللہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من الصلوۃ علی فی اللیلۃ الزہراء والیوم الاربع فان صلوکم تعرض علی
اور الہم یہ رہنے سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بھیجو
بہرینے رات اور کئی دن تحقیق درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجہر صحر۔

واشرح الطریق فی الشعب عن ابی اعمشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکثر من الصلوۃ علی فی کل یوم جمعہ من کان اکثر من علی صلوۃ کا اقرہم فی سنہ۔ اور ابوامامہ
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے بھیجو درود مجہر جمعہ کے
دن سو جو زیادہ بھیجے والا سو مجہر درود زیادہ نزدیک ہو گا جیسے مرتبہ میں۔

واشرح عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من الصلوۃ علی فی یوم الحجۃ
ولیلۃ الحجۃ فمن فعل ذلک کتب شہیداً او شافعاً یوم القیامۃ۔ اور انس رضی سے روایت ہے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجہر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات
سو جو کوئی کیا کرے گا کہہ جاوے گا شہید یا شافع قیامت کے دن۔

ف یعنی شہید کا درجہ پاوے گا یا شفاعت کا درجہ یعنی شفاعت کرے گا گنہگاروں کی۔

واشرح عن انس مرفوعاً من صلی علی یوم الحجۃ ولیلۃ الحجۃ قضی اللہ ماۃ حاجۃ
سبعین من حاجۃ الاخرۃ و ثلاثین من حاجۃ الدنیا۔ اور انس رضی سے روایت ہے کہ جو درود بھیجو گا
مجہر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں روا کرے گا اللہ اس کی سو حاجتیں نثر آخرت کی اور تیس
دن کا۔

واشرح عن علی قال سن صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحجۃ ماۃ حاجۃ

یوم القیامۃ و علی وجہ ہذا اور علی صحت روایت ہے کہ جو مرد و عورت بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو بار آوے گا قیامت کے دن اس حال میں کہ اس کے مونہ پر نہ ہو کلام۔

واخرج الاصبهانی فی ترمذیہ عن الش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی علی فی يوم الجمعة الف مرة لم یزل فی الجنة - اور الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم
لہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو روز جمعہ کو چوبیس مرتبہ دعا کرے گا
جب تک اپنی جگہ جنت میں نہ لکھ سکے گا۔

وآخر ج ابوشم فی احکامیہ عن زید بن مسہب قال لی ابن مسعود قال کان
یوم جمعة ان تصلي علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الف مرة لقول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وال محمد وال محمد النبی
الامی۔ اور زید بن مسہب سے روایت ہے کہ ان کو یہ کہنے لگا ہے ابن مسعود سے کہ جو پورا قر
در وہ بیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کہ دن پورا بار اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وال محمد وال محمد النبی الامی۔
مشرع رحمہ کتب ہے کہ وہ روز شریف کے فضائل اور احوال اور اوقات اور صیغوں سے
کتاب سلف اور خلف جاری ہوئی ہیں خداوند اس کے ہر مسلمان کو بخش دے آمین۔

الحضرة العاشرة والثامنة والثلاثون والسبعون -
 عبادة المريض وشهيد الجنازة وشهيد الفلح والعقود فيه -
 غصبت بماربته اور حاضر جنازه اور علاج میں اور سلام کا آنا ذکر نمونہ کے دن -
 اشراج الطبرانی عن ابی امامہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من علی الجنبه وسام
 بومہ وماء ورضا وشہد جنازہ وشہد کفنا فاجبت له الجنة -

و اس میں ابو یعلیٰ نے حدیث ابو سعید و راویانہ حدیث داہنہ و بائیں ہاتھوں کے
ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے نماز جمعہ کی پہلی اور دوسری رکعت
اور عبادت کی مرضی کی اور نماز پڑھنا اور کھانا میں واجب ہوئی اور سکے واسطے سنت اور
روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے حدیث ابی سعید سے اور یہ لفظ زیادہ کیا (اور تحفیرات کی اور غلام

انرا کیا اور کھانا کا حاضر ہونا ذکر نہیں کیا۔

وشرح المہرقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صبح یوم الجمعة صائما وایضا وشدہ جنازۃ وصدق تصدقہ فقد اوجب - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ میں اور صلا کی وضو کی اور حاضر ہوا جنازہ میں اور کچھ خیرات کی تو اس نے

بشر رحمت سے پہنچی۔

وشرح ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صبح یوم الجمعة صائما وایضا واطعم مسکینا شیئہ جنازۃ لم یغیب ذنبہ عن ربہ عند قال المہرقی ہذا کذا حدیث ابی ہریرۃ کلاہا ضعیف - اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ میں اور صلا کی وضو کی اور کھانا کھلایا مسکین کو اور کچھ جنازہ کے لئے لایا ہو گا اور کوئی گناہ چالیس برس تک کہا نہیں سنے یہ حدیث تاکید کی ہے ابو ہریرہ کی حدیث کے

اور وہ لان ضعیف ہیں۔

اختص حصۃ الخاویثۃ وشرح المہرقی فی شعب عن

النس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نذرہ الکلمات سبع موات فی لیلۃ الجمعة

فی ملک القیظ علی القیظ من قال یا یوم الجمعة فمات فی ذلک یوم وقل الجمعة من قال اللہم انت ربی

لا الہ الا انت یغفر لی وانا عبدک وابن عبدک وانی فیضک وناصحتی بیک حبیب علی عبدک

ووعدک ما سئلت واعدو ذک من شر ما صنعت ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغفر الذنوب الا انت

الا انت - الکبریٰ من خصوصیت الہی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے گویا کلمات سات بار کہی کہ انت ربی یا یوم الجمعة من قال اللہم انت ربی

لا الہ الا انت واعدو ذک من شر ما صنعت ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغفر الذنوب الا انت

الا انت - الکبریٰ من خصوصیت الہی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے گویا کلمات سات بار کہی کہ انت ربی یا یوم الجمعة من قال اللہم انت ربی لا الہ الا انت

خلقنی وانا عبدک وابن عبدک وفی قبضتک ذنا صیتی بیک مسیت علی عہدک ووعاک بما استعصمت
واعوذک من شر اعدائک والبر بنعتک والبر بنعتک الی اللہ العزیز والبر

الخصوصیۃ الثانیۃ والاسبعون اخرج الصیامن مائت قال کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظہ فی الصیف استحب ان ینظہ للیۃ المحبۃ واذا دخل البیت فی الشتاء
استحب ان یدخل البیت للیۃ المحبۃ واخرج منک عن ابن عباس - بہترین حضرت مائت رضی اللہ
عنہما ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بام نہلنا جاتے تھے گرمی کے موسم میں
تو دوست رکھتے تھے کہ رات کو بام نہلنا اور جب داخل ہونا چاہتے تھے کہ چار دن میں تو دوست رکھتے
داخل ہونا محبہ کی رات اور ایسے ہی ابن عباس سے روایت ہو۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والاسبعون اخرج الطبرانی عن عبد اللہ بن سہر

صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان اذا صلی الی جمعۃ خرج فدار فی السوق ساعۃ ثم
رجع الی المسجد فقیل لہ لم تفعل ذلک قال رایت سید المرسلین لہ یعلیٰ فقلت کان حکیمہا مثال قولہ انما
تأذا قضیت الصلوۃ فامشوا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ - تہترین خصوصیت عبد اللہ بن
سہر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ جب وہ تہجد کی نماز جمعی کی تو بیٹھتے
بازار میں تہوڑی دیر پہلوٹاتے مسجد میں سواٹے پوچھا گیا کہ کیا کیوں کرتے ہو پوچھے بیٹھنا
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کیا کرتے تھے میں کہتا ہوں شاید حکمت اسکی بجا آدمی حکم الہی کو
کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ جب تمام ہو چکی نماز تو یہ پیل چڑھ زمین میں - اور دھونڈا ہو
اللہ کا فضل۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والاسبعون اختلف العصر بعد ما قتل عمرۃ جب تہروین خصوصیت

اختلف نماز عصر کا بعد جمعہ کے برابر عمرہ کے ہے نوابین -

اخرج البیہقی فی الشعب عن سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان لکم فی کل حبیۃ حجتہ وعمرۃ فالحبیۃ الحج والحبۃ العمرۃ اختلف العصر بعد ما قتل عمرہ

سہیل بن سعدی سے روایت ہے کہ افرامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک چہار
سے ہر جمعہ کے دن حج اور عمرہ ہے سو حج دن ڈھلے ہی جا یا ہر جمعہ میں اور عمرہ انتظار عصر کا ہے
ابو جعفیہ کے۔

الحکمہ وصیۃ النخامۃ والسبعون صلوۃ حفظ القرآن فی لیلہا - بختہ وین
حضرت نماز حفظ قرآن کی شب جمعہ میں۔

شرح الترمذی والحاکم والبیہقی فی الدعوات عن ابن عباس ان علیا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقلت ہذا القرآن من صدی فاما ابی اقدر علیہ فقال الا اعلمک کلمات

نیضک اللہ بہن وثمن بہن من علمہ وینت ما تعذت فی صدک اذا کان لیلۃ الجمعۃ فان استطعت
ان تقوم فی ثلث الایل الاخر فاجتہد ساعۃ مشہورہ والدہ مارینہا سحاب وقد قال انی یعقوب لینیہ
سوف استغفر لکم ربی بقول حتی تاتی لیلۃ الجمعۃ فان لم تستطع فقم فی وسطہا فان لم تستطع فقم فی
اولہا فھل اربع رکعات تقرأ فی الرکعۃ الاولیٰ لفاتحۃ الكتاب وسورہ یس فی الرکعۃ الثانیۃ لفاتحۃ
الكتاب وحکم الدخان فی الرکعۃ الثالثۃ لفاتحۃ الكتاب والم تنزل السجود فی الرکعۃ الرابعۃ لفاتحۃ
الكتاب وتبارک الفضل فاذا فرغت من التہنید فاحمد اللہ وحسن التثانی علی اللہ فھل علی علی
سائر العینین واستغفر للمؤمنین والمؤمنات والاخوان الذین سبقوک بالايمان وقل فی آخر ذلک
اللھم ارحمنی تبرک المعاصی ابداما البقیۃ وارحمنی ان اکتلف مالا یعینی وارزقنی حسن النظر فہا یرضیک
عنی اللھم ہرلح السموات والارض والاکرام والعرفۃ التي لا ترام ما لک یا اللہ ما رحم
بخلک ولوزوجک ان تلمز تلمی حفظ کتابک کما علمتہ وارزقنی ان تمود علی الخوالد صلی
عنی اللھم ہرلح السموات والارض والاکرام والعرفۃ التي لا ترام ما لک یا اللہ ما رحم
بخلک ولوزوجک ان نور کتابک بصری وان تطلق بہ سانی وان تفرج برعن قلبی وان
تشرح برصدی وان تستعل بہ بدی فانہ لا یعینی علی الاثت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العلیم۔

مومن قوط قال ابن عباس فوالله ما لبثت على الايمان اوسبعا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك المجلس فقال يا رسول الله اني كنت فيما خلانا آخذ للاربع عايات ونحوهن فاذا قرأتهن على نفسي تعلقت بي وانا اقام اليوم اربعين آية ونحوها فاذا قرأتها على نفسي فكلما كان بيني وبين عيني ولقد كنت اسمع الحديث فاذا رويته لقد كنت وانا اليوم اسمع الاحاديث فاذا حدثت بها لم اتر منها حرفا فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك مومن ركب الكعبين

ابن عباس رحمہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکل گیا یہ قرآن میرے سینے سے سویرا اپنے تئیں اس پر قادر نہیں پایا سو فرمایا آپ نے میں تعلیم کرتا ہوں تجھ کو کلمات کہ نفع دیکھا اللہ تعالیٰ اس نے اور اللہ تعالیٰ اس کو جسکو نہ سکھا دے اور ہم جاہل بن جائیں تو سیکھنے کا تیرے سینے میں جب ہوتا جسکی سوال کیلئے قدرت ہو کہ تیرے ہونے کی رات کے اخیر تہائی میں نہ پہنچے نہ کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور عاقبت ہوتی ہے اور غیب کہا تھا میرے بہائی اعیانہ پر مسمیٰ اپنے بیٹوں سے کہ میں تجھ پر حاکم ہوں مگر اللہ ہی اپنے رتبہ پر کہنا اس واسطے تھا کہ شب جمعہ آجائے (یعنی فی الفور دعا و منفعت نکرنا اور آئندہ کا وعدہ کرنا) مابین شب جمعہ کے تھا پہر اگر کعبہ قدرت ہو اور پہر تو کعبہ انوار کے بیچ میں۔ (یعنی آدمی رات کے وقت) پہر اگر اس کے بھی قدرت ہو تو کعبہ انوار کی شب میں تو میرے حکم کے تحت نماز پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ یس اور سورہ سدرہ منورہ اور سورہ نجم و سورہ قاف اور تیسری میں سورہ فاتحہ اور الم تر لیسجد اور چوتھی میں سورہ فاتحہ اور سورہ النبی پہر جب فاتحہ اور التحیات سے تو خوب حمد و ثناء اللہ کی اور درود بھیج بھیج اور سب نبیوں اور ائمہ حضرت کریم کے واسطے ایمان و احکام اور ایمان والی عورتوں کے اور اپنے اگلے ایمان والے بہائیوں کے لئے اور اوس کے آخر میں یہ دعا بڑھ۔ اللہم رحمی تبرک المعاصی ابداما بعینی و ارحمی ان تکلف الایمنی و ارحمی من النظر فیما یرضیک عنی اللہم ید لی السموات و الارض و الخلال و الکرام و العزۃ النبی ان تزام استاکر یا اللہ یا رحمن بجلالک و کرم و جہاک ان تلام قلبی بفضاک یا کما علمت فی و ارحمی ان تلامہ و ارحمی

الذی یرتفع عن اللہم بربع السموات والأرض والجلال والاکرام والعزة التي لا ترام
اساک لا اعد لارحم جلالک وکبر وکبرک ان تنزل کتابک بصری وان تطلق به سنان
وان تخرج من قلبی ان تستخرج به صدری وان تستخرج به دهنی فانه لا یغنی علی انی لا ادر
ولا اعمل ولا فائدة الا بالک العظمیٰ — اسکو گریں عہد یا یا شیخ یاسات حکم اللہ تھا
نہم لو کسی نے تم کو بھیجا ہے حق کے ساتھ نہ ہو گا کہ فی حق میں ہو گا —
کہ اب میں نے کو تو تم سے اللہ کی نگرانی تھی علی اگر شیخ یاسات جمعہ کہ تشریف لے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی عہد میں لکھا علی نے نارسول اللہ میں اس سے
پہلے میں شیخ یاسات لکھا یا ایت یا اوس کے قریب یہ حب میں پڑتا تھا اوکو اپنے دل
میں نکلتا تے تھیں اور اب جالیوں آیت اور اس کے قریب سیکھ لیتا ہوں یہ حب میں پڑتا ہوں
اوکو اپنی دل میں لکھا یا کتاب اللہ کی میری آنکھ کے سامنے ہے اور مقرر من حدیث کو
سناتا تھا یہ حب دوسرا نکلتا تے تھے اور اب میں سناتا ہوں بہت ہی حد نہیں یہ حب ریتا
اگر تاہون تو نہیں ہوگا او میں سے ایک خوف سوز یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوقات نور میں سے ختم باب اللہ کی —

الخصوصیۃ السادسۃ والسبعون زیارة القبر و ما اولیٰ بها —

چہتر دین خصوصیت زیارت کرنا میر و خاکا جمعہ کے دن اور رات میں —

الاستخرج الحکیم الترمذی فی اوادرا العمل والطبرانی فی الاوسط عن ابیہریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعة غفر لہ و کتب براء —

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ او یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زیارت
کی قبر اپنے باب کی یا ایک کی او میں سے جمعہ کے دن مغفرت ہوگی اوس کی اور کھا جائیگا
نیک کرے والہ الدین کے ساتھ —

الخصوصیۃ السابعة والسبعون علم الموتی بزیارة الاحیاء فیہ

ستترین خصوصیت مردوں کو علم ہو جانا زندوں کی زیارت کرنے کا جمعہ کے دن (یعنی
اور دنوں سے زیادہ)

شرح ابن ابی الدیاء السیسی فی الشعب عن محمد بن واسع قال بلغنی ان الموتی
یعلمون خبراً عن یوم الحجۃ یلونا قبلہ ویوما بعدہ - محمد بن واسع سے روایت ہے کہا پہونچی
تجاویب بات کہ مردوں کو علم ہو جاتا ہے اپنی زیارت کرنے والوں کا جمعہ کے دن اور ایک
دن اس سے پہلے اور ایک دن اس سے بعد۔

کشت حبیب و حبیبہ کے قبور سے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ شاحت اول نفر
میں زیادہ ہو غرض کہ اور اس سے زیادہ شاعت اور اول وقت مستحب ہے اور حرمین
ستترین میں اس کی حدیث ہے (شرح سفر سعادت)

وشرح برہان عن الصحاک قال من زار قبر یوم السبت قبل طلوع الشمس علم المیت زیارۃ
قبلہ کون ذلک قال مکان یوم الحجۃ - اور صحاک سے روایت ہے کہا جس نے زیارت کی کسی
قبر کے جمعہ کے دن قبل طلوع آفتاب کے جان لیا ہے مردہ اس کی زیارت کرنے کو کہنے
پر جیسا کہ کوثر و ابی اسب سے روز جمعہ کے۔

اختصاص صیۃ الشامتہ و اسب جون عرض اعمال الاحیاء علی اقدارہم من الموتی
فیہ - انہتر میں خصوصیت پیش ہونا اعمال زندوں کا مردوں پر ان کے کتبہ والوں میں سے جمعہ
کے دن - **شرح الترمذی الخلیف فی نواذ الاصول** من حدیث عبد الغفور بن

عبد العزیز عن ابیہ عن حمادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنين
ویوم الخمیس علی اللہ وتعرض علی الانبیاء والابرار والامہات یوم الحجۃ فیفرون حسناتہم
وشرورہم ووجہہم بایضا کشرافا - نواذ الاصول میں حدیث عبد الغفور بن عبد العزیز سے روایت ہے
کہا زما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاتے ہیں اعمال دو شنبہ اور
پونج شنبہ کے دن اللہ صاحب پر اور پیش کیے جاتے ہیں - انبیاء اور اہل ان اور مردان پر

جموعہ کے دن سو وہ خوش ہوتے ہیں انکی نیکیوں سے اور زیادہ ہو جاتی ہے اور ان کے
موت پر سفید غمی اور خوشی۔

وشرح احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اعمال نبی آدم تعرض کل تمین لیلۃ الحجۃ فلا یقبل علی قاطع رحم اور ابو ہریرہ رضی
سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عمل آدمیوں کے
پیش کیے جاتے ہیں پچھتے جموع کی رات میں قبول ہوتا عمل قاطع رحم کا۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والسبعون۔ یقول الطیثریہ سلام سلام یوم صالح۔
اور انیسویں خصوصیت کہتے ہیں یہ روز ہے جموع کے دن سلامی ہو سلامتی دن نیک ہے۔

آخر جہ ابن اسے الدینا والقیہتی عن مطرف انه سمع من الموتی یقولون ذلک کرامۃ لہم
من النائم یعطان۔ مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے سنایا مردوں سے کہ کہتے ہیں
یہ یعنی سلام سلام یوم صالح کی سبب بزرگی روز جموع کے اور مطرف کہہ سواتے کچھ جاتے تھے۔

وشرح الدیوبی فی المجالس عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال ان البطرسلطی ابطر صہنا
بعضا الیہ الحجۃ فقبل لہا اشترت ان الحجۃ خدا۔ اور بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہا
نے شک یہ نہ جانو ملاقات کرتے ہیں ایک دوسرے سے جموع کی رات میں سو کہتے ہیں کہ کجا
خیر ہے کہ کلمہ جموع ہے۔

مستخرج کہتا ہے عنہ ان اس خصوصیت کا روایات سے ظاہر مطابقت نہیں ہے۔ **باب**
بالصواب۔ **الخصوصیۃ الثانیۃ السبعون** **شرح** الطہرانے فی الاوسط

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا راح من سبعون رجلا الی الحجۃ کاتوا سبعین
موس الذین وفدوا الی بہم اور افضل انیسویں خصوصیت انس رضی سے روایت ہے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاتے ہیں ہم میں سے ستر آدمی جموع کے لئے تو وہ ستر
سورے کی مانند ہیں جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کی طرف یا ان سے افضل۔

اخصوصیۃ الحادیۃ والثمانون شرح الطبرانی والبیہقی فی الشعب

والاصحاب نے فی الترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام یوم الاربعاء والخمیس والحجۃ ثم تصدق یوم الحجۃ بما قل عن مالہ او کثر غفر لہ کل ذنب حتی یمیز کیوم لوتہ امہ۔ ایا سیوین خصوصیت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے روزہ رکھا چار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا پہرہ صدقہ دیا اپنے مال میں تو دنیا بابت کچھ نہ گنے گئے اوس کے سب گناہ یہاں تک کہ تو گویا جیسے اپنا جان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

شرح البیہقی فی الشعب عن ابن عباس ان کان یحب ان یصوم الاربعاء والخمیس والحجۃ

وشرحہ ان البیہقی صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بصومہن وان تصدق بما قل او کثر فان فیہ الفضل الكثير اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ دوست رکھتے تھے روزہ رکھنا چار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اور ضرور دیتے تھے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے ان روزوں کے رکھنے کا اور صدقہ دینے کا تو زیادہ بہت کہ بے نکل اسمینؓ کی فضیلت ہے۔

وشرح البیہقی وصنفہ علی ما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الاربعاء

والخمیس والحجۃ نبی اللہ فقرا فی الحجۃ من لولہ ویا قوت وزمرد وکتب اللہ لہ ہزارہ من النار۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ اذابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکھے چار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اللہ اوس کے لئے ایک محل بنوادے گا سوئے اور یا قوت اور زہد کا اور کلمہ لکھا اوس کے واسطے آزادگی آگے۔

وشرح البیہقی عن ابی قتادۃ الصدوق قال ما من یوم اکرہ الی ان اصوم من یوم

الحجۃ ولا احب الی ان اصوم من یوم الحجۃ قیل دیکھ فلک فقال یجب علی ان اصوم فی انامہ من اجماعات ما علم من فضلیۃ واکرہ ان اصوم من بین الایام وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ان کے سن میں الایام۔ اور ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ اسی دن کہ روزہ رکھنا اور جمعہ کا روزہ رکھنا

مجمعہ کے روزہ ہی اور نہ کسی دن کا روزہ دوست زیادہ جمعہ کے روزہ ہی پوچھا گیا یہ کیونکر جواب دیا کہ
مجاہد پیش آتا ہے کہ روزہ رکھوں جبکہ کا اور روزوں کے ساتھ یک سخت کیونکہ میں اسکی فضیلت جانتا
ہوں اور جڑا جاتا ہوں میں کہ خاص کروں جمعہ کو روزہ کے واسطے اور دنوں سے اسلئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خاص کرنا جمعہ کا روزہ کے واسطے۔ وقال سعید بن منصور

فی سننہ حدیثا عبد الغزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم قال أخبرنی رجل من جنم عن ابیہ ریح قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوم اجمعت کتب اللہ عشرۃ ایام غراس ایام الاخرۃ الا انشاہ ایام الدنیا
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکھ کر جمعہ کا
کلمہ لگا لیا اللہ اسکے لئے دس دن روشن ایام آخرت سے کہ نہیں بخیر کمال کے دنیا کیلئے۔

ف ایک دن آخرت کا دنیا کے اکٹھے ہر برس کے برابر ہے تو دس دن دس ہزار برس کے برابر ہو
یعنی ایک دن دس سو ہزار برس کے روزہ کا پاور ہے گا مگر اسطرح کہ اور دن کے ساتھ ملا کر
روزہ رکھئے تنہا واللہ اعلم۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والثامنون شرح البرازان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کان اذا دخل رجب قال اللهم بارک لنا فی رجب وشعبان یغنیا رمضان واذاکان لیلۃ اجمعت
قال ثمر لیلۃ غرار ولیم انہر۔ سیاسیون خصوصیت ہزار نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب آتا مہینا رجب کا یعنی جب چاند دیکھتے رجب کا تو یہ دعا کرتے الہی برکت دے کہ
لئے رجب اور شعبان میں اور پہونچا ہو رمضان تک اور جب آتی جمادی اولیٰ مانت فرماتے یہ رات رمضان
ہے اور دن چمکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث چھ سو تین خصوصیت کے آخرین کو نوٹ کی ہے۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والثامنون۔ شرح الاصبہان فی من ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی المغرب رکعتین فی لیلۃ اجمعت تہنئتی لکھل واحدہ
منہا لیلۃ الکتاب مرۃ واذ از لزلۃ خمس عشرۃ ہون اللہ علیہ سکران الموت واعادۃ من عذاب النہر

ولیسر لہ الجواز علی الصراط یوم القیامۃ - ترا سیون خصوصیت اصہبانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بڑے ہے بعد مغرب کے دو رکعت شنبہ جمعہ میں ہر رکعت میں ستر بار فاتحہ اکیس بار اور از لزلت پندرہ بار آسان کرے گا اللہ اس پر سختی موت کی اور بچا دے گا اللہ اس کو عذاب قبر سے - اور آسان کرے گا اور سہل کرنا یصلحہ کا قیامت کے دن -

الخصوصیۃ الرابعۃ والتماؤن اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلمت الحجتہ سلمت الایام - چو ترا سیون خصوصیت ابو نعیم نے حلیمہ بن عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلامتی سے گذر اچھے سلامتی سے گذرے سب دن -

ف یعنی جب جمعہ کا دن نماز وغیرہ عبادات سے معمور ہو تو اور سب دن بھی سلامت رہے اس واسطے کہ جمعہ کا ثواب اور دنوں کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے -

الخصوصیۃ الخامسۃ والتماؤن اخرج ابن السنی فی عمل الیوم

واللہ علیہ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد فیم الحجتہ اخذ بعضا من

الباب ثم قال اللهم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورجب

الیک قال النبی فی الاذکار یتحجب لئلا یقول من اوجہ ومن اقرب ومن افضل بزیادہ من -

سچا سیون خصوصیت ابن سنی نے عمل یوم ولایہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں جمعہ کے دن پکڑتے دو لون بازو درازہ مسجد کے پیر پہ

دعا کرتے اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورجب الیک کہا

نوحی نے اذکار میں تحجب ہے کہ کہنا من اوجہ اور من اقرب اور من افضل من کے زیادتی کے ساتھ

الخصوصیۃ السادسۃ والتماؤن کراستہ الحجابۃ فیہ - چہا سیون خصوصیت

مردہ ہونا چھینے لگا جمعہ کے دن -

اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم

یوم الحجۃ ساعۃ لا یحتمل فیہا احدا لامات حسن بن علی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو اوسمین پہنچنے لگاؤ سے
 مرجا ہے۔ قدرو النہی عن الحجۃ یوم الحجۃ من حدیث ابن عمر اخرجہ المصالح ابن ماجہ فی السنۃ
 نبیط بن شہر لوط من حدیثہ مرویاً لا یحتمل احکم یوم الحجۃ فیہا ساعۃ من اتجم فیہا فاصابہ
 بضم فاء البوسن الالفہ اور تحقیق منہ واقع ہوئی کہ پہنچنے لگانے سے جمعہ کے دن حدیث ابن
 عمر سے روایت کیا اوسکو حاکم اور ابن ماجہ نے اور ایک نسخہ من نبیط بن شہر لوط نے کہ نہ پہنچنے لگاؤ سے
 کوئی تم میں سے جمعہ کے دن کہ اوسمین ایک ساعت ہے جو پہنچنے لگاؤ سے اوسمین اور پہنچنے
 اوسکو جس تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

ف شرح سفر السعادت میں بحوالہ احادیث کے لکھا ہے کہ روز چار شنبہ اور جمعہ اور شنبہ
 اور یکشنبہ کو حجابت سے پرہیز کرے۔ اور بہتان فقہ ابو اللثین میں ہے کہ حجابت روز شنبہ
 اور چار شنبہ گواہ ہے اور بعض اخبار میں حجت بھی روایت کی گئی ہے مگر پرہیز افضل ہے اور بہتر دن
 حجابت کے واسطے یکشنبہ اور دو شنبہ اور چار شنبہ بھی اور بعضوں نے سہ شنبہ اختیار کیا ہے۔
مستخرج جمع مضمون بھی حجابت پر قیاس کرنا چاہئے۔ کما یدل علیہ منطوق الاحادیث۔
الخصیۃ الباقیۃ والتمنون حصول الشہادۃ لمن مات فیہ تاسیون خصوصیت
 شہادت حاصل ہونا اوسکو جو جمعہ کے دن مرے۔

ف شہادت کا حاصل ہونا دو طرح سے ہے۔ ایک یہ کہ درجہ شہید کا پاوے۔ دوسرے یہ کہ
 فرشتے اسکو حق میں شہادت کریں ایسے گواہی دین اوسکے ایمان کی چنانچہ دولون روایت مابعد
 سے ظاہر ہوتا ہے۔

اسمہ ج حبیبہ جو بنی ہاشم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا بیٹا تھا اور اسکا نام محمد تھا۔ تو فقہ فقہاء میں ایسا ہی کہتے ہیں کہ
 اسکا نام محمد تھا۔ اسکا نام محمد تھا۔ اسکا نام محمد تھا۔ اسکا نام محمد تھا۔

نواب شہید کا اور بچاؤ سے کافیتہ قبر سے ۔

شرح عن مرسل عطاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم أو مسلمة يموت ليلة الجمعة أو يوم الجمعة الا دق عذاب القبر . فقد القى الله الاحساب عليه . جابر يوم القيامة ومعه شهود من قبله . دن لہ ۔ اور مرسل عطاء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے مسلمان مرد یا عورت جمعہ کی رات یا دن میں بچا یا جاوے گا عذاب قبر اور قفسہ قبر سے اور سامنے ہو گا اللہ کے حال میں کہ اس پر کچھ حساب ہوگا اور قیامت کے دن آویگا کہ اس کے ساتھ گواہ ہونگے جو گواہی دینگے اس کے ایمان کی ۔

الخصوصية الثامنة والثمانون شرح الاصبهان عن ابن عباس

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفضة أربع ركعات في يوم الجمعة في دبرة مرة واحدة لقراءتها الكتاب عشر مرات وقل عوذ برب الفلق عشر مرات وقل عوذ برب الناس عشر مرات وقل هو الله أحد عشر مرات وقل يا أيها الكافرون عشر مرات وآية الكرسي عشر مرات في كل ركعة فاذا انشبه وسلم استغفر سبعين مرة قائل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر

ولاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم رفع عنه شر اهل السموات واهل الارض والانس والجن انما سيدي بن خديجة ابن عباس رضي عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے نماز چاشت چار رکعت جمعہ کے دن ایسی عمر بہرین اکیبا کرے ہے فاتحہ الكتاب کرے بار وقل عوذ برب الفلق دس بار وقل عوذ برب الناس دس بار وقل هو الله أحد دس بار وقل يا أيها الكافرون دس بار اور آیت الکرسی دس بار ہر رکعت میں پہر جب التحيات پڑھے اور سلام پہرے تو تھن پڑھے ستر بار اور سیم پڑھے ستر بار یوں کہہ کر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ۔ تو دو کرے گا اللہ اس سے شر اہل آسمان اور اہل زمین کا اور شر انسان اور جن کا ۔

الخصوصية التاسعة والثمانون وتمام تفسیر فی باب من فہم

اور جہ نیا ذکر المصنفی بدرالدین ابن جامعہ احسن موافقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان
 وقفہ کا نہت لیوم الحجۃ وانما یختارہ الافضل **الثانی** نے ان میں اساتذہ الاجابۃ **الثالث**
 ان الاعمال تشرف بشرف لازمتہ کما تشرف بشرف الالمفنتہ لیوم الحجۃ افضل الایام
 الاسبوع فوجب ان یکون العمل فیہ افضل **الرابع** ان فی الحدیث افضل الایام لیوم عرفة
 اذا دافق لیوم الحجۃ وهو افضل من سبعین حجۃ فی غیر لیوم الحجۃ اخر جہ رزین -
الخامس اذا کان عرفۃ لیوم الحجۃ عفرۃ لک جمع اہل الموقف قبل کہ جابر ان اللہ یغفر لک
 اہل الموقف مطلقا فمادۃ تخصیص ذلک بعمیم الحجۃ فی ہذا الحدیث فاجاب بان اللہ یغفر
 لہم فیہ بغیر واسطۃ فی غیرہ یجب تو القوم -

نوا سیون خصوصیت وقوف عرفات کا جمعہ کے دن فضیلت رکھا ہے اور دنوں کے وقوف پر
 پانچ وجہ سے - پہلے وجہ موافقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپ کا دنوں
 عرفات میں جمعہ کے دن ہوتا تھا اور آپ کو جو کام افضل ہے وہ ہی پسند تھا -

دوسرے جمعہ کے دن ساعت قبول دعا کی ہے - تیسرے اعمال کو
 شرف حاصل ہوتا ہے وقتوں کے شرف سے جیسے مکانوں کے شرف سے شرف ہوتا ہے
 اور جمعہ کا دن مغفرت کے سب دنوں میں افضل ہے تو واجب ہوا کہ عمل جمعہ کا افضل ہو -

چوتھے حدیث میں ہے کہ افضل ب دنوں میں عرفہ کا دن ہے جب آپ نے
 جمعہ کے دن اور وہ بہتر ہے مترج سے جو جمعہ کے سوا اور دنوں میں ہوا سکو روایت کیا رزین نے
یا نچوین جبکہ عرفہ جمعہ کے دن ہو مغفرت کرتا ہے اللہ سب اہل موقف کی - اس میں کہتے ہیں

کہا کہ حدیث میں آیات اور مغفرت کرتا ہے اہل موقف کی مطلقاً یہ کیا ہے خصوصیت مغفرت
 کی جمعہ کے ساتھ اس حدیث میں سوا رکھا ہے کہ اگر احتمال ہے اللہ نے جمعہ کے
 دن کو شرف حاصل کیا اور اس حدیث میں سوا رکھا ہے کہ اگر احتمال ہے اللہ نے جمعہ کے

الخصوصیۃ المستعول - اخرج الاصہبان فی التریب عن عبد اللہ

بن عمر و رضی اللہ عنہما قال من كانت له حاجة الی اللہ فلیصم الاربعاء و یحسب الحجة فانما کان
یوم الحجة تطهر و راح الی الحجة فتصدق بصدقة قلت او کثرت فانما صلی الحجة قال اللهم انی اسألك
باسمک اسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة الرحمن الرحیم
واسألك باسمک اسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم الذی لا تأخذه سنة
ولا نوم الذی ملأت عظمته السموات والارض الذی عنت له الوجوه وحشنت له الاصوات و جلت
القلوب من خشية ان یصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا کذا فانما استجاب له ۔

نوین خصوصیت عبد اللہ بن عمر و رضی سے روایت ہے کہا جس کو کچھ حاجت ہو اللہ سے تو
چاہئے کہ روزہ رکھو چار شنبہ اور چھ شنبہ کا اور جمعہ کا دن ہو تو طہارت کرے اور پیر
حاجوے جمعہ کو اور صدقہ دے تو زیلایا بہت پیر جب پیر چکے نماز جمعہ تو کہے اللهم انی اسألك
باسمک اسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة الرحمن الرحیم
واسألك باسمک اسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم الذی لا تأخذه سنة
ولا نوم الذی ملأت عظمته السموات والارض الذی عنت له الوجوه وخفضت له الاصوات و جلت
القلوب من خشية ان یصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا کذا ۔ قبول ہوگی اور کسی دعا
میں حجیم کذا کذا کی جگہ حاجت بیان کرے اور اسکا نام لےو ۔

واخرج ابن السنی فی عمل الیوم و للیلۃ عن عمرو بن قیس المزنی قال بلغنی ان من

صام الاربعاء و یحسب الحجة ثم شہد الحجة مع المسلمین ثم ثبت بتسلیم الامام و قرأ فاتحہ الكتاب و
قل ہو اللہ احد عشر مرات ثم یدہ الی اللہ عز و جل ثم قال اللهم انی اسألك باسمک اسم
الاعلی الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا الاعلا
ایاہ عاجلا و آجلا و لکنکم متحجون ۔ اور ابن سینے نے عمل الیوم و اللیلۃ میں روایت کی کہا پھر پوچھی
تک کہ یہ بات کہ جو کوئی روزہ رکھو چار شنبہ چھ شنبہ جمعہ کا پیر جمعہ میں حاضر ہو مسلمان کہ ساتھ

پہرہ شرافت ہے بعد سلام امام کے اور پڑھے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد وں بار پیر اپنا ہاتھ
 یہیلا ہے اللہ عزوجل کی طرف اور کہے اللہم انی اسألك باسمک العلی الاعلی الاعظم الاعظم
 الاکرم الاکرم الاکرم لا اله الا انت الاحل العظیم الاعظم۔ جو آگے کا اللہ سے دیکھا اور سکا اللہ دنیا میں
 یا آخرت میں لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

ف یعنی اگر دنیا میں مراد نہ پاسے گا تو آخرت میں بعضوں اور اسکے نیکیان ملے گی۔ بہر حال
 بھر عمل اور سکا ضائع نہیں ہے تو چاہئے کہ جلدی کرے اور اگر دیر ہو تو باؤس نہ ہو مگر دعا امر
 حرام پر نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

الخصوصیۃ السحاویۃ والشعون لا تفتح فیہ البواب جہنم و تہہ غیر انحصار اس بقعۃ انہا
 لا تسجر فیہ۔ کیا باؤس خصوصیت جمعہ کدوں و دروازہ و درخ کے نہیں کہولے جاتے اور
 یہ خصوصیت پہلی خصوصیت سے علمہ ہے وہ یہ تہی کہ جمعہ کے دن و درخ جو نکا نہیں جاتا۔

شرح البغیم عن ابن عمر و ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان جہنم تسفر کل یوم
 و تفتح ابوابہا الا یوم الحجۃ فانہا لا تفتح ابوابہا۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ بے شک و درخ گرم کیا جاتا ہے ہر روز اور کھلے رہتے ہیں اس کے دروازہ
 مگر جمعہ کے روزہ دروازہ اس کے کھلتے ہیں نہ گرم کیا جاتا ہے۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والشعون۔ لیجب السفر لیلہا۔ باؤس خصوصیت سحر
 ہے سفر شب جمعہ۔

شرح الطبرانی عن ام سلمہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب
 ان یسافر یوم الخمیس۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دوست رکھتے تھے سفر کرنا پنجشنبہ کے دن۔

شرح فی الاوسط عن کعب بن سعد قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یخرج الی سفر و یعتب یثا الا یوم الخمیس و اصلہ فی الصبح۔ اور کعب بن سعد سے روایت ہے

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو نکلے تو نجیثہ کے دن نکلے اور جب لشکر پہنچے تو نجیثہ کو بھیجتے۔ ومن الاوسط الفیاء عن بریدۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا اراد سفر اخرج یوم الخمیس۔ اور بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا تو نجیثہ کے دن نکلے۔

الخصوصیۃ الثالثہ والستون **ح** ج عبد اللہ بن احمد فی زوائد

الزہری عن تابر الغیاب قال بلغنا ان للہ ملائکۃ معہم الواح من فضۃ واطلام من ذہب یطوفون ولکبتون من صلے لیلۃ المحبتۃ فی جماعۃ۔ تراوین خصوصیت تابر غیاب سے روایت ہے کہا ہوگی ہکویہ بات کہ اللہ کے کچھ فرشتے میں جنکے پاس تختیاں ہیں چاندی کے قلم سونے کے گت کرتے ہیں اور لکھتے ہیں اذ کو خبیثہ جب کہ رات اور دن میں نماز پڑھے جماعت کے ساتھ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والستون **ح** ج ابن عساکر فی تاریخہ مطبوعہ

محمد بن عکاشہ عن محمود بن سعاد بن حماد الکوفی عن الزہری قال من غسل لیلۃ المحبتۃ وصلی رکعتین یقرأ فیہما قل ہو اللہ احد الفمرة راس الیہی صلی اللہ علیہ وسلم فی سنام۔ جو تراوین خصوصیت زہری سے روایت ہے کہا جو تھا دس جمعہ کی رات میں اور پڑھے دو رکعت نماز دو لون رکعت میں قل ہو اللہ احد ہزار بار پڑھے زیارت ہوگی اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والستون زیارۃ الاخوان فی اللہ۔ پچانوین خصوصیت

ملنا دینی بہائیون سے۔

ح ج ابن جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ فاذا تقضیت

الصلاۃ فانتشر وافی الارض الایۃ قال یس لطلب دینا و لکن لعیادۃ مریض و حضور جناتہ و فی اللہ۔ ابن جریر نے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فاذا تقضیت الصلاۃ فانتشر وافی الارض آخر آیت تک۔ یعنی یہ جب تمام عبادتیں

پہلے پُر زمین میں۔ زمانہ واسطی طلب دنیا کے بلکہ واسطی عبادت مریض اور حاضر ہستے
جنازہ کے اہم ملاقات دینی بہانی کے۔

ف ان فی اللہ یعنی دینی بہانی سے مراد وہ شخص ہے کہ صرف تحت اسلام اور ایمان اللہ واسطی
اوس سے محبت اور الفت ہو نہ دنیا کے غرض کے لئے۔

اخصوصیۃ السادۃ والمتعون لا تکرہ فیہ الصلوۃ بعد الصبح ولا بعد العصر
عند طائفۃ۔ چنانچہ خصوصیت نہیں کہ وہ جمعہ کے دن نماز بعد صبح اور نہ بعد عصر کے
بعض علماء کے نزدیک۔

شرح ابن ابی شیبہ فی المصنف عن طاووس قال یوم الجمعۃ صلوۃ کملہ وان صح
ذلک کان فیہ تائمۃ لکن ساعۃ الاجابۃ قبل الغروب ولا یرد انہا لیت ساعۃ صلوۃ۔ طاووس
روایت ہے کہ ہر جمعہ تمام نماز ہے۔ اور اگر صحیح ہو یہ روایت تو اس میں تائمہ ہے ہونے
ساعت اجابت کی قبل غروب کے اور یہ شبہ ہو گا کہ وہ ساعت نماز کی نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے
اسکی بحث۔ ہ خصوصیت میں گزریکل ہو۔

اخصوصیۃ السابۃ والمتعون شرح الدارقطنی فی الغرائب الخ

فی رواۃ الکتاب عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل یوم الجمعۃ المسجد فصلی
اربع رکعات یقرئ فی کل رکعۃ بآیۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد خمین حرۃ فذلک مائۃ مرۃ فی اربع
رکعات لم یت حتی یرمی منزلاً فی العنبتۃ او یرس لہ۔ ستائزین خصوصیت ابن عمر سے روایت ہے

کہا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو داخل ہو جمعہ کے دن مسجد میں پہنچے
چار رکعت نماز پڑھیں پڑھے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد سچاس بار تو یہ دو سو بار ہوا
چار رکعت میں عمر کا وہ جب تک نہ دیکھ لے انا کہ حنت میں کیا کیا جاوے اوکو

اخصوصیۃ الثامنۃ والمتعون شرح الدیلمی عن عائشہ مرفوعاً
لا یفقه الرجل کل الفقه حتی یتبرک مجلس قمرۃ عشیۃ الجمعۃ۔ انہا نوین خصوصیت عائشہ سے

روایت ہے کہ نبین و انشد اور فقیہ آدمی پورا فقیہ اور دانشمند جب تک چھوڑے اپنے
مقام کی مجلس شب جمعہ سے۔

ف یعنی کامل فقیہ اور دانشمند وہ ہے جو جمعہ کی رات سے اپنی معمولی مجلس کی چھوڑ دے
اور علیحدہ مسجد میں عبادت کے لئے جا بیٹھے۔

الخصوصیۃ الساعۃ والسنۃ شرح ابن سعد فی طبقاتہ عن

الحسن بن علی رضی اللہ عنہما سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ یبارک
طاعتہ بعبادہ یوم فرقہ یقول عباسی جادلی سعبا یقرضون رحمۃ فاستہکم انی قد غفرت لمحبتہم
وشفعت محبتہم فی سبعم و اذا کان یوم المحبتہ فمثل ذلک۔ شافعیون خصوصیت حسن بن علی رضی اللہ
عنہما حدیث ہے کہ کہا بیشک اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے اپنے فرشتوں میں اپنے بندوں کے ساتھ عرفہ
کے دن فرماتا ہے میرے بندے آئے میرے پاس دوڑ کر تلاش کرتے میری رحمت کو سو
میں نکلو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے محبت اور عین سے تنگ لوگوں کو اور شفیع بنایا میں نے نیکوں کو بیکار
حق میں اور جب ہوتا ہے جب کا دن تو ایسے ہی۔

الخصوصیۃ الموقتیۃ للاماتۃ قال الخطیب فی تاریخہ اخبار فی محمد بن احمد بن یعقوب بخیرنا

محمد بن نعیم النضبی حدیثی ابو علی الحسین بن علی اسحاق بن ابراہیم العقیسی حدیثا خالد بن یزید العمری ابو العلبہ حدیثا ابن ابی ذئب حدیثا محمد بن المنکدر
قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول عرض ہذا الدعا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہودعی

سبح شئی من المشرق الی المغرب فی ساعۃ من یوم المحبتۃ لا تسعیب لصاحبہ لا الہ الا انت یا حنان
یا منان یا مدبر السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام۔ سو کی پوری کرنے والی خصوصیت محمد پر

منکدر سے روایت ہے کہ کہنے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ یہ دعا پیش گئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں فرمایا آپ نے اگر دعا کیجاوے اس دعا کے ساتھ کسی چیز پر
مشرق سے مغرب تک کسی سانس میں روز جمعہ کی اللہ قبول ہوگی دعا اسکی۔ دعا یہ ہے

الاله الا انت يا حي يا قيوم يا ذا الجلال والاكرام -

الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا ما يشوق إليه المؤمنون من الآخرة

۱۰ لا شعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیوعۃ الایامہ لویع القیامۃ علی

ہائیں اور حجت الجمعہ نہر انبیاء الہیہ سمیعون یہاں کا دعویٰ اس تہدی کے لئے کر رہا ہے جس سے ہم مٹیوں

في صنونها الوانهم كالشج بياضها ورجحهم اسطع كالسك يخوضون في جبال الكافور ثم يظفر بهم الثقلان

لا يظنن أن يحبوا حتى يدعوا الحبيبة لا شي لظنهم إلا المودون المحسنون - سبيل خصوصيت بعد

سو کے ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ بے شک اللہ اور شاہد کجا و انون کو قیامت کے

دن او کی حیثیت اور صورت پر اور اوں ہاوسے کا جمعہ کے دن کو چلتا روشن کہ اہل جمعہ اسکو

گہری س کے عجیبے دولہن بھی جاتی ہے اپنے عزیز کے پاس (یعنی شوہر کے پاس) روشنی

وہ بچا ان کو توجہ دے گا اور اس کی روشنی میں رنگا رنگ کے صفائی اور سفیدی میں جیسے برف

اور خوشبو اونکی جیسے مشک کی خوشبو اور میٹھنکے کا نور کے پہاڑوں میں دیکھیں گے اونکی

حرف جن اور انسان ایک نمارچے تعجب اور حیرت سے یہاں تک کہ داخل مہم باوین کے منتہی

میں نہ لکھا دوسرے کوئی سوا اول مرفوعہ کے جہوں نے خدا کے واسطے اذان کہی ہے۔

خاتمه الکتاب

۱۰۰ امام محمد بن اسلم بن حامد بن محمد غزالی رحمت اللہ علیہ نے رسالہ بدایہ السعدانہ میں

آداب الجمع

اعلم ان الحجة عبد المومنين وهو يوم شريف حفص الله غرله به نده الامه وفيه ساعة مبتهمة لا يوافقها

عبدالمسیح اللہ تعالیٰ فیہا حاجۃ الہ اعطاء ایما فاستقبلہا من یوم الخمیس منبسط فی التلب

و كبرية التيسير والاسفار عشية الخميس فانهما ساعة توازي في الفضل ساعة يوم الجمعة وان يقوم

لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْغُضُّوْفُ فِي الْوَضْعِ الْأَوَّلِ فَإِذَا طَلَعَ عَلَيْكَ الصُّبْحُ فَاغْتَسِلْ فَإِنْ غَبَرَ

اليوم الجمعة واجب على كل محتلم اى ثابت موكد ثم تزين بالثياب اليبض فانها احب الثياب لله
 تعالى واستقل من الطيب طيب ما عندك وبالغ في تطيب بدنك بالحنطى والقص واستعظم
 والسواك وسائر انواع النظافة وطيب للرائحة ثم كبر الى الجوامع واسع اليها على النية والسكينة
 فقد قال صلى الله عليه وسلم من راح في الساعة الاولى فكانا قرب بدينه ومن راح في الساعة الثانية فكانا
 قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانا قرب كبشا ومن راح في الساعة الرابعة فكانا قرب وحاشا
 ومن راح في الساعة الخامسة فكانا قرب ببقيته قال فاذا خرج الامام طوبى للصنف ورفعت الامم
 واجتمعت الملائكة عند المنبر يستمعون الذكر ويقال ان الناس في قريهم عند النظر الى وجهه الله تعالى على
 كبرهم الى الجنة ثم اذا دخلت الجوامع فاطلب الصف الاول فان اجتمع الناس فلا تتخط رقابهم ولا تمر من بين يديهم
 وهم يصلون واجلس بقرب حايط او اسطوانة تتولى بحرون من يدك ان تقع على احد من الاخلاص ان يصل
 اربع ركعات تقرا في كل ركعة تسعين مرة سورة الاخلاص حتى يخرج من فصل فذلك لم يمت حتى يك
 معقده من الجنة او يرس له لا تترك الختية وان كان الامام خطيب ومن السنة ان تقرا في اربع
 ركعات سورة الانعام والكهف وطه ليس فان لم تقدر سورة يس والذات والم سجدة وسورة طه ملك
 ولا تهم قراءة هذه السور لئلا يجتمع فيها فضل كثير ومن لم يحسن ذلك فليكثر من قراءة سورة الاخلاص
 واكثر الصلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم خاصة ومما خرج الامام فاقطع الصلوة
 والكلام واشتغل بحوائج المؤمنين ثم باستمع الخطبة والالفاظ بها ودع الكلام اساقى الخطبة ثم اخرج
 ان من قال لصاحبه والامام خطيب انصت فقد لنا ومن ناعانا بعد ذلك لان قوله انصت كلام
 عيسى بن مريم عليه السلام بالالفظة ثم اقتد بالامام كما سبق فاذا فرغت وسلمت فاذا ر
 الفاتحة قبل ان تكلم سبع مرات والاخلاص سبعاً والعوذتين سبعاً فلك حصصك من الجمعة الى الجمعة
 الاخرى ويكون حزنك من الشيطان وقل بعد ذلك اللهم يا غنى يا حميد يا مبدى يا معيد يا رحيم
 يا ودود اقصني بجلالك عن حراك ولباطلك عن معصيتك وفضلك عن سواك ثم صل بعد الجمعة
 ركعتين او اربعاً او ستين متنتى متنتى فلك مروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في احوال

مختصه ثم اذ لم يجد الى المغرب او الى العصر وكان حسن المراقبة للساعة الشريفة فانها مبتهمة في جميع
اليوم فذاك ان تذكرها ذوات فاشتت للذة متفصعة ولا تحقر في الجاهل محاسن الخلق ولا مجالس القصص
بل مجلس العلم النافع وهو الذي يزيد في خوفك من الله تعالى وينقص من رعبك في الدنيا فكل
علم لا يدعك عن الدنيا الى الآخرة فاجعل عمو عليك منه فاستعد بالله من علم النافع واكثر الدعا
عند طلوع الشمس عند الزوال وعند الغروب وعند الاقامة عند صعود الحبيب المنبر وعند قيام الناس
الى الصلوة فبذلك ان تكون الساعة الشريفة في بعض هذه الاوقات واجتهد ان تتصدق في هذا
اليوم بما تقدر عليه وان ثل فتحيح بين الصلوة والصوم والصدقة والقرارة والذكر والاعتكاف والربا
واجعل هذا اليوم من الاسبوع خاصته لآخره كما ان يكون كفارة لعقبة الاسبوع -

جان کہ جمعہ جمعہ ہے مومن کی اور بدو شرعیہ ہے خاص کیلئے اللہ عزوجل نے اس امت کو اسکے ساتھ اور اس میں ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اور کو مسلمان کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اور میں کوئی حاجت مگر کہ دیتا ہے اور کو اللہ عزوجل مستغفر جمعہ کے واسطے روز بخشتہ سے کپڑا کی صفائی اور کثرت تیج اور استغفار کے ساتھ بخشتہ کی شام کو کہ وہ ساعت ہے جو فضیلت میں ساعت روز جمعہ کی برابر ہے اور روزہ رکھ جمعہ کے دن مگر شنبہ یا بخشتہ کے ساتھ اس واسطے کہ تنہا روزہ جمعہ کا ممنوع ہے بہرہ بجمع طلوع ہو تو غسل کر اس واسطے کہ غسل جمعہ کا واجب ہے ہر باغیر سے ثابت ہو کہ ہے نیز نہت اگر سفید کپڑے کو لٹے کہ سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ کو۔ اور استعمال کر خوشبو کا اور مہانہ کر اپنے بدن کی صفائی میں سر نہ نہ اور وہ عید اور نائی اور نائی کوٹنے اور سوال کرنی اور انواع صفائی سے بہرہ اول وقت جا جامع مسجد کو اور سعی حج کے لئے دشمنی اور تشکین کے ساتھ کہ قرض فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیا پہلے ساعت میں تو جیسے اوٹ قربانی کیا اور جو آیا دوسری ساعت تو جیسے قربانی کیا گا سے یا بیل اور جو آیا تیسری ساعت میں تو جیسے قربانی کیا ونبہ۔ اور جو آیا چوتھی ساعت تو جیسے مرغی قربانی کی اور جو آیا پنجمین ساعت تو جیسے اندھا لکھ راہ میں مرغا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیز

کلام امام علیؑ کی صحیفہ اور لوہا کو گو قلم اور جمع ہوئے فرشتے منہر کے پاس خطبہ اور نماز سننے کو اور
 یہ کہا جاتا ہے کہ آدمی قرب میں وقت دیدار خداوند تعالیٰ کے بقدر اول وقت جامعہ کے ہونگے
 ہر جب تو جامع میں داخل ہوا تو اول صف کو طلب کر اور اگر لوگ جمع ہو کر ہوں تو مت پہلا لگ اور اگر لوگ
 اندست گذاروں گے سارے بھات نماز کے اور بیٹہ رہ قرب دیوار یا ستون کے تا نگذریں لوگ تیرے
 سامنے اور مت بیٹہ جب تک نہ پڑھے تحفۃ المسجد اور بہتر ہے کہ چار رکعت پڑھی ہر رکعت میں
 بیچاس بار سورہ اخلاص سو حدیث میں آیا ہے جو یہ کرے گا نیکو گیارہ سال کی بیگمخت میں نہ دیکھے رجا
 یا دگر آجھاوے اور سکو اور مت چھوڑ تحفۃ المسجد کو اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہوا در سنت ہے کہ چار رکعت
 میں سورہ انفعا م اور کھن اور طہ اور یس پڑھے اور اگر اسکی قدرت نہ ہو تو سورہ یس اور دھان
 ایاۃ سورہ اور سورہ ملک پڑھے۔ اور مت چھوڑ پڑھنا ان سورہ کو خاشبہ میں کہ دو میں بہت
 فضیلت ہے اور جو ان سورہ کو اچھی طرح نہ پڑھے تو سورہ اخلاص اور دود شریف خاص اسدن
 میں پڑھے پڑھو اور جب امام تکلیف تو قطع کر نماز اور کلام اور مشغول ہو جواب سو فتن کی طرف پھر خطبہ
 سننے کو اور نصیحت قبول کرے گا اور کلام سری سے چھوڑے خطبہ میں سو حدیث میں آیا ہے کہ سننے
 کے لئے ساتھی کہ کہا جیو۔ یہ حالت خطبہ کے فوائد سے بہرہ ور کام کیا اور سننے بہرہ ور کام کیا تو اسکا جمہور
 نہیں دیکھا ہے کہ اس وقت کسے نہ کلام سے پہر قوائد اگر امام کا ہر جب تو تلخ ہوا اور سلام پڑھا
 تو چھوڑے کلام کرنے سے سورہ فاتحہ اور قل عوذ بہا صلیق اور قل عوذ بہا الناس سات سات بار
 اور جب کو محفوظ رکھے گا اسکے جمہور اور ہوگا بجا و تیری واسطے شیطان سے اور اسکے بعد یہ
 دعا پڑھ اللہم یا غنی یا حمید یا مدنی یا مدبر یا دود اعظمی یا دود اعظمی یا دود اعظمی یا دود اعظمی
 مدعیاتک و فیضک عنی ہوا کہ پہر اسکے بعد پڑھ رکعت یا چار یا چھ و دود کے کہ یہ سب
 ہر دہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوال مختلفہ میں ہر لازم پڑھ مسجی کو مغرب تک یا عصر تک
 اور جب شطرہ سلامت شریفہ کا کردہ کہ ہم سے سارے دن میں شاید تو اسکو پائے وہ حالیکہ
 شرف اور ناری کرتا ہوا امت حاضر جماع مسجد میں خلعت کی مجلسوں میں اور نہ مجاہدین و فقیہ و زکو

اسم اعظم کے اگر طالع ہو تم
 تو محمد سے علی کو منہ کر دو
 اور اگر ہے فکرتا ریخ کتاب
 گو مہر کا بن شریعت ہے کہو
 نو رسال تصنیف ابن کشف ظلمت
 کتاب بے بکار آمد اہل سنت
 ولہ

خاتمہ الطبع

الحمد لله والامت کہ کتاب مستطاب مسمیہ کشف الظلمہ فی ترجمہ نوالیہ
 تالیف عالم باعمل فاضل نے بدل منظرہ فیوض المیزان فی انوار مولوی محمد علی
 سلمہ اولیٰ مدرس مراد آباد۔ اواخر فہرست الاول شمس الجہیزہ میں تصبیح ہونی شکوہ
 نقالے سعید کے مطبع مطلع العلوم و اخبار نیر اعظم مراد آباد میں
 یا ستہام عاصی بر عاصی محمد احمد علی علیہ طبع کے آیت ہوئی۔ رَبَّنَا لَقَبْل مِثْلَا
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِیْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مَدْنِعِ الرِّسَالَةِ وَاصْلُ السَّلَامِ
 سِدْرُ نَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ

استقامت

چونکہ اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں نہایت عرق ریزی و محنت کی گئی ہے لہذا
 جمیع اہل مطالعہ و دیگر صاحبوں کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت
 تحریری حضرت مولف و دام فیوضہم کے قصد چاہے یا چھوے نہ کرے۔ ورنہ
 بموجب قانون مجریہ سرکار لاٹھی سخت مواخذہ کیا جائے گا۔

د
 استقامت علی سفرم اخبار نیر اعظم مراد آباد

بقیمتہ الہی بخش

